

UO 397

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

که در آوازه خجسته تو امان پر از امان مبرنی علوم و شریعت شید امان عدل و نصفت

علی حضرت خداوند نعمت حضور پر نور بندگان علی نظام الملک آصفیاه فلائکه

مجله ثالث کتاب مستطاب

روائع الاحکام ترجمه شرائع الاسلام

که جویب کم مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی مورخه ۲۲ آذر سنه ۱۲۸۵ مطابق ۱۸ جمادی الاولی

۱۲۸۵ هجری شریک کتب امتحانات قانونی محاکم محروسه سرکار عالی گردیده

به سرپرستی

عالم متقی و فاضل محقق جامع معقول و منقول عالیجنابان بهادر مولانا موسوی خراسانی

بهادر حریف حبیب بن سسی میر ستم علی صاحب تاجرت

بهانه پیریل ۹۵

دبیر مطبعه سید امیر حسین مطبعه چاپ گردید

مطبعه حیدرآباد مستطاب

کتب مندرجہ فہرست ہذا مطبوعہ و قلمی ہمارے کتب خانہ سے بکفایت مل سکتی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اخبار و احادیث	ع	مصاب	ع	اخلاق و اصلاح	ع	نجوم و رمل	ع
نقشہ کلام مذہب امامیہ	ع	دقت غم	ع	تحفہ نفیس	ع	آفتاب رمل	ع
معطار الجوامع	ع	روضۃ الشہداء	ع	توقیعات کسرے	ع	گلشن شہرت حصہ ۱	ع
منہج الیقین	ع	بوستان شہادت	ع	قوانین تنگی و دقت	ع	ایضاً حصہ ۲	ع
صراۃ النجاة وغیرہ	ع	سلک مرصع	ع	شہنشاہان لغت	ع	ایضاً حصہ ۳	ع
صراۃ النجاة خورد	ع	مجموعہ مرثیہ میر یونس	ع	مخازن الاشباہ و لنس	ع	دانش نامہ جہان	ع
انوار الابصار	ع	میر انیس	ع	فہرست و غیرہ	ع	سحر و جہت و تصوف	ع
عقائد شیعہ	ع	زبدۃ المصاب	ع	ضرب الجالس	ع	ملوس ذاکرین	ع
البواب الجنان	ع	ذائقہ ماقم	ع	گلزار آصفی	ع	حدائق البلاغہ در عرفہ	ع
تحفۃ العارفین	ع	ریحان غم	ع	صریفۃ العالم مقالہ	ع	انجمنہ توارخ	ع
آداب التعلیم	ع	خلاصۃ المصاب	ع	مقالہ دوم	ع	طب	ع
نبوغ المعجزات	ع	رفیق الزائرین	ع	ترک آصفیہ	ع	انوار الحواشی	ع
ریحان معراج	ع	داستان غم	ع	تحفۃ العالم	ع	موضح الکانون	ع
مشوی نان حلوا	ع	کنز المصاب	ع	کتب و اوین و	ع	اقتضائی اردو	ع
شرح ہفت بند کاشی	ع	ریاض الشہادت	ع	مثنویات و غیرہ	ع	قرابادین دکائی	ع
بانغ ارم	ع	سہ جلد	ع	دیوان امانت	ع	مجات شہر یاری	ع
شمس المشرقین	ع	محاسن الشیعہ	ع	گلزار خلیل	ع	مناظرہ	ع
تحفہ جعفری	ع	ادعیہ امامیہ	ع	یادگار صغیر	ع	نور الکرمین	ع
منظر الخرائب	ع	رسائل نخبہ	ع	ریاض لطافت	ع	تحفۃ الاشعریہ	ع
منظر العجائب	ع	زاد المعاد	ع	دیوان ضامن	ع	مفید العوام	ع
سیر الامم	ع	صحیفہ کاملہ	ع	دیوان مظہر جانجانا	ع	رسالہ آیہ تطہیر	ع
حلیۃ الصالحین	ع	رسالہ استخارہ	ع	دیوان عابد	ع	تنبیہ المتکبرین	ع
مشارق الانوار	ع	لقطیچ کوچک	ع	دیوان فیض	ع	معیار الہدا	ع
روضۃ الاحکام	ع	صحفہ ثانیہ	ع	دیوان اسد طلبانی	ع	عمدۃ الانشا	ع

تقریظاً مجتهد العصر الزمان حاوی علوم مقبول

ومنقول کاشف معضلات فروع و اصول

قبلہ و کعبہ جناب مولانا مولوی مصطفیٰ حسا

المعروف بنجاب میر آغا صاحب ادام اللہ ظلہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلوب زاکیہ مؤمنین و متقین آثار اللہ طاہرین پر
مغنی ہے کہ کتاب سطالب نافع الاحکام جمیع اصل کتاب
شرائع الاسلام کا (جو نہ ہشتا عشری کی درسی و شہور
مستند کتاب نافع افاضل و طلاب ہی زبان اردو میں مجاہد
ترجمہ و اس کے عبارت مشکلہ و مطالب مضللہ کا اصل عنوان فاش
و مرغوب کیا گیا ہو اور اس کے حواشی پر مسائل عدیدہ کی متا
مناست کے تسہیل کی گئی ہو حضرات مؤمنین کے لیے عموماً اور
طلابہ علوم دینیہ کے لیے خصوصاً بہت ہی مفید و نافع ہو
بنار اعلیٰ علیہ سہلہ مؤمنین اختیار کو لائق و سزاوار ہو کہ
اس کتاب کو ہر نوع خرید فرمائیں و اس سے نفع اٹھائیں

حررہ سید مصطفیٰ مرغوب میر آغا عفی عنہ



تقریظاً مجتهد العصر الزمان حاوی علوم مقبول

ومنقول کاشف معضلات فروع و اصول

قبلہ و کعبہ جناب مولوی محمد حسین حسا

المعروف بنجاب سید علی صاحب ادام اللہ ظلہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلوب زاکیہ مؤمنین و متقین آثار اللہ طاہرین پر
مغنی ہے کہ کتاب سطالب نافع الاحکام جمیع اصل کتاب
شرائع الاسلام کا (جو نہ ہشتا عشری کی درسی و شہور
مستند کتاب نافع افاضل و طلاب ہی زبان اردو میں مجاہد
ترجمہ و اس کے غرض مشکلہ و عبارات قبیحہ کا اصل عنوان فاش
و مرغوب کیا گیا ہو اور اس کے حواشی پر معضلات کی دلہ طبع
برہین قاطعہ بنایت مناسبت کے ساتھ تسہیل کی گئی ہو حضرات
مؤمنین کے لیے عموماً اور طلباب علوم دینیہ کے لیے خصوصاً
بہت ہی مفید و نافع ہو بنار اعلیٰ علیہ سہلہ مؤمنین اختیار کو لائق و
سزاوار ہو کہ اس کتاب کو خرید فرمائیں و اس سے نفع اٹھائیں



صورت تقریظ سرکارِ عیشتِ تہجد الحجۃ الاسلام بہتہ الایام نائب
 ائمہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان جناب قاسم
 سید محمد باقر صاحب دام ظلہ العالی مادہ ست الایام و اللیالی

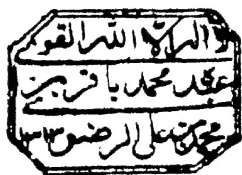
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلوب زاکیہ مومنین شائستہ و متقین انما رائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین پر مخفی نہ ہے کہ
 کتاب ستطاب روائع الاحکام ترجمہ بقایات شرائع الاسلام جو مذہب شیعہ
 اثنا عشریہ کی درسی اور مشہور و مستند کتاب ہے اور مرجع فضلاء و علماء اہل بیابان ہر بعض موضع
 متفرقہ اسکلنظر قاسم فاضل تخریر کے لکھے ما شاء اللہ ترجمہ نہایت شائستہ و خوب و
 حل عبارات مشککہ و موافقہ دقیقہ معضلا کا بیج مطلوب و عنوان مرغوب کیا گیا ہے حضرت
 مومنین کے لئے عموماً اور طلبہ علم دین کے لئے خصوصاً بہت نافع و مفید ہے البتہ
 جمیع حضرات مومنین کو سزاوار و مناسب ہے کہ

بشوق و رغبت تمام اسے خرید فرمائیں

اور اس کے فوائد سے

منفع ہوں فقط۔



صوت، مفصلۃ انال الجبر العلامۃ والنحریر الفہمۃ کثافت محضات التحقیق بموضوئہ
ومورد غوامض التیق بمختصر بیانہ فخر المذہب سیر فی نتیجۃ الناقین قدق المصطفین مولانا
ومتقدرا انجنا البعلوی الشیخ الحسین امت برکاتہ وتمت افادۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلوب زاکیہ مؤمنین و فرائح صافیہ ارباب علم و یقین پر دلچ ہو کہ مجلہ ثالث کتاب تطایر اللع الاحکام
جسین فضائل آب کمالات انتساب عماد الاحیاء الاطباء وصفوۃ الالباء الانبا الباش السیدہ والوالی الشیخ
البدرا الوضی القم المظنی الخلیل الوائق والصدیق الموافق لکرم الحامد والمعارف المولوی الشیخ محمد صادق
ایقہ اللہ ما ذر شارق واد ضل بارق نخل العالم العالم الاصل الکامل البحر الزاخر والنجم الزاخر غرقۃ حیمۃ المفا
المستقل الی جوار رحمتہ ربہ الغافر مولانا الشیخ محمد باقر قدس سرہ و نور صرحہ نہ ہل کتاب شریع الاسلام
اجوزہ ب انما غفری کی درسی اور مشہور و مستند کتاب اور معتمد علیہ بین جمہور اعلیٰ الالباب ہو کے
ایقاعات کا با محاورہ ترجمہ و اور اس کے عبارت و قیہ کمال السلوب شائستہ و عمدۃ الالباب کیانہ میں آدہ
الی آخرہ نظر قاصر سے گذری اور احقر العباؤن مزیں اللہ فیہ کیانہ اسلوب و حل کتاب سے حجت بحرن
مطابق کیا و تحقیقت تہ تہ مروج نے ہل کتاب کے مقامات و بیضہ کہ بہت ہی خوبی اور لطف کے ساتھ
سل و آسان اور موید بہ برہان کیا جو حکا حال ہل کتاب سے متاثر کرنے کے یہ بر منہم ہو سکنا ہوا
او سکونایت نہ وری اور مفید حوائشی کے ساتھ جو سالک اور خواہر الکام و غیرہ شرح حوائشی
سے ماخوذ ہیں بغایت تلیق و توضیح بخشی کیا جو فی الواقع زبان اور دوسری بیسی جامع و مفید کتاب حسین
الابواب فقہ اس شرح و لطف کے ساتھ موجود ہوں دیکھنے میں نہیں آئی یہ کتاب مؤمنین کو عوام اور
طلبہ علوم و مینہ کو خصوصاً بہ نفع و نایا علیہ حیدہ مؤمنین اختیار اور متقیان آغاز لہ طار سلام اللہ علیہم ادام اللیل
والنہار کو لائق و مراد اور کہ اس کتاب نایاب کو خرید فرمائیں اور اس کے فوائد و مطایر سے نفع ہوں

عفی عنہ



صرہ الاحقر ظہور حسین

فہرست کتب و الاحکام ترجمہ سرائع الاسلام

صفحہ	نام کتاب	خلاصہ مضمون
۳	کتاب الطلاق	اس میں طلاق اور فسخ کے اہل کرنے کے احکام و شرائط مفصلہ بیان کیے گئے ہیں
۳۹	کتاب الخلع	اس میں خلع طلاق دینے کے احکام و شرائط کا بیان ہے۔
۵۱	کتاب الظہار	اس میں وہ احکام و شرائط مذکور ہیں جو بیعت زوجہ سے ظہار کرنے پر مترتب ہوئیں۔
۷۳	کتاب الایلاء	اس میں وہ احکام مذکور ہیں جو ترک وطی پر قسم کھانے سے متعلق ہوئیں۔
۸۱	کتاب اللعان	اس میں وہ احکام مذکور ہیں جن سے لعان ثابت ہوتا ہے اور زوجہ سے نیت زنا برطرف ہوتی ہے۔
۹۳	کتاب العتق	اس میں غلام یا کنیز کے آزاد کرنے کے احکام و شرائط کا بیان ہے۔
۱۰۶	کتاب التدبیر	ان کتبی میں ملوک کے اور ان احکام کا بیان ہے جو آزاد کرنے کی طاعت کا نتیجہ استیلاء و وصیت نے اور اس سے بعض مال اور اس کی آزادی پر معاملہ کرنے اور کینے کے ذات الولد ہونے پر شفع ہوتے ہیں۔
۱۳۵	کتاب القدر	اس میں کہ شخص کو اپنے مشغول الذمہ ہونے کی خبر دینے کا بیان اور اس کے احکام مفصلہ مذکور ہیں
۱۶۳	کتاب الجعالة	اس میں وہ احکام مذکور ہیں جو کسی شوکم شدہ کے واسطے لائے پر مترتب ہوتے ہیں
۱۶۸	کتاب الاہمالک	اس میں قسم کھانے کے احکام و شرائط مفصلہ بیان کیے گئے ہیں
۲۰۰	کتاب النذر	اس میں نذر کے احکام و شرائط مذکور ہیں

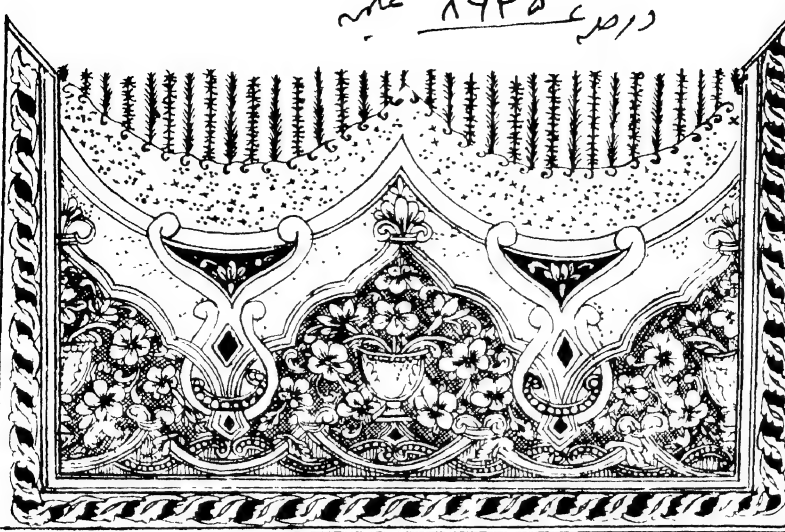
فَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّكَ لَأَمَسْتَ مِنْ رَبِّكَ الدِّينَ فِي
فَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّكَ لَأَمَسْتَ مِنْ رَبِّكَ الدِّينَ فِي

فَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّكَ لَأَمَسْتَ مِنْ رَبِّكَ الدِّينَ فِي

حَسْبُكَ
رَبُّكَ
شَرُّكَ
رَبُّكَ
شَرُّكَ

طَبَعَ الْمَدْرَدُ السَّيِّدَ بَعْدَ الْحَيِّ لَعَلَّ الْجَلَّالَ الْوَلَدَ الْحَمِيدَ بِمَا مَنَّا مِنْ الْكُو

بِطْنَا الشَّحْلَةَ وَفِي بَعْضِهِ كُنْ
وَفِي خَيْرِهِ كُنْ بِنِ الْوَالِدِ الْوَلَدِ



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله كفاً، فضاله والصلوة على محمد وآله أتابعه من خادم الطلبة سيد محمد صادق بن سيد محمد باقر
 الكشميري الرضوي عفي عنهما خدمت ارباب فضل وكمال من عرض كبره كبره احقر العباد في حبيب
 عالي مرتبت سامي منزلت جناب سيد ترم علي صاحب دام مجد العالي اصل كتاب مستطاب
 شائع الاسلام كازبان اردوين با محاوره ترجمه اوراوسكي عبارات دقيقه و طائفة كماله كماله
 اوراوسكانام وواع الاحكام ركها اوراوسكو نهايت ضروري ورمفید خوشي كے ساتھ محشي كيا
 اور جو الفاظ كتاب ز قبيل اصطلاح متعلق بن حین عبارت میں داخل تھے ان كو بجا الباقی كھا اور
 افوكا مطلب فہم عبارت میں بن خطوط واصلی بیان كيا اوراوسكو جناب مستطاب فضل الفضل اكل الكما
 قرة العلماء الكرام اس الفقہاء النظام لعالم العلماء الفہم الفہام اورع المتورع عن فقہ المتفہم بن ختمہ لمصطفين
 سيدنا و مولنا و استادنا المولوي سيد طه محمد حسين صاحب المجلد الت شمول قايده طالعہ انوار ہدایہ لامعہ
 کی خدمت بابرکت میں منقوفاً و نقاش كرتا رہا اور جناب مدوح نے زابتدا تا انتہا ملاحظہ فرمایا اور كثر مقامات
 كو اپنے قلم فیض شمس سے دست بھی فرمایا و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام علی رسلہ وآلہ
 الطاهين وعلیہم السلام

من تصانیف
 له
 منت من کی سنی پر
 طلاق ہو تا ہو تا جو خمس
 من کل عقد ریل و
 میسہ تا حد حلق و در
 نسی جہت شاد و ادبی
 زکی بن یحیی منسوخ و
 یس علف النعم و
 زکرم اور ورنش من
 اوس سہ من کل
 یمنه وانی و غیر
 زکی را و ارم و
 ۳
 ۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

من تصانیف
 له
 منت من کی سنی پر
 طلاق ہو تا ہو تا جو خمس
 من کل عقد ریل و
 میسہ تا حد حلق و در
 نسی جہت شاد و ادبی
 زکی بن یحیی منسوخ و
 یس علف النعم و
 زکرم اور ورنش من
 اوس سہ من کل
 یمنه وانی و غیر
 زکی را و ارم و
 ۳
 ۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کتاب الطلاق سے عربی شرع میں قید نکاح کا بصیغہ طالق وغیرہ زائل کرنا مرد اور ستمین

تین مطلب بن پہلا مطلب کا بلاق کے بیان میں اور وہ چار میں کہ اول مطلق طلاق دینے والا

کے بیان میں اور اوہمیں چار شرطیں معتبر ہیں پہلی شرط بالغ ہونا پس جس طفل میں نیکراس میں سال

کم ہوا و سلی عبارت کا اعتبار زمین ہی اور خصوصاً فصل زدہ سالہ کی غلاف سنت (غلاف کی دو قسموں میں سے ایک قسم جس کا سامان غنقرس آبیگا) کا حاضرمذاہک روایت میں منقول ہوا ہے

اور یہ روایت ضعیف ہو اور اگر مطلقاً اسکی طرف سے طلاق دے تو صحیح نہوگی اس لیے کہ

وقوع طلاق فقط مالک بضع (منافع فرج) سے مختص ہو علاوہ برین طفل میں زوال حجر (مانعت نظر) والی ترقی سے متعلقہ چیزوں کے لئے طلاق سے طلاق سے بھی یہ کہ ایک

اوسمن رفع حجر کے لیے کوئی زمانہ نہ دینا ہو تا بان اگر حالت فساد عقل میں بالغ ہو تو ولی کو

براعتِ صلیحت اور کی طرف سے طلاق دینا صحیح ہوگا اور ایک جماعتِ علماء نے صورتِ مذکورہ

میں بھی طلاق ملی کو منع فرمایا، لیکن یہ قول مذاقِ شرع سے بعید ہے، دوسری شرط عاقل و بالغ ہونا ہے، (یعنی عاقل و بالغ ہونا اور عاقل و بالغ ہونا)

نفسہ کی وجہ سے زائل ہو جائے صحیح نہیں ہوا اور اسی طرح اس شخص کی بھی طلاق صحیح نہیں ہو

جسکی عقل نہیوشی یا شرب مقلد وہ دوا ہو جسکا پینا باعث خواب ہو) کیوجہ سے زائل ہو جائے

ایسے کہ ان کے تصور کو نین تصور بنائی کہیں رہتا اور ولی سران کا اولیٰ صرفت کے علمان پیا
صحیح نہیں ہے اسلئے کہ اس کا عند رغائب ازل ہو جاتا ہے جس وہ نام (سوئے والا) کے مثل ہو اور

مجنون کی طرف سے اس کے ولی کا طلاق دینا صحیح ہے اور اگر مجنون کا کوئی ولی باپ اور دادا

و غیرہ میں سے نہ تو اوسکی طرف سے حاکم شرع یا اوس شخص کو طلاق دینے کا اختیار ہوگا جسکو
 حاکم شرع مقرر نہیں کیا ہے۔ مثلاً اگر ایک عورت طلاق دے کہ (جسکو محرم کہہ

مرکز تلاش، الفنا، ذوالقعدة، نصرا، السال، الدار، الخ

لكنه طلاقاً من الشوط
لكنه طلاقاً من الشوط

کتاب والود سوا
 جوی وری نفسه
 خاصه نفسه او من
 فعل المکره وان
 اعتد المکره وان
 به دخله الظل ان
 قادر علی فعله ان
 ثلاثه من مال
 مال و مال و مال
 ولا یغنی الا کراه

صحیح ہوگی اور تحقق کرے کہ میں امین کا مہل ہونا ضروری امر اول کرہ (مجبور کر نہیو الا کا اوس
 فعل پر قادر ہونا جس سے کہ وہ ڈرا تا ہو دوم کرہ (مجبور) کو صورت انکار میں کرہ (مجبور کر نہیو الا)
 سے اوس فعل کے بجائے کا ظن قوی مہل ہونا سوم کرہ (مجبور کرنے والا) جس فعل سے
 ڈرایا ہو اسکا کرہ (مجبور) کے لیے ضرر ہونا خواہ مہل اوس کے نفس کے لیے ضرر ہو یا اوس شخص کے
 لیے ضرر ہو جو اس کے شل ہو جیسے باپ اور اولاد خواہ ضرر قتل یا زخم ہو یا ضرب و شتم ہو
 ان دونوں میں موافق اختلاف کرین کے تحمل امانت وغیرہ میں اختلاف ہوتا ہو اور ایسے ضرر
 قلیل سے اگر تحقق نہیں ہوتا جو عرفا کرہ نہ کہلئے چوتھی شرط ارادہ کرنا پس قصد کا
 باوجود نطق صریح کے تحقق ہونا صحت طلاق میں شرط نہیں اگر نیت نہ کر گیا تو طلاق واقع نہوگی
 ایسے سامی (مجبورنے والا) اور نام (سونے والا) اور غلط (غلطی سے کہنے والا) اور اگر کوئی شخص
 اپنے صاحب زوہبہ ہونے کو فراموش کرے اور کے نسائی طوائف (میری حلیہ عورتوں کو طلاق)
 یا زوجی طالق (میری زوہبہ کو طلاق) اور اس کلام کے بعد اسکو اپنا صاحب و جہ بنایا دیا جائے
 تو کلام مذکور سے اوسکی زوہبہ پر طلاق واقع نہوگی اور اگر کوئی شخص صغیر طلاق کا تلفظ کرے و پھر
 بیان کرے کہ میں نے اس لفظ سے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تھا تو یہ قول اسکا ظاہر میں قبول کر لیا
 جائیگا اور باطن میں اوسکی نیت پر چھوڑ دیا جائیگا اگرچہ یہ تفسیر لفظ صغیر سے متاخر واقع ہووے
 بشرطیکہ اسقدر تاخیر نہ ہو جس میں بدت عدہ گذر جائے اسلئے کہ وہ اپنے قصد کی خبر دیتا ہو پھر
 اوسکے سوا اور کسیکو اطلاق مال نہیں ہو سکتی اور طلاق دینے میں غائب کو وکیل کرنا اجماع علماء
 حاضر کو علی الاصح جائز ہے اور اگر اپنی زوہبہ کو اوسکی طلاق میں دکیل کرے تو شیخ الطائیف صرح نے
 فرمایا ہو کہ وکالت صحیح نہوگی لکن جواز وکالت بیوضہ نہیں ہے اور جو ازہر تفرغ ہوتا ہو کہ اگر شوہر اپنی زوہبہ
 صلے نفسا نکلا (تو اپنے نفس تو میں بار طلاق دے) کے اور وہ ایک دفعہ طلاق دے تو

شما از ضرب باطل
 عسب اختلاف
 سائل الکعبان
 فی قتال الیامان
 یلیق فی الیامان
 مع الضرب الیامان
 الشرط الیامان
 الفصل الیامان
 فی تحقیق الیامان
 الطلاق الیامان
 یو الطلاق الیامان
 کانت الیامان
 والفاظ الیامان
 ان لہ نزجہ نقال
 نساق لواق الیامان
 طالق قد کر الیامان
 بہ فرقہ وکال الیامان
 وقال لوفصل الیامان
 فی مسئلہ الیامان
 وکال الیامان
 وان تاخر نفس الیامان

ما یخرج من الیامان
 سوا الیامان
 الطلاق الیامان
 جماع الیامان
 فی طلاق الیامان
 فی طلاق الیامان
 فی طلاق الیامان
 فی طلاق الیامان

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

والفصل في المراجعة

گوئی پونجی موچھا رم طلاق متعلقہ (جس عورت نے بموض فدیہ طلاق لی ہو) پچھم اوس نہجی طلاق
جسکو بذریعہ مبارات طلاق دی گئی ہو بشرطیکہ ان دونوں نے عوض کی رجوع نہ کر لی ہو والا بائینوگی
بلکہ طلاق رجعی میں ذہل ہوگی ششم اوس نہجی طلاق جس پر تین طلاقیں باہین طریق اقع ہو چکی ہوں کہ
اوپرین و وحیتیں متحقق ہوئی ہوں اور جسی وہ طلاق ہو جسکے بعد مطلق کو زوجہ سے رجوع کرنے کا
اختیار حاصل ہوتا ہو خواہ رجوع کرے یا نہ کرے اور طلاق عدہ وہ ہو کہ شوہر اپنی زوجہ کو باشرائط طلاق
دے پھر اوس سے قبل انفساً عدہ رجوع کر کے دخول کرے بعد ازاں پھر اوسکو غیر طہر موقت
میں طلاق دے اور پھر بطریق مذکور مراجعت کر کے دخول کرے اور پھر اوسکو علاوہ طہر موقت کے
کسی طہر میں طلاق دے پس جبکہ یہ تین طلاقیں متحقق ہو جائیں تو مطلق پر زن مطلقہ اوسوقت تک حرام
رہیگی جینک کہ کسی دوسرے شخص سے عقد دائمی کرے اور اوس سے جدا نہ ہو پس اگر کسی دوسرے شخص سے
عقد دائمی واقع کرے اور وہ شخص زن مذکورہ سے ایسا دخول کرے جو موجب غیال ہو اور بعد ازاں
اوس سے مفارقت حاصل ہو اور اوسکے عدہ کے ایام گزر جائیں اور پھر شوہر اول سے عقد دائمی
واقع ہو اور بطور سابق پچھم تین طلاقیں واقع کرے تو پھر اوس پر حرام ہو جائیگی تاوقتیکہ کسی دوسرے
شخص سے عقد دائمی کر کے مفارقت حاصل نہ کرے پس اگر تیسرا شوہر بھی اوس سے بعد نکاح دخول
کر کے مفارقت کرے بعد ازاں پھر شوہر اول اوس سے عقد دائمی کرے اور بطریق سابق اوس پر پھر
تین طلاقیں واقع کرے تو نوین طلاق کے بعد شوہر اول پر حرام مؤبد ہو جائیگی اور طلاق عدہ اوسوقت
تک واقع نہوگی جینک کہ مطلق اوس سے مراجعت کے بعد وطنی کرے اور اگر قبل دخول اوسکو طلاق
دیگا تو طلاق صحیح ہوگی لکن طلاق عدہ نہوگی و رجوع عورت کہ تین طلاقیں لکھی ہو مطلق پر اوسوقت تک
حرام رہیگی جینک کہ سولے مطلق کے کسی دوسرے شخص سے نکاح دائمی کرے خواہ دخول بہا ہو یا نہ ہو
خواہ مطلق نے اوس سے مراجعت کی ہو یا نہ کی ہو اور اس مقام پر چہ مسئلے ہیں پہلا مسئلہ یہ کہ کوئی

نہجی پونجی موچھا رم طلاق متعلقہ (جس عورت نے بموض فدیہ طلاق لی ہو) پچھم اوس نہجی طلاق
جسکو بذریعہ مبارات طلاق دی گئی ہو بشرطیکہ ان دونوں نے عوض کی رجوع نہ کر لی ہو والا بائینوگی
بلکہ طلاق رجعی میں ذہل ہوگی ششم اوس نہجی طلاق جس پر تین طلاقیں باہین طریق اقع ہو چکی ہوں کہ
اوپرین و وحیتیں متحقق ہوئی ہوں اور جسی وہ طلاق ہو جسکے بعد مطلق کو زوجہ سے رجوع کرنے کا
اختیار حاصل ہوتا ہو خواہ رجوع کرے یا نہ کرے اور طلاق عدہ وہ ہو کہ شوہر اپنی زوجہ کو باشرائط طلاق
دے پھر اوس سے قبل انفساً عدہ رجوع کر کے دخول کرے بعد ازاں پھر اوسکو غیر طہر موقت
میں طلاق دے اور پھر بطریق مذکور مراجعت کر کے دخول کرے اور پھر اوسکو علاوہ طہر موقت کے
کسی طہر میں طلاق دے پس جبکہ یہ تین طلاقیں متحقق ہو جائیں تو مطلق پر زن مطلقہ اوسوقت تک حرام
رہیگی جینک کہ کسی دوسرے شخص سے عقد دائمی کرے اور اوس سے جدا نہ ہو پس اگر کسی دوسرے شخص سے
عقد دائمی واقع کرے اور وہ شخص زن مذکورہ سے ایسا دخول کرے جو موجب غیال ہو اور بعد ازاں
اوس سے مفارقت حاصل ہو اور اوسکے عدہ کے ایام گزر جائیں اور پھر شوہر اول سے عقد دائمی
واقع ہو اور بطور سابق پچھم تین طلاقیں واقع کرے تو پھر اوس پر حرام ہو جائیگی تاوقتیکہ کسی دوسرے
شخص سے عقد دائمی کر کے مفارقت حاصل نہ کرے پس اگر تیسرا شوہر بھی اوس سے بعد نکاح دخول
کر کے مفارقت کرے بعد ازاں پھر شوہر اول اوس سے عقد دائمی کرے اور بطریق سابق اوس پر پھر
تین طلاقیں واقع کرے تو نوین طلاق کے بعد شوہر اول پر حرام مؤبد ہو جائیگی اور طلاق عدہ اوسوقت
تک واقع نہوگی جینک کہ مطلق اوس سے مراجعت کے بعد وطنی کرے اور اگر قبل دخول اوسکو طلاق
دیگا تو طلاق صحیح ہوگی لکن طلاق عدہ نہوگی و رجوع عورت کہ تین طلاقیں لکھی ہو مطلق پر اوسوقت تک
حرام رہیگی جینک کہ سولے مطلق کے کسی دوسرے شخص سے نکاح دائمی کرے خواہ دخول بہا ہو یا نہ ہو
خواہ مطلق نے اوس سے مراجعت کی ہو یا نہ کی ہو اور اس مقام پر چہ مسئلے ہیں پہلا مسئلہ یہ کہ کوئی

استسکال الحائض
نہجی پونجی موچھا رم طلاق متعلقہ (جس عورت نے بموض فدیہ طلاق لی ہو) پچھم اوس نہجی طلاق
جسکو بذریعہ مبارات طلاق دی گئی ہو بشرطیکہ ان دونوں نے عوض کی رجوع نہ کر لی ہو والا بائینوگی
بلکہ طلاق رجعی میں ذہل ہوگی ششم اوس نہجی طلاق جس پر تین طلاقیں باہین طریق اقع ہو چکی ہوں کہ
اوپرین و وحیتیں متحقق ہوئی ہوں اور جسی وہ طلاق ہو جسکے بعد مطلق کو زوجہ سے رجوع کرنے کا
اختیار حاصل ہوتا ہو خواہ رجوع کرے یا نہ کرے اور طلاق عدہ وہ ہو کہ شوہر اپنی زوجہ کو باشرائط طلاق
دے پھر اوس سے قبل انفساً عدہ رجوع کر کے دخول کرے بعد ازاں پھر اوسکو غیر طہر موقت
میں طلاق دے اور پھر بطریق مذکور مراجعت کر کے دخول کرے اور پھر اوسکو علاوہ طہر موقت کے
کسی طہر میں طلاق دے پس جبکہ یہ تین طلاقیں متحقق ہو جائیں تو مطلق پر زن مطلقہ اوسوقت تک حرام
رہیگی جینک کہ کسی دوسرے شخص سے عقد دائمی کرے اور اوس سے جدا نہ ہو پس اگر کسی دوسرے شخص سے
عقد دائمی واقع کرے اور وہ شخص زن مذکورہ سے ایسا دخول کرے جو موجب غیال ہو اور بعد ازاں
اوس سے مفارقت حاصل ہو اور اوسکے عدہ کے ایام گزر جائیں اور پھر شوہر اول سے عقد دائمی
واقع ہو اور بطور سابق پچھم تین طلاقیں واقع کرے تو پھر اوس پر حرام ہو جائیگی تاوقتیکہ کسی دوسرے
شخص سے عقد دائمی کر کے مفارقت حاصل نہ کرے پس اگر تیسرا شوہر بھی اوس سے بعد نکاح دخول
کر کے مفارقت کرے بعد ازاں پھر شوہر اول اوس سے عقد دائمی کرے اور بطریق سابق اوس پر پھر
تین طلاقیں واقع کرے تو نوین طلاق کے بعد شوہر اول پر حرام مؤبد ہو جائیگی اور طلاق عدہ اوسوقت
تک واقع نہوگی جینک کہ مطلق اوس سے مراجعت کے بعد وطنی کرے اور اگر قبل دخول اوسکو طلاق
دیگا تو طلاق صحیح ہوگی لکن طلاق عدہ نہوگی و رجوع عورت کہ تین طلاقیں لکھی ہو مطلق پر اوسوقت تک
حرام رہیگی جینک کہ سولے مطلق کے کسی دوسرے شخص سے نکاح دائمی کرے خواہ دخول بہا ہو یا نہ ہو
خواہ مطلق نے اوس سے مراجعت کی ہو یا نہ کی ہو اور اس مقام پر چہ مسئلے ہیں پہلا مسئلہ یہ کہ کوئی

افلاطون انقضائے عتدہ سے زمرہ نکاح کرے اور بعد انقضائے عتدہ ہر اوس سے زمرہ نکاح کرے اور بعد طلاق دے اور بعد انقضائے عتدہ ہر اوس سے عقد جدید واقع کرے اور بعد تیسری مرتبہ طلاق دے تو طلاق پر اس وقت تک حرام رہی جیتک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پس جبکہ شوہر ثانی کو جو بعد کرے تو بعد انقضائے عتدہ شوہر اول کو اوس سے عقد نہ ناجائز ہوگا اور اس صورت میں بین طلاق کے بعد شوہر اول پر حرام موبہ نوگی اور انقضائے عتدہ کی وجہ سے طلاق سوم کے بعد شوہر اول چلال ہوگی تا وقتیکہ کسی شخص سے نکاح نہ کرے بلکہ حرام موبہ نوگی دوسرے مسئلہ جبکہ زوجہ عالمہ کو طلاق دے اور رجعت کرے تو اوس سے وطی کرنا اور اسکو دوبارہ طلاق عتدہ دینا اجماعاً جائز ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ اگر اسکو طلاق سنت (یعنی طلاق عتدہ) کے خلاف ہو یعنی رجعت کے بعد مردون موقت طلاق (یعنی طلاق عتدہ) دینا جائز نہیں بلکہ رجعت واجب ہے اور اصول مذہب کے موافق ہوا سلیے کہ زن مطلقہ رجوع کرنے کے بعد زوجہ ہوا و رجعت رجوع میں موقت کرنا شرط نہیں ہے پس نہ مذکورہ عمل طلاق ہوگی تیسری مسئلہ جبکہ کوئی شخص زوجہ غیر عالمہ کو طلاق دے اور بعد رجعت کرے پس اگر اوس سے موقت کرے اور اسکو علاوہ طہر موقت کے کسی دوسرے طہر میں طلاق دے تو اجماعاً صحیح ہوگی اور اگر بدون موقت کرے کسی طہر میں اسکو طلاق دے تو یا یہ طلاق صحیح ہوگی یا نہیں اس میں دو قسم کی روایتیں ہیں ایک قسم کہ بنا پر اصلا صحیح ہوگی اور دوسری قسم کہ بنا پر صحیح ہوگی اور طلاق ثانی شمار کیا جائیگی اور یہی روایت صحیح تر ہو اور اگر رجعت واجب کرے اور کسی دوسرے طہر میں تیسری مرتبہ طلاق دے تو مطلق پر اس وقت تک حرام رہی جیتک کہ کسی دوسرے شوہر سے عقد دائمی کرے جدا نہ ہو اور ہم میں سے بعض فقہائے حجاز کو طلاق سنت پر اور منع کو طلاق عتدہ پر محمول کیا ہے اور یہ قول محکم (محموی بے دلیل) ہوا سلیے کہ دونوں قسم کی روایتیں مطلق ہیں پس ایک کو طلاق سنت پر اور دوسری کو طلاق عتدہ پر محمول کرنا بیوجہ ہو اور اس طرح اگر طلاق کو بعد رجعت اور قبل موقت طہر اول میں واقع کرے تو اس میں بھی دو قسم کی

شخص اپنی زوجہ کو طلاق دے اور بعد انقضائے عتدہ ہر اوس سے زمرہ نکاح کرے اور بعد طلاق دے اور بعد انقضائے عتدہ ہر اوس سے عقد جدید واقع کرے اور بعد تیسری مرتبہ طلاق دے تو طلاق پر اس وقت تک حرام رہی جیتک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پس جبکہ شوہر ثانی کو جو بعد کرے تو بعد انقضائے عتدہ شوہر اول کو اوس سے عقد نہ ناجائز ہوگا اور اس صورت میں بین طلاق کے بعد شوہر اول پر حرام موبہ نوگی اور انقضائے عتدہ کی وجہ سے طلاق سوم کے بعد شوہر اول چلال ہوگی تا وقتیکہ کسی شخص سے نکاح نہ کرے بلکہ حرام موبہ نوگی دوسرے مسئلہ جبکہ زوجہ عالمہ کو طلاق دے اور رجعت کرے تو اوس سے وطی کرنا اور اسکو دوبارہ طلاق عتدہ دینا اجماعاً جائز ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ اگر اسکو طلاق سنت (یعنی طلاق عتدہ) کے خلاف ہو یعنی رجعت کے بعد مردون موقت طلاق (یعنی طلاق عتدہ) دینا جائز نہیں بلکہ رجعت واجب ہے اور اصول مذہب کے موافق ہوا سلیے کہ زن مطلقہ رجوع کرنے کے بعد زوجہ ہوا و رجعت رجوع میں موقت کرنا شرط نہیں ہے پس نہ مذکورہ عمل طلاق ہوگی تیسری مسئلہ جبکہ کوئی شخص زوجہ غیر عالمہ کو طلاق دے اور بعد رجعت کرے پس اگر اوس سے موقت کرے اور اسکو علاوہ طہر موقت کے کسی دوسرے طہر میں طلاق دے تو اجماعاً صحیح ہوگی اور اگر بدون موقت کرے کسی طہر میں اسکو طلاق دے تو یا یہ طلاق صحیح ہوگی یا نہیں اس میں دو قسم کی روایتیں ہیں ایک قسم کہ بنا پر اصلا صحیح ہوگی اور دوسری قسم کہ بنا پر صحیح ہوگی اور طلاق ثانی شمار کیا جائیگی اور یہی روایت صحیح تر ہو اور اگر رجعت واجب کرے اور کسی دوسرے طہر میں تیسری مرتبہ طلاق دے تو مطلق پر اس وقت تک حرام رہی جیتک کہ کسی دوسرے شوہر سے عقد دائمی کرے جدا نہ ہو اور ہم میں سے بعض فقہائے حجاز کو طلاق سنت پر اور منع کو طلاق عتدہ پر محمول کیا ہے اور یہ قول محکم (محموی بے دلیل) ہوا سلیے کہ دونوں قسم کی روایتیں مطلق ہیں پس ایک کو طلاق سنت پر اور دوسری کو طلاق عتدہ پر محمول کرنا بیوجہ ہو اور اس طرح اگر طلاق کو بعد رجعت اور قبل موقت طہر اول میں واقع کرے تو اس میں بھی دو قسم کی

افلاطون انقضائے عتدہ سے زمرہ نکاح کرے اور بعد انقضائے عتدہ ہر اوس سے زمرہ نکاح کرے اور بعد طلاق دے اور بعد انقضائے عتدہ ہر اوس سے عقد جدید واقع کرے اور بعد تیسری مرتبہ طلاق دے تو طلاق پر اس وقت تک حرام رہی جیتک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے پس جبکہ شوہر ثانی کو جو بعد کرے تو بعد انقضائے عتدہ شوہر اول کو اوس سے عقد نہ ناجائز ہوگا اور اس صورت میں بین طلاق کے بعد شوہر اول پر حرام موبہ نوگی اور انقضائے عتدہ کی وجہ سے طلاق سوم کے بعد شوہر اول چلال ہوگی تا وقتیکہ کسی شخص سے نکاح نہ کرے بلکہ حرام موبہ نوگی دوسرے مسئلہ جبکہ زوجہ عالمہ کو طلاق دے اور رجعت کرے تو اوس سے وطی کرنا اور اسکو دوبارہ طلاق عتدہ دینا اجماعاً جائز ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ اگر اسکو طلاق سنت (یعنی طلاق عتدہ) کے خلاف ہو یعنی رجعت کے بعد مردون موقت طلاق (یعنی طلاق عتدہ) دینا جائز نہیں بلکہ رجعت واجب ہے اور اصول مذہب کے موافق ہوا سلیے کہ زن مطلقہ رجوع کرنے کے بعد زوجہ ہوا و رجعت رجوع میں موقت کرنا شرط نہیں ہے پس نہ مذکورہ عمل طلاق ہوگی تیسری مسئلہ جبکہ کوئی شخص زوجہ غیر عالمہ کو طلاق دے اور بعد رجعت کرے پس اگر اوس سے موقت کرے اور اسکو علاوہ طہر موقت کے کسی دوسرے طہر میں طلاق دے تو اجماعاً صحیح ہوگی اور اگر بدون موقت کرے کسی طہر میں اسکو طلاق دے تو یا یہ طلاق صحیح ہوگی یا نہیں اس میں دو قسم کی روایتیں ہیں ایک قسم کہ بنا پر اصلا صحیح ہوگی اور دوسری قسم کہ بنا پر صحیح ہوگی اور طلاق ثانی شمار کیا جائیگی اور یہی روایت صحیح تر ہو اور اگر رجعت واجب کرے اور کسی دوسرے طہر میں تیسری مرتبہ طلاق دے تو مطلق پر اس وقت تک حرام رہی جیتک کہ کسی دوسرے شوہر سے عقد دائمی کرے جدا نہ ہو اور ہم میں سے بعض فقہائے حجاز کو طلاق سنت پر اور منع کو طلاق عتدہ پر محمول کیا ہے اور یہ قول محکم (محموی بے دلیل) ہوا سلیے کہ دونوں قسم کی روایتیں مطلق ہیں پس ایک کو طلاق سنت پر اور دوسری کو طلاق عتدہ پر محمول کرنا بیوجہ ہو اور اس طرح اگر طلاق کو بعد رجعت اور قبل موقت طہر اول میں واقع کرے تو اس میں بھی دو قسم کی

مرض سے بری ہو جائے اور پھر بیمار ہو اور مرحلے تو فقط عدۂ حبشیہ میں وارث ہوگی اور بعد از ان وارث نہ ہوگی اور اگر مرض کئے کہ میں نے حالت صحت میں تین طلاقیں دی ہیں تو اوس کا قول مقبول ہوگا اور زوجہ و سکی وارث نہ ہوگی لکن اوس کے قول کا نسبت زوجہ کے مقبول نہونا بیہ جنسین ہو اور اگر حالت مرض میں اپنی زوجہ کو نکاحی نسبت دے اور اوس سے لعان واقع کرے اور وہ لعان صحیح سے جدا ہو جائے تو وارث نہ ہوگی اسلئے کہ ایک سال تک میراث کے باقی ہونے کا حکم طلاق میں صحت کے ساتھ مختص ہے اور لعان میں جاری نہیں ہوتا اور آیا مطلقہ مذکورہ کے لیے تا یکا سال بقیۃ میراث کا حکم اہمیت شوہر کو سچے ہو یا نہیں پس بعض علماء نے فرمایا ہے کہ لکن حکم مذکور کا محض طلاق فی المرض سے بڑن اعتبار اہمیت تعلق ہونا بیہ جنسین ہے اور اگر مرض سے خود زوجہ طلاق کی درخواست کرے تو آیا حکم میراث ثابت ہوگا یا نہیں اس میں تردد ہے اسیبہ یہ کہ میراث نہ ہوگی اور سطح اگر کوئی مرض اپنی زوجہ پر قلع یا مبارات واقع کرے تب بھی ہی حکم ہوگا اور اس مقام پر تین فرعیں مذکور ہوتی ہیں اول اگر کوئی شخص اپنے مرض ہونے کی حالت میں کنیز پر طلاق رجعی واقع کرے بعد از ان کنیز مذکورہ انا عدۂ میں آزاد ہو جائے اور پھر وہ شخص اسی مرض میں مرحلے تو کنیز مذکورہ انا انفصائے عدۂ اوسکی وارث ہوگی اور بعد عدۂ وارث نہ ہوگی اسلئے کہ شوہر سے وقت طلاق تمت منتفی تھی و اگر قابل ہوں کہ اوسکی وارث نہ ہوگی تو خوب ہے اور سطح اگر اوس پر طلاق بائن واقع کرے تب بھی وارث نہ ہوگی اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وارث نہ ہوگی اسلئے کہ اوس نے کنیز مذکورہ کو ایسی حالت میں طلاق دی تھی کہ اوس کو میراث پانے کی اہمیت نہ تھی اور سطح اگر اوس کو کتابیہ ہونے کی حالت میں طلاق دے بعد از ان وہ اسلام آئے تب بھی ہی کلام جاری ہوگا و وہ جبکہ زن مطلقہ مدعی ہو کہ میت نے اوس کو اپنے مرض کی حالت میں طلاق دی تھی اور وارث اسکا انکار کرے اور حالت صحت میں طلاق کے واقع ہونے کا دعویٰ کرے تو وارث کا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ دونوں احتمال مساوی ہیں دراصل عدم وارث ہو جبکہ اوس کا کوئی

[illegible]

دین کے لئے سزا دینا اور جہاد کے لئے جان و مال قربان کرنا

کرنا جائز ہے جو بدولت جیلہ ثابت ہو جائے اور جیلہ محرمہ (جو جیلہ ناجائز اور حرام ہیں) کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اگر جیلہ محرمہ سے قتل کر لیا تو گنہگار ہوگا لکن جیلہ نام ہو جائیگا پس اگر کوئی عورت اسے لڑکے کو کسی عورت کے ساتھ زنا کرنے پر اسلئے آمادہ کرے کہ اس کا بپ اس عورت سے عقد کرے یا ایسی کینز کے ساتھ زنا کرنے پر مجبور ہو جسکے حرم بنائے گا اس کے بپ نے قصد کیا ہو تو عورت اور لڑکا دونوں گنہگار ہونگے اور زن موطوءہ بننا جس عورت سے زنا کی گئی ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کے بپ پر حرام ہو جائیگی جو زنا کو نافہر حرام جانتے ہیں لکن اگر کسی جیلہ مباصہ کے ساتھ توصل کیا جائے مثلاً صورت مفروضہ میں لڑکے کو زن مذکورہ کے ساتھ عقد کرنے کی دلالت کی جائے تو گناہ بھی ہوگا اور بیطرح اگر کسی شخص پر ایسے دین کا دعویٰ کیا جائے جس سے وہ بری الذمہ ہو چکا ہو (مثلاً اقربہ خواہ کے حوالہ کرچکا ہو یا اسے ساقط کر دیا ہو) اور مدعی کے جواب میں دعویٰ اسقاط کرنے سے اس کیون قسم کے عائد ہونے کا خوف رکھتا ہو اور بیئہ نہ تو وصل سندات (قرض لینا) سے انکار اور اس پر حلف کر سکتا ہو بشرطیکہ اپنی قسم میں ایسا تور یہ (لفظ سے معنی غیظا ہر کام را دلینا) کرے جو دروغ گوئی سے خارج کر دے (مثلاً قسم کھائے کہ میں تیرا دیون نہیں ہوں اور اگر کہے کہ میں نے تجھے روپیہ لیا ہی تھا تو دروغ ہوگا) اور بیطرح اگر کوئی مدیون معسر (نگدست) ہو اور اقرار میں کہیں تو میں اپنے قید ہونے کا خوف رکھتا ہو تو اسکو تور یہ کے ساتھ دین کا انکار کر دینا جائز ہوگا (مثلاً کہے کہ میں نے تجھے روپیہ نہیں لیا اور کسی مکان میں یا زمان مخصوص میں لینے سے انکار مقصود ہو) اور در صورت تور یہ مدعی کے نیت کرنے میں کذب سے اس وقت برات ہوگی جبکہ قہدار ہو اور عاقل (قسم کھا نیوالا) کو اس صورت میں دروغ گوئی سے برات حاصل ہوگی جبکہ مظلوم ہو پس اگر مدعی قہدار ہو اور مدعی علیہ تور یہ کے ساتھ اپنی برات پر قسم کھائے تو اسکو کوئی نفع حاصل ہوگا بلکہ دروغ گوئی کا مرتکب ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی قسم دروغ کھانے پر مجبور کرے یا کسی فعل حلال کے

والدھا علی الزنا
باصولہ لانتہم بابہ
من العقاب علیہا
او بامہ بیدان
نیکچہ کی نقد فتنہ
مع اتمار عورت
او بوطوع علی نفل
من بیئتہ
بان انما لولوی
بالجمل کا مبین
الاولیٰ الی بعد
بکلمہ بیان مودہ
القرض لم یبرئ
و تور یہ علیہ
جین ذری
عند باسقاط
او نسبہ غرض
من دعویٰ کا اسقاط
ان مقبول ہیں
الی اللہ علی عدم
البیئہ فانکر
الاستلذذہ و

الکرم علی البیون
فی الدعوی دہ
ادکان مظلوما
مظلومہ کمالو
بنہ علی کان
فانکر البیئہ بکلمہ
موجوبہ علی علیہ
و حقنی الجس
علی انکر البیئہ
ان تور یہ یا جیومہ
خلف جائزہ

وکلان زنه لکن
 وکمان احدی
 فی العدة فی الفصل
 الکلام فی الفصل
 السیاح
 فی عده الامه
 فی عده الامه
 الامه فی الطلاق
 مه الذی یحل فی
 وکمان احدی
 حضانة وکمان
 اشهر وانی تمام
 تنقض به عدتها
 ثلاثة عشر يوما
 والحد فی الخلع الاخذة
 النایبة کما فی الخلع وانی تمام
 لا یخفی وانی فی سن من
 خلع عدلت بنی من خلع
 سواء کانت تحت حرم
 او بعد واولا عفت حرم
 طلقت فعدتها عفت حرم
 وکذا لو طلقت عدتها الحرة
 رجعت فعدتها طلقت
 الحرة عدتها الحرة وانی تمام

زن مذکورہ بھی وکی وارث نموی وراگر اوں دنون میں سے ایک شخص اثنائے عده میں وفات پا
 تو ثبوت میراث میں تردد ہو لکن اشیہ ثبوت میراث ہو ایسے کہ حکم زوجیت باقی ہو چھٹی فصل عده و
 استبرأ کثیر کے بیان میں کثیر داخل بہا کا عده طلاق و قدر (یعنی دو طہر) ہیں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ
 و حیض میں کئی الال شہر ہو اور عده کثیر کے منقضی ہونے کی اقل مدت تیرہ دن اور دو کھٹے ہیں
 اور مقام پر بھی کھٹہ اخیرہ میں ہی بحث ہو جو زن حرہ میں مذکور ہوئی (بان جنم کیا وہ مکملہ قیل عده ہو
 اوس القضاے عده کا حاصل ہوتا ہو اور داخل عده نہیں ہی) اور اگر کثیر کو باوجود جس حیض کے خون
 حیض آتا ہو تو اسکا عده پینتالیس روز ہو گئے خواہ اسکا شوہر حر ہو یا غلام اور اگر کثیر کو آزاد
 ہونے کے بعد طلاق دی جائے تو اسکا عده زن حرہ کے مثل ہوگا اور سطح اگر اسکو طلاق حبی
 دی جائے پھر وہ اثنائے عده میں آزاد ہو جائے تو اوپر زن حرہ کے عده کا کامل کرنا لازم ہوگا اور
 اگر طلاق بائن کے بعد آزاد ہو جائے تو اسکو فقط عده کثیر کا تمام کرنا لازم ہوگا ورنہ حرہ کا عده طلاق
 اور وفات حرہ مسلمہ کے مثل ہی اور ایک روایت میں وارد ہوا ہو کہ اوپر عده کثیر لازم ہوگا اور یہ
 روایت شاذ ہو اور جبکہ شوہر کثیر مر جائے تو اسکا عده وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا بشرطیکہ جائزہ
 والامت مذکور اور وضع حمل میں جو زمانہ زائد ہوگا وہی مدت عده قرار پائیگی اور اگر کثیر اپنے آقا
 کے لیے اُم ولد ہو تو اسکا عده وفات چار مہینے دس روز ہوگا اور اگر اُم ولد کا شوہر اسکو طلاق
 رجعی دیکر اُنکا عده میں وفات پائے تو اوپر زسرہ نو زن حرہ کا عده وفات (چار مہینے دس روز) لازم
 ہوگا اور اگر اپنے آقا کی اُم ولد نموی تو اوپر کثیر کا عده وفات (دو مہینے پانچ دن) از سر نو لازم ہوگا
 اگر اُم ولد کو اسکا شوہر طلاق بائن دے تو فقط عده طلاق کو تمام کر لیگی اور اگر کوئی کثیر اپنے شوہر کی
 وفات کے بعد آزاد ہو جائے تو زن حرہ کے عده وفات کو تمام کر لیگی تاکہ جانب حریت کو غلبہ و ترجیح
 ہے اور اگر کسی کثیر سے اسکا آقا حلی کرتا ہو بعد از ان وکی میر (ملوک کے آزاد کرنے کی وصیت کرنا)

اشهر وانی تمام
 تنقض به عدتها
 ثلاثة عشر يوما
 والحد فی الخلع الاخذة
 النایبة کما فی الخلع وانی تمام
 لا یخفی وانی فی سن من
 خلع عدلت بنی من خلع
 سواء کانت تحت حرم
 او بعد واولا عفت حرم
 طلقت فعدتها عفت حرم
 وکذا لو طلقت عدتها الحرة
 رجعت فعدتها طلقت
 الحرة عدتها الحرة وانی تمام

اشهر وانی تمام
 تنقض به عدتها
 ثلاثة عشر يوما
 والحد فی الخلع الاخذة
 النایبة کما فی الخلع وانی تمام
 لا یخفی وانی فی سن من
 خلع عدلت بنی من خلع
 سواء کانت تحت حرم
 او بعد واولا عفت حرم
 طلقت فعدتها عفت حرم
 وکذا لو طلقت عدتها الحرة
 رجعت فعدتها طلقت
 الحرة عدتها الحرة وانی تمام

عبدنيلوفر
اووم انقضاء

استغفرت
استغفرت

فبذلک

عبد الوفاة

المسألة من

لوامع الجليل

عن علي بن الحسين

تَرْفِيزِ

وایستقل

انقضائے عدہ کے قبل مسکن مذکور کا تفسیر کرنا صحیح منوگا سیلے کا وکو مسکن کو برین اس حالت (غیر مقسوم) پر
استحقاق مسکن حاصل ہوا تھا لیکن ہمار نزدیک مطلقہ کو ناد قتیکہ حاملہ نمودانات مطلق کے بعد استحقاق مسکن کا
حاصل ہونا وجہ قوی کھتا ہے ششم اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو دوسرے مکان میں منتقل ہونے پر مامور کرے
اور وہ اپنے عیال و اسباب کو منتقل کر دے بعد ازاں دوسرے مکان اول ہی میں طلاق واقع ہو تو اسی میں
عدہ رکھیگی (اور دوسرے مکان میں نہ رکھیگی سیلے کہ وہ ابھی منتقل نہیں ہوئی) اور اگر خود دوسرے مکان
میں منتقل ہو جائے اور اس کے عیال و اسباب پہلے ہی مکان میں باقی رہیں اور پھر دوسرے طلاق واقع ہو تو
دوسرے مکان میں عدہ رکھیگی اور اول میں نہ رکھیگی سیلے کہ وہ اس سے منتقل ہو چکی) اور اگر دوسرے
مکان میں منتقل ہونے کے بعد نقل متاع وغیرہ کی غرض سے پھر مکان اول میں عدہ کرے اور طلاق واقع
ہو تو دوسرے مکان میں عدہ رکھیگی سیلے کہ وہ اس کی منزل ہو چکی) اور اگر پہلے مکان سے خارج
ہو نیلے بعد اور دوسرے مکان میں پہنچنے سے قبل طلاق واقع ہو تب بھی دوسرے ہی مکان میں عدہ
رکھیگی سیلے کہ وہ اس میں منتقل ہونے پر مامور ہو مقیم زن بدویہ (صحرا نشین) اسی منزل میں عدہ رکھیگی
جب تک کہ اس پر طلاق واقع ہوئی ہو پس اگر اس صحرا سے بانی لوگ کوچ کریں تو وہ بھی ان کے ہمراہ کوچ
کرے گی تاکہ ضرورتاً تنائی سے محفوظ رہے اور اگر اس کے اہل عیال صحرا ہی میں مقیم رہیں تو ان کے ہمراہ
وہ بھی مقیم رہے گی تا وقتیکہ وہاں کے مقیم رہنے میں خوف غالب نہ ہو اور اگر اس کے اہل عیال بھی کوچ
کریں اور ایسے لوگ باقی رہیں جو دفع ضرر پر قدرت رکھتے ہوں تب بھی ان کے اہل عیال کو اسکا انتقال کرنا
صحیح و جائز ہوگا تاکہ تنائی کے ضرر و حشت سے محفوظ رہے ششم اگر کوئی شخص کشتی میں طلاق دے پس اگر وہ
کشتی زن مطلقہ کا مسکن ہو (یعنی مسافر ہو) تو مطلق کو اس کے لیے اپنی رائے سے کسی مسکن کے مقرر
کر دینے کا اختیار ہوگا اور اگر زن مطلقہ کا مسکن ہو (مثلاً اس کا شوہر طلاق ہو) تو اسی میں عدہ رکھیگی
نہم اگر عورت اپنے مکان میں سکونت کرے اور شوہر سے مسکن کا مطالبہ کرے تو اس صورت میں زن

[illegible]

ممر الكروية
 بالة قامة وروية
 اهلها وبقى منفع
 سبعة قالا غلبه
 جوار القلعة دينا
 نصر الوحيه
 بالة فلاح النامون
 ووطنة ولسفينة
 فان لو كان سكتا
 اسكنها حيث
 شاء وان كانت
 اعتدت فيها
 الناسم اذا
 سكتت فمظنوا سكت
 ووطنة ليس
 فليس

از اسکندریه فی قضا اب
میزد و فایسک
از اسکندریه فی قضا اب
میزد و فایسک
از اسکندریه فی قضا اب
میزد و فایسک

ذکر کرد که شوهر سے اجرة مسکن کا مطالبہ صحیح ہوگا کیلئے کہ بنظا ہر اسے اجرة مسکن میں شریع (اسان) کی
تھی اور اس طرح اگر کوئی عورت کسی مسکن کو باجارہ لے اور اوس میں سکونت کرے تب بھی اوسکو شوہر سے
اجرة مسکن کا مطالبہ صحیح ہوگا کیلئے کہ عورت کا حق سکونی اوس مقام سے متعلق ہوتا ہے جس مقام پر کہ شوہر
اوسکو ساکن کرے اور اوس مقام سے متعلق نہیں ہوتا جسکو کہ وہ خود اختیار کرے تیسرا مسئلہ
زن متونی عنماز و جلا وہ عورت جسکے شوہر نے وفات پائی ہو کہ نفقہ پانے کا استحقاق نہیں ہوگا
حاملہ ہووے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہو کہ زن مذکورہ پر نفیصیل حمل سے انفاق کیا جائیگا
اور اس روایت میں بعد ہر اور اسکو شب باش ہونے میں اختیار ہر وہاں چاہے بسر کرے تو صحیح مسئلہ
اگر کوئی عورت عدہ میں عقد کرے تو صحیح ہوگا اور شوہر اول کا عدہ منقطع ہوگا پس اگر شوہر ثانی سے
دخول واقع ہوگا تو عدہ اول پر باقی رہیگی اور اگر شوہر ثانی باوجود علم حرمت کے وطی کرے تب بھی
یہی حکم ہوگا یعنی عدہ اول میں باقی رہیگی کیلئے کہ اس صورت میں دوسرا شوہر زانی ہو جسکا عدہ نہیں
ہو خواہ حاملہ ہو جائے یا نہ ہو اور اگر شوہر ثانی باطل تجریم ہو اور اوس سے وطی کرے اور زن کو وہ
حاملہ ہو تو شوہر اول کا عدہ تمام کر لیگی کیلئے کہ اوسکا تعلق قبل سے ہو چکا ہو اور اسکے گذر جانے کے
بعد علی اشہر الزواہتین (دو قسم کی) روایتوں میں سے اوس روایت کی بنیاد پر جو مشہور تر ہے شوہر
ثانی کا عدہ از سر نو کھینگی اور اگر زن مذکورہ حاملہ ہو اور بعض امارات اوس حمل کے شوہر اول سے
ہونے پر دلالت کرتے ہوں تو موضع حمل شوہر اول کا عدہ تمام کر لیگی اور بعد وضع زمین قدم کے
ساتھ شوہر ثانی کا عدہ کھینگی اور اگر بعض امارات اوس حمل کے شوہر ثانی سے ہونے پر دلالت کرتے
ہوں تو موضع حمل اوسکا عدہ تمام کر لیگی اور بعد وضع شوہر اول کا عدہ پورا کر لیگی اور اگر بعض امارات
سے اوس حمل کا دن و دو نون سے متفق ہو یا ثابت ہو جائے تو موضع حمل کے بعد شوہر اول کا عدہ کو
تمام کر لیگی اور بعد ازاں از سر نو شوہر ثانی کا عدہ کھینگی اور اگر اس حمل کا دن و دو نون سے ہونا متعلق ہو

لا نفقة للزوجة
بما لا يرضى الله
بها ولا يرضى
بغيره
المسئلة
تزوجت في العدة
وغيره
الاول فان لم
يولد
الاول والثاني
الاول وان
انسان عاينها
فالحكم
الاول
جاہلا ولو
انتم عاينها
لو انما
اخرى
اشهر
جلت
علا

وضعه
مائل
اعتزل
كذلك
بما لا يرضى
مائل
عنه
علا
احتمل
منه

حین سقط حیاتا و قبل سقط حیاتا
 ان كانت قبل سقط حیاتا
 وهو السدوی
 ان اطلق ما یؤتی ثمة
 وطنا یسببه
 فیل تطلق
 العنان لانها
 لو اطلق واحد من
 حین سقط حیاتا

جو اسکے زندہ پیدا ہونے کے وقت متحقق ہوگی اور بعض علمائے فرمایا ہر کہہ کنیز کا دنیا لازم ہوگا بلکہ
 اسکی قیمت کا دسواں حصہ اگر بلکہ ہو اور بیسواں حصہ اگر غنیہ ہو اسکا کنیز کے حوالہ کرنا لازم ہوگا
 اور یہی مضمون روایت میں بھی وارد ہوا ہے اٹھواں مسئلہ جبکہ کوئی شخص اپنی زوجہ کو طلاق
 بائن دے اور پھر اس سے وطی بالشیء واقع کرے تو بعض علمائے فرمایا ہر کہہ دونوں عدے (عدہ طلاق
 اور عدہ وطی بالشیء) متداخل ہو جائیگی یعنی اقل عدہ تحت اکثر میں داخل ہوگا) اسلیکے کہ وہ
 دونوں ایک ہی شخص کے لیے ہیں اور یہ قول خوب بخوہ زن مذکورہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ **نواں**
 جبکہ زن مطلقہ سے عدہ رجعیہ میں وطی بالشیء واقع ہو اور واطی ثانی سے حاملہ ہو جائے تو موضع
 حمل دوسرے کا عدہ رکھیگی اور وضع حمل کے بعد پہلے شوہر کا عدہ کامل کرگی اور شوہر اول کو اس عدہ
 میں رجوع کرنا اختیار ہوگا اور اسکو زمان حمل میں رجوع کرنا صحیح ہوگا **کما فی المسألة** (شوہر کا
 اپنی زوجہ کو بغیر مخصوص جدا کرنا جبکہ فقط زوجہ کراہت رکھتی ہو) والمباررات (شوہر کو
 کو بغیر مخصوص جدا کرنا جبکہ زن دشوہر دونوں کراہت رکھتے ہوں) اور اس میں دو مطلب ہیں
 پہلا مطلب خلع کے بیان میں اور سہم چار بخشین میں بحیث اول صیغہ خلع کے بیان میں پہلے اسکا
 صیغہ خلع علی کذا (مین نے تجھکو فلان عوض کے مقابل جدا کیا) یا فلاحۃ مختلفۃ علی
 کذا (فلان زوجہ بغیر فلان مال مختلفہ ہے) اور آیا وقوع خلع میں شوہر کی جانب سے فقط صیغہ مذکورہ
 کا صادر ہونا کافی ہے یا نہیں بلکہ اس کے بعد صیغہ طلاق کا مذکور ہونا بھی ضروری ہوگا) پس روایت میں وارد ہوا ہے
 کہ بان کافی ہے اور شیخ الطائفۃ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہر کہہ اسوقت تک کافی ہوگا جب تک کہ صیغہ مذکورہ کے
 بعد کوئی ایسا لفظ نہ کہہ جو طلاق پر دلالت کرتا ہو (مثلاً صیغہ خلع کے بعد فانت طالت یا
 فی طالت کا واقع کرنا بھی لازم ہوگا پس شیخ علیہ الرحمہ کے نزدیک مجموع صیغہ خلع فانت طالت
 یا فلاحۃ مختلفۃ من طالت قرار پائیگا) اور طلع میں فقط فاحیتک (مین نے تجھے فدیہ خلاصی کو قبول کیا)

لو اطلق واحد من
 حین سقط حیاتا
 ان كانت قبل سقط حیاتا
 وهو السدوی
 ان اطلق ما یؤتی ثمة
 وطنا یسببه
 فیل تطلق
 العنان لانها
 لو اطلق واحد من
 حین سقط حیاتا

العنان لانها
 لو اطلق واحد من
 حین سقط حیاتا

حین سقط حیاتا
 ان كانت قبل سقط حیاتا
 وهو السدوی
 ان اطلق ما یؤتی ثمة
 وطنا یسببه
 فیل تطلق
 العنان لانها
 لو اطلق واحد من
 حین سقط حیاتا



یا فاسخات (مین نے ترے نکاح کو فسخ کیا) یا ابتک (میں نے تجھ کو جدا کیا) یا ابتک (میں نے تجھے قطع
تعلق کیا) بدون لفظ طلاق کافی ہوگا اور سطح وقوع خلع میں تعاقب (زن و شوہر کا اپنی رضا سے
عقد نکاح کو فسخ کرنا) بھی کافی نہیں ہوا و جبکہ وقوع خلع میں لفظ صیغہ خلع کی کفایت کے قائل ہوں تو آیا
یہ خلع از قبیل فسخ ہوگی یا از قبیل طلاق پس جناب سید مرتضی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ داخل طلاق ہوگی اور
یہی روایت میں بھی وارد ہوا ہے اور جناب شیخ الطائفة علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس کا داخل فسخ کرنا اولی
ہو اور یہ قول از قبیل تخریج (کسی حکم کا انقوص سے مستبعد کرنا) جبکہ وہ بخصوصہ منصوص نہ ہو پس جن علما نے
(جیسے شیخ الطائفة) کما و مسکو داخل فسخ کیا ہو اور جنھوں نے اس کو طلاقات ثلاثہ میں محسوب نہیں کیا ہو اور
جنھوں نے داخل طلاق کیا ہو اور جنھوں نے عدد طلاقات میں محسوب کیا ہو اور اگر بنی مذہب کے ساتھ صیغہ طلاق
واقع ہو تو یہ طلاق بائن ہوگی (نہ رجعی) اگرچہ لفظ خلع سے مفرد ہو اور بہا بنہ چند فروع مذکور
ہوتی ہیں اول اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے کسی عوض کے مقابل طلاق ہو اور اس کا شوہر
صیغہ خلع کو بدون لفظ طلاق واقع کرے تو دونوں قولوں کی بنا پر طلاق واقع ہوگی اور سطح اگر
کوئی عورت اپنے شوہر سے کسی عوض کے مقابل طالب خلع ہو اور اس کا شوہر طلاق کو بصیغہ خلع واقع کرے
تو جو لوگ کہ متنازع کو داخل فسخ کرتے ہیں ان کے نزدیک زوجہ پر بذل عوض لازم ہوگا اور جو لوگ اس کو داخل طلاق
کرتے ہیں با دو سطو طلاق کا محتاج جانتے ہیں ان کے نزدیک لازم ہوگا و ہم اگر کوئی شخص ابتداءً اپنی زوجہ کا طلاق
تجھ کو بعض ہزار درہم طلاق یا یا انت طالق و علیک لعت (تجھ کو طلاق ہو اور تجھے ہزار درہم لازم ہیں)
کے تو طلاق بھی صحیح ہو جاوے گی اور زوجہ پر ہزار درہم کا حوالہ شوہر کا لازم ہوگا اگرچہ بعد ازین تبرعاً و لنگاہاً
الترہم ہی کے (یعنی ہزار درہم کی شوہر کے فاسخ ہو جائے) ایسے لیے التزام اس مال کی ضمانت ہوگی جو اوپر واجب
نہیں ہوا اور اگر زوجہ ہزار درہم شوہر کا لگے تو بیہ بعد یشمار کیا جائیگا اور ان کے حوالہ کرنے سے مطلقہ مذکور
بائنہ حیاتی سوم جب کہ کوئی عورت اپنے شوہر سے طلاق یا لعت (تجھ کو ہزار درہم کے عوض میں طلاق ہے) کے تو

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

[illegible]

دوکان الفلانیہ
عنہم المثلین
فولان الزید
الاصول فیہ
الثلاث وکان
بذلک الزمن
العون بعد ان
خالفت فی مرض
وفیه زکون
بذلک الزمن

دوکان الفلانیہ
عنہم المثلین
فولان الزید
الاصول فیہ
الثلاث وکان
بذلک الزمن
العون بعد ان
خالفت فی مرض
وفیه زکون
بذلک الزمن
نقیب المدا
وکان الوطن
عنا نقفنا
نقیب القلا
الذی یجب
البی من ادا
والشرکاء
واللدا وکون
نقیب المدا
الطریق استیفا
ما یجب
رضا جبر
ما جبر من ادا
انفاق جبر
ما کان یجب
فی ثلاث لعدہ
مثلا او قبحہ
بجب علیہ
دفعہ بل لدا
فی المدا کان
یستحق علیہ
لونی وکون
الموضو
لویطال

رضی ہوگی تو خلع صحیح ہوگی اور مال فدیہ کا شخص متبرع ضامن ہوگا اور میں تردد ہو اور اگر کئی عورت
مرض الموت میں شوہر سے بعض فدیہ طالب خلع ہو تو صحیح ہوگا اگرچہ مقدار فدیہ اس کے ثلث متروکہ
سے زائد بھی ہو پس فدیہ کی مقدار اس کے اصل متروکہ سے خارج کی جائیگی اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اگر
مقدار فدیہ مہر المثل سے زائد ہو تو بقدر مہر المثل اصل متروکہ سے اور بقدر زیادتی ثلث متروکہ
سے خارج ہوگی اور یہی قول شبہ اور ضلّ مذہب کے موافق ہے اور اگر فدیہ خلع مولود و شوہر کا خلع
(زود و بلا تا) قرار پائے تو صحیح ہوگا لکن ثبوت رضاع کا معین کرنا اس کی صحت میں شرط ہوگا اور اس طرح
اگر فدیہ طلاق مولود و شوہر کا نفقہ قرار پائے تب بھی صحیح ہوگا اور نفقہ کی مدت و اس مقدار کا
سین کرنا اس کی صحت میں شرط ہوگا جس کی طرف اس کو مال اور مشروب اور کسوت وغیرہ میں سے
احتیاج ہوگی اور اگر مولود و مذکور قبل مدت مطلقے کا تو مطلق کو باقی کا مطالبہ صحیح ہوگا پس اگر
فدیہ طلاق رضاع دلہ ہوگا تو مطلق کو زن مطلقہ سے باقی مدت کی اجرة المثل کا مطالبہ صحیح ہوگا اور
اگر اتفاق دلہ ہوگا تو باقی مدت کے اس نفقہ کے مثل کا قیمت کا مطالبہ کرے گی جس کی طرف اس کو مدت
مذکورہ میں احتیاج ہوتی ہو و اس صورت میں مطلقہ پر اس کا ایک ہی نفقہ مطلق کے حوالہ کرنا واجب
ہوگا بلکہ اس طرح تدبیر اور اگر کسی طرح بقا دلہ کی صورت میں مطلق کو اس سے مطالبہ کرے کہ استحقاق
ہوتا اور اگر طلاق کا عوض مطلق کے قبضہ پانے سے قبل تلف ہو جائے تو اس کا استحقاق باطل
ہوگا اور مطلقہ پر اس کے مثل کا حوالہ مطلق کرنا لازم ہوگا اور اگر مثلی ہوگا تو اس کی قیمت کا حوالہ کرنا
لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ پر ایسے عوض کے مقابل خلع واقع کرے جس کا ضبط اوصاف
کے ساتھ کیا گیا ہو بعد ازاں اس کی زوجہ کچھ مال شوہر کے حوالہ کرے پس اگر شوہر اس مال کو نصف مشروط
کے موافق پائے نہا والا اس کو مال مذکور کے واپس کرنے اور عوض موصوف کے مطالبہ کرنے کا اختیار
حاصل ہوگا اور اگر عوض خلع معین ہو بعد ازاں اس کا معیوب ہونا ظاہر ہو تو شوہر کو اس کے

لونی وکون
الموضو
لویطال
وکنہا امثله
ان فدیہ مال
مباحا وکون
بعض موصوف
فان وکون
لینہ وکون
یا وکون
معیب فبان
معیب

وہی کہ ایک ہوا
ان کا تعلق عامہ

والثالث ان كانت
جاءہ وذلک اشکال

الخاصہ وذلک
طلقی واصلہ

طلقی واصلہ
بلفظی واصلہ

بلفظی واصلہ
بلفظی واصلہ

بلفظی واصلہ
بلفظی واصلہ

بلفظی واصلہ
بلفظی واصلہ

بلفظی واصلہ
بلفظی واصلہ

ہوگا اور بعض علمائے فرمایا ہو کہ اگر عورت عالم ہوگی (یعنی اگر جاتی ہوگی کہ فقط ایک ہی طلاق باقی ہو)
تو کو مجموع ہزار درہم کا اور اگر جابل ہوگی تو اس کے ثلث کا استحقاق ہوگا اور اس قیل میں بھی مشکل
ہو چکا نشانہ بھی مذکور ہو چکا آٹھواں مسئلہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے طلقی واصلہ
یا لفظ (تو بھوکہ ہزار درہم کے مقابل یک طلاق دے) اور شوہر اوپر تین طلاقیں و لاء واقع کرے
(مثلاً کہے انت طالق ثلاثاً) تو ایک طلاق صحیح ہوگی اور شوہر کو مجموع ہزار درہم کا استحقاق ہوگا
اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے طلقی واصلہ اور شوہر اس کے جواب میں کہے
انت طالق ثلاثاً طلاق طلاق تو اوپر پہلے ہی صیغہ سے طلاق واقع ہو جائیگی اور باقی عبارت
لغو قرار پائیگی پس اگر شوہر کہے کہ ہزار درہم کے مقابل میں نے طلاق اول واقع کی ہو تو اس کو ہزار
درہم کا استحقاق ہوگا اور یہ طلاق بائن ہوگی اور اگر کہے ہزار درہم کے مقابل میں نے طلاق
دوم واقع کی ہو تو پہلی طلاق جسی ہوگی اور طلاق دوم اور فدیہ باطل ہوگا اور اگر کہے کہ میں نے
ہزار درہم کے مقابل جملہ طلاقوں کو واقع کیا ہو تو شیخ الطائغی نے فرمایا ہو کہ پہلی طلاق صحیح ہوگی
اور شوہر کو ہزار درہم کے ثلث کا استحقاق ہوگا اور تین اشکال ہو اس لیے کہ صورت مذکورہ میں
شوہر نے مطلوب زوجہ کو واقع کیا ہو پس اس کو مکمل فدیہ کا استحقاق ہونا چاہیے نوان مسئلہ
کسی عورت کا باپ اس کے شوہر سے کہے طلقھا و انت بری من صلا تھا (تو اس کو طلاق
دے) اور تو اس کے مہر سے بری الذمہ ہو اور وہ طلاق دے تو طلاق جسی ہوگی اور عورت پر
شوہر کا اپنے مہر سے بری الذمہ کرنا لازم ہوگا اور اس کا باپ ضامن مہر ہوگا و سوان مسئلہ
جبکہ کوئی عورت کسی شخص کو اپنی غلے میں مکمل کیے اور مقدار فدیہ کو معین کرے تو وکالت کا یہ
اطلاق نقد بدلہ کے ساتھ مہر النسل کے عوض میں نقد غلے کے واقع کرنے کو مقتضی ہوگا (اور وکیل کو مقدار
فدیہ کا مہر نسل سے زائد مقرر کرنا صحیح ہوگا بان مہر النسل سے کمتر کا اختیار بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگا) اور یہ طبع

الباقی فان قال
لا لفظی مقابلہ
لہ وکانت لفظی
بائتہ وکانت
فی مقابلہ الثانیہ
کانت لفظی
بجوبہ وبعین
الثانیہ وکانت
دو قائل فی مقابلہ
القولی قال فی
مقابلہ لفظی
اولیٰ وکانت
لا لفظی وکانت
اشکال فی حین
ایقاعہ وکانت
الثانیہ
ان قال ابوہما
مطلقہ وکانت جسی
من صلا تھا
فلقھا بکلمۃ
رجعیا وکانت
اولیٰ وکانت
نقیضہ اولیٰ

انہما شہدے نے
انہما شہدے نے
انہما شہدے نے
انہما شہدے نے

انصاف اذا اختلف
فان اختلفوا فليصلحوا
فان لم يصلحوا فليطلاق
فان لم يطلقا فليفترقا
فان لم يفرقا فليقتلوا
فان لم يقتلوا فليصلحوا
فان لم يصلحوا فليطلاق
فان لم يطلقا فليفترقا
فان لم يفرقا فليقتلوا

اگر شوہر کسی شخصہ کے اپنی زوجہ کی خلع میں کیل کرے اور مقدار فدیہ کو معین نہ کرے تب بھی یہی حکم ہوگا
اور وکیل کو مقدار فدیہ کا ہر مثل سے کمتر مقرر کرنا صحیح نہ ہوگا ہاں ہر مثل سے زیادہ کا اعتبار بدرجہ اولیٰ
ہے اس جوگا پس اگر زوجہ کا وکیل بذل فدیہ میں ہر مثل سے زیادتی کرے تو بذل اطل ہوگا اور اطلاق
رجوع واقع ہوگی اور وکیل ضامن نہ ہوگا اور اگر وکیل شوہر اوسکی زوجہ کو ہر مثل سے کم کے ساتھ خلع دیگا تو
خلع باطل ہوگی اور اگر بذل مذکور کے ساتھ طلاق دیگا تو صحیح ہوگی اس لیے کہ یہ وہ فعل ہے جسکی اوسکو اجازت
مائل نہیں ہوا و فیصل احکام سے مسائل نزع بھی محرم ہیں مجملہ و کئے میں مسئلہ مذکور ہوتے ہیں پہلا مسئلہ
جیکر زن و شوہر کا مقدار فدیہ (جیسے) اوسکا سو یا ہزار ہونا میں اتفاق ہو اور جس فدیہ (جیسے) اوسکا
درہم یا دینار یا گوسفند ہونا میں اختلاف کریں تو قول زن معتبر ہوگا و دوسرا مسئلہ اگر زن و شوہر کا مقدار
فدیہ کے مذکور رہونے پر اتفاق ہو اور جس معین کے مذکور ہونے پر اتفاق ہو اور جس معین کے ارادہ کرنے میں
اختلاف کریں تو بعض عمل کے فرمایا ہے کہ خلع باطل ہوگی اور بعض نے فرمایا ہے کہ مرد پر مینہ کا قائم کرنا لازم ہوگا
اور یہی قول شیعہ ہے تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے کہے خالصک علی الفی فی ذمتک میں نے
مجھ کو دن ہزار درہم کے مقابل خلع دی ہے جو تیرے ذمہ پر ثابت ہیں اور زوجہ کہے بل فی ذمہ دیدنو
مجھ کو دن ہزار درہم کے مقابل خلع دی ہے جو تیرے ذمہ پر ثابت ہیں تو اس صورت میں شیعہ پر مینہ کا قائم
کرنا اور زوجہ پر حلف کرنا لازم ہوگا اور زوجہ حلف کرنے کے بعد عیوض کا قطع ہوگا اور زید پر لازم ہوگا اور
اور زن کو یہ اقرار شوہر کے موافق یا نہ ہو جائیگا اور یہی طرح اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے خالصک
فلان والعوض علیہ بلکہ تجھے نے خلع کی درخواست کی تھی اور عیوض بھی دسی یہ لازم ہے کہ یہی
یہ حکم ہوگا لکن اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے خالصک بکذا وضمنہ عنی فلان دن تجھے ہزار درہم
مقابل خلع لی دواؤں رہو تو کسی سیر طرف سے زیادہ ضرر ہوگا اس لیے کہ خالصک بکذا وضمنہ عنی فلان میں نے
تجھے ہزار درہم کے مقابل خلع لی دواؤں رہو تو کسی سیر طرف سے زیادہ ضرر ہوگا لکن اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے

وکیل کو مقدار فدیہ کا ہر مثل سے کمتر مقرر کرنا صحیح نہ ہوگا
ہاں ہر مثل سے زیادہ کا اعتبار بدرجہ اولیٰ ہے
اس جوگا پس اگر زوجہ کا وکیل بذل فدیہ میں ہر مثل سے زیادتی کرے
تو بذل اطل ہوگا اور اطلاق رجوع واقع ہوگی
اور وکیل ضامن نہ ہوگا اور اگر وکیل شوہر اوسکی زوجہ کو ہر مثل سے کم کے ساتھ
خلع دیگا تو خلع باطل ہوگی اور اگر بذل مذکور کے ساتھ طلاق دیگا تو صحیح ہوگی
اس لیے کہ یہ وہ فعل ہے جسکی اوسکو اجازت مائل نہیں ہوا
و فیصل احکام سے مسائل نزع بھی محرم ہیں مجملہ و کئے میں مسئلہ مذکور ہوتے ہیں
پہلا مسئلہ جیکر زن و شوہر کا مقدار فدیہ (جیسے) اوسکا سو یا ہزار ہونا میں اتفاق ہو
اور جس فدیہ (جیسے) اوسکا درہم یا دینار یا گوسفند ہونا میں اختلاف کریں تو قول زن
معتبر ہوگا و دوسرا مسئلہ اگر زن و شوہر کا مقدار فدیہ کے مذکور رہونے پر اتفاق ہو
اور جس معین کے مذکور ہونے پر اتفاق ہو اور جس معین کے ارادہ کرنے میں اختلاف کریں
تو بعض عمل کے فرمایا ہے کہ خلع باطل ہوگی اور بعض نے فرمایا ہے کہ مرد پر مینہ کا قائم
کرنا لازم ہوگا اور یہی قول شیعہ ہے تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے کہے
خالصک علی الفی فی ذمتک میں نے مجھ کو دن ہزار درہم کے مقابل خلع دی ہے جو تیرے
ذمہ پر ثابت ہیں اور زوجہ کہے بل فی ذمہ دیدنو مجھ کو دن ہزار درہم کے مقابل
خلع دی ہے جو تیرے ذمہ پر ثابت ہیں تو اس صورت میں شیعہ پر مینہ کا قائم کرنا لازم
ہوگا اور زوجہ پر حلف کرنا لازم ہوگا اور زوجہ حلف کرنے کے بعد عیوض کا قطع ہوگا
اور زید پر لازم ہوگا اور اور زن کو یہ اقرار شوہر کے موافق یا نہ ہو جائیگا اور یہی
طرح اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے خالصک فلان والعوض علیہ بلکہ تجھے نے
خلع کی درخواست کی تھی اور عیوض بھی دسی یہ لازم ہے کہ یہی یہ حکم ہوگا لکن اگر
زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے خالصک بکذا وضمنہ عنی فلان دن تجھے ہزار درہم
مقابل خلع لی دواؤں رہو تو کسی سیر طرف سے زیادہ ضرر ہوگا اس لیے کہ خالصک بکذا
وضمنہ عنی فلان میں نے تجھے ہزار درہم کے مقابل خلع لی دواؤں رہو تو کسی سیر طرف
سے زیادہ ضرر ہوگا لکن اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے

وکیل کو مقدار فدیہ کا ہر مثل سے کمتر مقرر کرنا صحیح نہ ہوگا
ہاں ہر مثل سے زیادہ کا اعتبار بدرجہ اولیٰ ہے
اس جوگا پس اگر زوجہ کا وکیل بذل فدیہ میں ہر مثل سے زیادتی کرے
تو بذل اطل ہوگا اور اطلاق رجوع واقع ہوگی
اور وکیل ضامن نہ ہوگا اور اگر وکیل شوہر اوسکی زوجہ کو ہر مثل سے کم کے ساتھ
خلع دیگا تو خلع باطل ہوگی اور اگر بذل مذکور کے ساتھ طلاق دیگا تو صحیح ہوگی
اس لیے کہ یہ وہ فعل ہے جسکی اوسکو اجازت مائل نہیں ہوا
و فیصل احکام سے مسائل نزع بھی محرم ہیں مجملہ و کئے میں مسئلہ مذکور ہوتے ہیں
پہلا مسئلہ جیکر زن و شوہر کا مقدار فدیہ (جیسے) اوسکا سو یا ہزار ہونا میں اتفاق ہو
اور جس فدیہ (جیسے) اوسکا درہم یا دینار یا گوسفند ہونا میں اختلاف کریں تو قول زن
معتبر ہوگا و دوسرا مسئلہ اگر زن و شوہر کا مقدار فدیہ کے مذکور رہونے پر اتفاق ہو
اور جس معین کے مذکور ہونے پر اتفاق ہو اور جس معین کے ارادہ کرنے میں اختلاف کریں
تو بعض عمل کے فرمایا ہے کہ خلع باطل ہوگی اور بعض نے فرمایا ہے کہ مرد پر مینہ کا قائم
کرنا لازم ہوگا اور یہی قول شیعہ ہے تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے کہے
خالصک علی الفی فی ذمتک میں نے مجھ کو دن ہزار درہم کے مقابل خلع دی ہے جو تیرے
ذمہ پر ثابت ہیں اور زوجہ کہے بل فی ذمہ دیدنو مجھ کو دن ہزار درہم کے مقابل
خلع دی ہے جو تیرے ذمہ پر ثابت ہیں تو اس صورت میں شیعہ پر مینہ کا قائم کرنا لازم
ہوگا اور زوجہ پر حلف کرنا لازم ہوگا اور زوجہ حلف کرنے کے بعد عیوض کا قطع ہوگا
اور زید پر لازم ہوگا اور اور زن کو یہ اقرار شوہر کے موافق یا نہ ہو جائیگا اور یہی
طرح اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے خالصک فلان والعوض علیہ بلکہ تجھے نے
خلع کی درخواست کی تھی اور عیوض بھی دسی یہ لازم ہے کہ یہی یہ حکم ہوگا لکن اگر
زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے خالصک بکذا وضمنہ عنی فلان دن تجھے ہزار درہم
مقابل خلع لی دواؤں رہو تو کسی سیر طرف سے زیادہ ضرر ہوگا اس لیے کہ خالصک بکذا
وضمنہ عنی فلان میں نے تجھے ہزار درہم کے مقابل خلع لی دواؤں رہو تو کسی سیر طرف
سے زیادہ ضرر ہوگا لکن اگر زوجہ اپنے شوہر کے جواب میں کہے

مع ربيع و صومه
باجل لا سبب
الوجهة للتكفير
و كراهة من نظر
لوم ان لا يصومه
على انه الراتبين
وكذا لافادة التفت
في العمل في انك
على الذنوب والواجب
في كل واحد من
ربنا ارحم الراحمين
او اطلعوا مستبين
او اطلعوا مستبين

میں سے کسی روزہ کو باوجود وجوب ایسے سبب کے ساتھ انکار کیا ہو جو موجب کفارہ ہو وہ وہی
 شخص کا کفارہ بھی علی الشہرہ و تین مختص ہو جسے مذکورہ سبب کے روزہ کو بدوین غذا انکار کیا ہو سو وہ اس
 شخص کا کفارہ ہو جسے مخالفت عمدی ہو چارم اور شخص کا کفارہ ہو جسے مخالفت نذری ہو اور اس کا کفارہ
 کے غیر ہونہیں تردد ہو اور امور مذکورہ میں سے ہر ایک کے لیے علی الاظہر بندہ کا آزاد کرنا یا شہرین
 متتابعین کا روزہ رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا واجب ہو تیسری قسم وہ کفارہ ہو جس میں
 دونوں امر (ترتیب رغیرہ) حاصل ہوں اور وہ کفارہ یہ ہیں (قسم) پہلی اس میں بندہ کا آزاد کرنا
 یا دس مسکینوں کا کھانا کھلانا یا دو کو لباس نیا لازم ہو اور اگر اس سے عاجز ہو تو اوپر تین دن کا روزہ
 رکھنا واجب ہو گا چوتھی قسم کفارہ جمع (جس میں کل خصال کا یا لانا ضرر ہو) ہو اور وہ اس شخص کا
 کفارہ ہو جسے کسی موجب کو آزاد کرنا یا غلام قتل کیا ہو اور اس میں بندہ کا آزاد کرنا اور شہرین متتابعین کا روزہ
 رکھنا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا لازم ہو دوسری مقصداون کفارات کے بیان میں جو محل
 اختلاف ہیں اور وہ سات ہیں اول اگر کوئی شخص حق تعالیٰ یا اس کے رسول یا ائمہ معصومین علیہم السلام
 سے برائت کرنے پر حلف کہے تو اوپر کفارہ ظہار لازم ہوگا اور اگر اس سے عاجز ہو تو کفارہ یہ ہیں جب
 ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا کہ شخص مذکور گنگنا ہوگا اور اوپر کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا اور یہی قول شبہ
 اور اصول مذہب کے موافق ہو دوم اگر کوئی عورت کسی نصیبت میں اپنے بال کاٹ ڈالے تو اوپر پندرہ
 کا آزاد کرنا یا شہرین متتابعین کا روزہ رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا واجب ہوگا اور بعض علماء نے
 فرمایا کہ اوپر کفارہ ظہار لازم ہوگا اور قول اول روایت میں وارد ہوا ہو اور بعض علماء نے فرمایا
 کہ زنا مذکورہ گنگنا ہوگی اور اوپر کوئی کفارہ لازم نہ ہوگا اس لیے کہ یہ روایت ضعیف ہو اور اصل
 عدم لزوم ہو سو ہم اگر کوئی صورت اپنے سبب کے بالوں کو کسی نصیبت میں اوکھاڑ ڈالے یا اپنے چہرہ کو
 زخمی کرے یا کوئی دوسرے فرمایا نہ ہو کہ مرنے میں اپنا کپڑا یا پار ڈالے تو اوپر کفارہ عین لازم ہوگا چارم

اودنه من جنت كادى
 فريد في مون كادى
 و هم دارش اودى
 في اهلان غدى
 في نكاح شجرها
 عبد على السراة
 الشاكشاك
 و تسكيا لاهل
 الاستغفار لاله
 وقيل فاقوا كادى
 الظار و كادى كادى
 وقيل مثل كادى
 و قيل مثل كادى
 اوطاهو من جنت كادى

المفصل الثاني
في اختلاف فيه مع
الأولى من حلف
بالبراءة فعليه كفارة
ظاهر فان حججنا لا
بين دليل على اختلاف
وهو شبه الثانية
في جر الداء شعروا
في الصاب فغفروا
الصلوات

اداعا ميسين مسينا

من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع
من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع
من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع

اگر کوئی شخص نبی زوہر سے حالت حیض میں عداوت کی اور عالم تحریم اور قادری علی التعلیفہ (کفارہ) کے تحت
رکھنے والا ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اس کو کفارہ دینا مستحب ہو اور بعض نے فرمایا ہو کہ واجب
ہوگا اور یہی قول حوط ہو اور اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے حالت حیض میں ملی کرے تو اوپر تین گندم
کے ساتھ کفارہ دینا واجب ہوگا مگر اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کے عہدہ میں عقد کرے تو
زن مذکورہ سے مفارقت کر لیا اور پانچ صاع آرد کے ساتھ کفارہ دیگا اور اس کفارہ کے واجب
ہو عین میں العلماء اختلاف ہو اور اس کا مستحب ہونا اشبہ ہو ششم جو شخص کہ نماز عشا پڑھنے کے
قبل سو جائے اور نصف شب کے بعد بیدار ہو تو اس کو ایک روایت ضعیفہ کی بنا پر حالت
صوم میں صبح کرنا واجب ہوگا اور شاید کہ اوپر صوم کا مستحب ہونا اشبہ ہو مگر اگر کوئی شخص
کسی روز معین میں روزہ رکھنے کی نذر کرے بعد ازان روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو اوپر دو مؤثر
گندم کا کسی مسکین کے حوالہ کرنا واجب ہوگا پس اگر اس سے عاجز ہو تو بقدر استطاعت تصدق
کر لیا اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو استغفار کر لیا اور ایک جماعت علماء نے اس کے وجوب کا انکار
کیا ہو اس لیے کہ تحقق عجز کی صورت میں نذر ساقط ہو جاتی ہو تیسرے مقصد فصلا کفارہ بیان میں
اور وہ تین ہیں عتق اطعام صیام جبکہ ذکر تین قولوں میں کیا جاتا ہو پہلا قول عن رقبہ
(بندہ کا آزاد کرنا) کے بیان میں پس کفارات مرتبہ میں بندہ کا آزاد کرنا اور شخص پر تعین ہو جس کے
پاس کوئی بندہ موجود ہو یا قیمت کے عوض میں اس کا بذریعہ خرید وغیرہ ہم ہو چکا نا ممکن ہو ساور
جس بندہ کا آزاد کرنا کافی ہو اوہ تین مصنفوں کا موجود ہونا ضروری ہو وصف اول ایمان ہو
جو کفارہ قتل میں اچھا معتبر ہو اور آیا کفارہ قتل کے علاوہ باقی کفارات میں (جسے طہار) بھی ہو سکا
اعتبار ہو یا نہیں اس میں تردد ہو لکن اس کا معتبر ہونا اشبہ اور اصول مذہب کے موافق ہو اور ایمان سے
اس مقام پر فقط اسلام (شہادت توحید و رسالت کا اقرار کرنا) یا حکم ہلام (احلا لوبین کا مسلمان ہونا)

من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع
من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع
من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع
من دهن من جوبہ ۶۰
خلاف ولا سببار
اشبه السامع

ويعتبر في الرقية تارة
او صافا في نصف
الاول
ويعتبر في نصف
الاول
ويعتبر في نصف
الاول

بری من التزم
مسلک الذکر
فرضاً قاطعاً
الزمن والوقت
متناهیین
عجل فساد شرین
والنفس
دنوی الغریبه
والصلوة
فی العین والصور
ثلاث منسابة
عليه كفارة
الغنائی وکان

اعتبار نہیں ہر دو م اگر کسی شخص ایسے میں کفارے فرض کیے جائیں جو عتق و صوم و مکہ (اطہام مکین) میں مساوی ہوں (خواہ ترتیب میں ہوں) جیسے کفارہ ظہار قتل و جبر تقدیر کو اس کا کفارہ بھی مثل ظہار فرض کیا گیا ہضال میں مساوی ہوں اگرچہ ترتیب و تخمین میں مختلف ہوں جیسے کفارہ ظہار قتل و اظہار شہر رمضان اور ایک غلام کو بہ نیت قربت آزاد کرے اور ادائے کفارہ کا قصد کرے بعد از ان عتق غلام سے عاجز ہو جائے اور اس کے عوض نیت قربت شہرین متا بعیر کے روزے رکھے اور ادائے کفارہ کا قصد کرے بعد از ان اس سے بھی عاجز ہو جائے اور اس کے عوض ساٹھ مسکینوں کو بہ نیت قربت کھانا کھلائے اور کفارہ کا قصد کرے تو تینوں کفاروں سے بری الذمہ ہو جائیگا اگرچہ کسی خاص کفارہ کی تعیین نہ ہو سو م اگر کسی شخص کے ذمہ کوئی کفارہ ہو اور اس کا بعض قتل یا ظہار ہو معلوم نہ ہو اور ایک غلام کو بہ نیت قربت آزاد کرے اور ادائے کفارہ کا قصد کرے تو کافی ہو چہاں رم اگر کسی شخص کو عتق غلام کے ساتھ اپنا مشغول الذمہ ہو نامعلوم ہو اور اس کا بعض نذر یا کفارہ ظہار ہو نامشکوک ہو بعد از ان ایک غلام کو بہ نیت کفارہ آزاد کرے تو برات ذمہ میں کافی ہوگا اسلئے کہ ادا نذر میں نیت تکفیر کافی نہیں ہو سکتی ہاں اگر غلام مذکور کو نیت قربت کے ساتھ بعض مافی الذمہ (خواہ نذر ہو یا کفارہ ظہار) آزاد کرے تو جائز اور ابراد ذمہ میں کافی ہوگا اور اگر قصد عتق کے ساتھ کسی ایسی صفت کا قصد کرے جس سے مافی الذمہ کی تشخیص ہو جائے (مثلاً عتق و حب کے ساتھ شغول الذمہ ہو اگرچہ خصوص سبب کو بخانتا ہو اور باوجود اسکے قصد وجوب کرے) تو برات ذمہ میں کافی ہوگا اسلئے کہ صورت اطلاق میں قصد قطع (تہاب) کا احتمال ظہر ہو اور اس طرح اگر غلام کو بہ نیت وجوب آزاد کرے اور ادائے کفارہ یا ادائے نذر کا قصد کرے تب بھی برات ذمہ میں کافی ہوگا اسلئے کہ وجوب عتق کبھی بدون کفارہ یا نذر نہ ہوتا ہوں جب تک کہ کسی وجہ سے اس کی تشخیص نہ ہو اور اس وقت تک کافی ہوگا چہاں اگر کوئی شخص دو کفاروں کے ساتھ مشغول الذمہ ہو

الکف
وکان علیہ
کفارہ ذلک
اھی عن فضل
ادھا دافعی
دنوی الغریبه
والنفس
اجر سدا
الک
وکان علیہ
کفارہ ذلک
نذر ظہار
فرضاً قاطعاً
الزمن والوقت
متناهیین
عجل فساد شرین
والنفس
دنوی الغریبه
والصلوة
فی العین والصور
ثلاث منسابة
عليه كفارة
الغنائی وکان

اداء الطهر
اعطى علیہ
وکان علیہ
کفارہ ذلک
نذر ظہار
فرضاً قاطعاً
الزمن والوقت
متناهیین
عجل فساد شرین
والنفس
دنوی الغریبه
والصلوة
فی العین والصور
ثلاث منسابة
عليه كفارة
الغنائی وکان

بعض ثمن کے عوض میں کسی دوسرے خادم کا خرید کر یا ممکن ہو تو بعض علمائے فرمایا ہو کہ اس کا فروخت کرنا لازم ہوگا ایسے کہ اس سے ہفتا ممکن ہو اور اس طرح اس مسکن کی نسبت بھی فرمایا ہو کہ میں ثمن ہو اور اس کے بعض ثمن کے مقابل دوسرے مسکن کا خرید کر یا ممکن ہو لکن شبہ یہ ہو کہ اس کا فروخت کرنا صحیح ہوگا ایسے کہ بابت میں مسکن کے فروخت کرنے کی ممانعت عام ہو اور جبکہ کوئی حر (آباد) غلام کے آزاد کرنے سے عاجز ہو تو اس پر کفارہ طہار اور قتل خطا میں شہرین متابعین کا روزہ رکھنا واجب ہوگا اور مملوک پر کفارہ طہار اور قتل خطا میں ایک حدیث کا روزہ رکھنا واجب ہوگا اور اگر کوئی موصوم تھا تو برون عذر ماہ اول میں انتظار کرے تو اس پر اسر نور روزہ رکھنا لازم ہوگا اور اگر کسی عذر کی وجہ سے انتظار کرے تو زوال عذر کے بعد اسی دن سے روزہ رکھیں گا جس دن سے کہ اس نے انتظار کیا تھا اور اگر کوئی شخص ماہ اول کے پورے روزے اور ماہ دوم میں سے بعض روزے رکھنے کے بعد کسی روزہ کو انتظار کرے تو تمام کر لیا اگرچہ ماہ دوم کا ایک ہی روزہ رکھا ہو اور یا شخص نے کو ماہ دوم میں انتظار کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں اس میں تردد ہو یا شبہ یہ ہو کہ گنہگار ہوگا اور جس عذر کی وجہ سے کہ روزہ کفارہ میں نہ کرنا چاہے چھوڑا ہو دین سے شروع کرنا صحیح ہو وہ حیض اور نفاس اور مرض اور عا (عشی) اور جنون ہو اور یا سفر بھی نفل عذر ہی یا نہیں پس اگر صاحب کفارہ او کی طرف مضطر ہو تو دخل عذر ہوگا والا تناج صیام میں قانع ہوگا اور اگر زن حاملہ یا مضموم کفارہ کو تلف نفس کے خوف سے انتظار کرے تو تناج صیام کا انقطاع ہوگا ایسے کہ یہ بئر لہ مرض ہو اور اگر اس کو ضرر ہو لو کہ خوف سے انتظار کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے مسوط میں فرمایا ہو کہ تناج صوم منقطع ہو جائیگی اور غلات میں فرمایا ہو کہ منقطع نہوگی اور یہی قول شبہ ہو اور اگر کسی شخص پر انتظار صوم میں اگر کیا جائے تو تناج کا انقطاع ہوگا خواہ اگر وہ مذکورہ قبل اجار ہو مثلاً اس کے حلق میں بانی ٹپکا دیا جائے یا عمو مثلاً و سپر یہاں تک ضرب لگائی جائے کہ وہ کوئی قوی کھالیوے اور اسی کو شیخ علیہ الرحمہ نے غلات میں بھی اختیار فرمایا

خطا و بعض ثمن کے عوض میں کسی دوسرے خادم کا خرید کر یا ممکن ہو تو بعض علمائے فرمایا ہو کہ اس کا فروخت کرنا لازم ہوگا ایسے کہ اس سے ہفتا ممکن ہو اور اس طرح اس مسکن کی نسبت بھی فرمایا ہو کہ میں ثمن ہو اور اس کے بعض ثمن کے مقابل دوسرے مسکن کا خرید کر یا ممکن ہو لکن شبہ یہ ہو کہ اس کا فروخت کرنا صحیح ہوگا ایسے کہ بابت میں مسکن کے فروخت کرنے کی ممانعت عام ہو اور جبکہ کوئی حر (آباد) غلام کے آزاد کرنے سے عاجز ہو تو اس پر کفارہ طہار اور قتل خطا میں شہرین متابعین کا روزہ رکھنا واجب ہوگا اور مملوک پر کفارہ طہار اور قتل خطا میں ایک حدیث کا روزہ رکھنا واجب ہوگا اور اگر کوئی موصوم تھا تو برون عذر ماہ اول میں انتظار کرے تو اس پر اسر نور روزہ رکھنا لازم ہوگا اور اگر کسی عذر کی وجہ سے انتظار کرے تو زوال عذر کے بعد اسی دن سے روزہ رکھیں گا جس دن سے کہ اس نے انتظار کیا تھا اور اگر کوئی شخص ماہ اول کے پورے روزے اور ماہ دوم میں سے بعض روزے رکھنے کے بعد کسی روزہ کو انتظار کرے تو تمام کر لیا اگرچہ ماہ دوم کا ایک ہی روزہ رکھا ہو اور یا شخص نے کو ماہ دوم میں انتظار کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں اس میں تردد ہو یا شبہ یہ ہو کہ گنہگار ہوگا اور جس عذر کی وجہ سے کہ روزہ کفارہ میں نہ کرنا چاہے چھوڑا ہو دین سے شروع کرنا صحیح ہو وہ حیض اور نفاس اور مرض اور عا (عشی) اور جنون ہو اور یا سفر بھی نفل عذر ہی یا نہیں پس اگر صاحب کفارہ او کی طرف مضطر ہو تو دخل عذر ہوگا والا تناج صیام میں قانع ہوگا اور اگر زن حاملہ یا مضموم کفارہ کو تلف نفس کے خوف سے انتظار کرے تو تناج صیام کا انقطاع ہوگا ایسے کہ یہ بئر لہ مرض ہو اور اگر اس کو ضرر ہو لو کہ خوف سے انتظار کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے مسوط میں فرمایا ہو کہ تناج صوم منقطع ہو جائیگی اور غلات میں فرمایا ہو کہ منقطع نہوگی اور یہی قول شبہ ہو اور اگر کسی شخص پر انتظار صوم میں اگر کیا جائے تو تناج کا انقطاع ہوگا خواہ اگر وہ مذکورہ قبل اجار ہو مثلاً اس کے حلق میں بانی ٹپکا دیا جائے یا عمو مثلاً و سپر یہاں تک ضرب لگائی جائے کہ وہ کوئی قوی کھالیوے اور اسی کو شیخ علیہ الرحمہ نے غلات میں بھی اختیار فرمایا

ان شبہ ہو کہ منقطع ہو
علاوہ ان حالات میں
و بعض ثمن کے عوض میں کسی دوسرے خادم کا خرید کر یا ممکن ہو تو بعض علمائے فرمایا ہو کہ اس کا فروخت کرنا لازم ہوگا ایسے کہ اس سے ہفتا ممکن ہو اور اس طرح اس مسکن کی نسبت بھی فرمایا ہو کہ میں ثمن ہو اور اس کے بعض ثمن کے مقابل دوسرے مسکن کا خرید کر یا ممکن ہو لکن شبہ یہ ہو کہ اس کا فروخت کرنا صحیح ہوگا ایسے کہ بابت میں مسکن کے فروخت کرنے کی ممانعت عام ہو اور جبکہ کوئی حر (آباد) غلام کے آزاد کرنے سے عاجز ہو تو اس پر کفارہ طہار اور قتل خطا میں شہرین متابعین کا روزہ رکھنا واجب ہوگا اور مملوک پر کفارہ طہار اور قتل خطا میں ایک حدیث کا روزہ رکھنا واجب ہوگا اور اگر کوئی موصوم تھا تو برون عذر ماہ اول میں انتظار کرے تو اس پر اسر نور روزہ رکھنا لازم ہوگا اور اگر کسی عذر کی وجہ سے انتظار کرے تو زوال عذر کے بعد اسی دن سے روزہ رکھیں گا جس دن سے کہ اس نے انتظار کیا تھا اور اگر کوئی شخص ماہ اول کے پورے روزے اور ماہ دوم میں سے بعض روزے رکھنے کے بعد کسی روزہ کو انتظار کرے تو تمام کر لیا اگرچہ ماہ دوم کا ایک ہی روزہ رکھا ہو اور یا شخص نے کو ماہ دوم میں انتظار کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں اس میں تردد ہو یا شبہ یہ ہو کہ گنہگار ہوگا اور جس عذر کی وجہ سے کہ روزہ کفارہ میں نہ کرنا چاہے چھوڑا ہو دین سے شروع کرنا صحیح ہو وہ حیض اور نفاس اور مرض اور عا (عشی) اور جنون ہو اور یا سفر بھی نفل عذر ہی یا نہیں پس اگر صاحب کفارہ او کی طرف مضطر ہو تو دخل عذر ہوگا والا تناج صیام میں قانع ہوگا اور اگر زن حاملہ یا مضموم کفارہ کو تلف نفس کے خوف سے انتظار کرے تو تناج صیام کا انقطاع ہوگا ایسے کہ یہ بئر لہ مرض ہو اور اگر اس کو ضرر ہو لو کہ خوف سے انتظار کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے مسوط میں فرمایا ہو کہ تناج صوم منقطع ہو جائیگی اور غلات میں فرمایا ہو کہ منقطع نہوگی اور یہی قول شبہ ہو اور اگر کسی شخص پر انتظار صوم میں اگر کیا جائے تو تناج کا انقطاع ہوگا خواہ اگر وہ مذکورہ قبل اجار ہو مثلاً اس کے حلق میں بانی ٹپکا دیا جائے یا عمو مثلاً و سپر یہاں تک ضرب لگائی جائے کہ وہ کوئی قوی کھالیوے اور اسی کو شیخ علیہ الرحمہ نے غلات میں بھی اختیار فرمایا



ومن لا يجني هذا الفاسق من الطعام... ومن لا يجني هذا الفاسق من الطعام... ومن لا يجني هذا الفاسق من الطعام...

اور جن لوگوں کو زکوٰۃ نظرہ کا دنیا جائز نہیں ہوا تو کو طعام کفارہ کا دنیا بھی جائز ہوگا لیکن مسلمان فقیر کے طعام کا جائز نہیں ہے ہاں کافر کا فاسق کا طعام کرنا جائز نہیں ہے اور اس مقام پر چار مسئلے ذکر کر رہے ہیں پہلا مسئلہ کفارہ میں مابین حق و طعام و کسوت تغیر ہو پس جب کہ کوئی شخص کفارہ میں کے عوض کسی فقیر کو لباس کے دینے کا ارادہ کرے تو حالت قدرت میں دو کپڑوں کا اور صورت عجز میں ایک کپڑہ کا اس کے حوالہ کرنا واجب ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ در صورت اختیار بھی ایک ہی کپڑہ کا حوالہ کرنا ادا کے کفارہ میں کافی ہے اور یہ قول اشبہ ہے و دوسرے مسئلہ کفارہ میں مین مقدار طعام فی مسکین ایک مدہ یا مطلقاً مخجری (کافی) ہے اگرچہ دو مد کے دینے پر قدرت بھی حاصل ہو اور بعض فقہانے ایک مد کو حالت ضرورت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور پہلا قول اشبہ ہے تیسرے مسئلہ کفارہ ایلا (ترک دینی پر قسم کھانا) بھی کفارہ میں کے مثل ہے چوتھا مسئلہ شخص کے اپنے ملک (غلام ہو یا کتیر) پر زائد از مد شرعی ضرب لگائے تو اس کو کفارہ ضرب کے عوض مین ملک مذکور کا آزاد کرنا مستحب ہے گا چوتھا مقصد ادا احکام کے میان مین جس باب سے متعلق ہو اور وہ کسی مسئلہ میں پہلا مسئلہ جس شخص پر متابعین کا روزہ رکھنا واجب ہو اور وہ دو ماہ ہلالی کے ساتھ روزہ کو کامل کرے تو براتِ ذمہ میں کافی ہوگا اگرچہ دو دنوں میں نہ تھیں (مثلاً ہر ایک مہینہ دس دن کا ہو) اور اگر ایک مہینہ میں سے بعض ایام (مثلاً بیع الاول کے آخری دس دن) کا روزہ رکھے بعد ازاں دوسرے مہینے کے جملہ ایام (مثلاً تمام بیع الثانی) میں روزہ رکھے تو اس کو ایک ماہ کامل محسوب کر لیا اگرچہ ناقص (اونسیا) ہو پھر ماہ اول کے باقی روزوں کا ماہ سوم میں سے کامل کر لیا تا نکماہ اول و سوم کے روزے مل کر تیس روز ہو جائیں (مثلاً جمادی الاولیٰ کے مین دن کا روزہ رکھے) اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ماہ ثالث میں اس قدر روزوں کو تمام کر لیا جس قدر کہ ماہ اول میں سے فوت ہوئے ہوں (پہلے اگر بیع الاول و تیسرا ہو تو جمادی الاولیٰ میں سے اونیس روزے رکھیں) اور قولِ ذیل اشبہ ہے دوسرے مسئلہ کفارہ مرتبہ میں وقت ادا کا

و مع الخیر و مع الخیر... و مع الخیر و مع الخیر... و مع الخیر و مع الخیر...

و مع الخیر و مع الخیر... و مع الخیر و مع الخیر... و مع الخیر و مع الخیر...

بلا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا

غلام کے آزاد کرنے یا روزہ رکھنے کے ساتھ ادا کرے یا اطعام کرنے کے ساتھ نوان مسئلہ کی شریف
کوئی کفارہ حقیرہ لازم ہو تو اسکو خصال ثلث (عتق و صیام و طعام) میں سے ایک میں کے ساتھ کفارہ کا
ادا کرنا لازم ہوگا اور دو میں سے کے دو نصفوں کا ادا کرنا (مثلاً ایک بیکہ روزہ رکھنا اور دوسری بیکہ کھانا)
جائز ہوگا و سوان مسئلہ کفارہ میں اسکی قیمت کا دفع کرنا کافی نہیں ہوا سبب کہ اشتغال تہ
کفارہ کے ساتھ ہوتا ہے اسکی قیمت کے ساتھ کیا رہو ان مسئلہ شیخ الطائفہ علیہ الرحمہ نے
فرمایا ہے کہ شخص سیکو شہر حرم (جسے ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم) میں قتل کرے تو اسکو شہر حرم سے
شہرین متابعین کا روزہ رکھنا لازم ہوگا اگرچہ اون دونوں کے اتنا زمین روزعید اور ایام تشریق
(یا زہم و دو از دہم و سینر دہم) بھی واقع ہوں جیسا کہ روایت زرارہ میں وارد ہوا ہے لیکن مشہور
یہ ہے کہ روزعید اور ایام تشریق کے روزوں کی مانعت عام ہو بارہو ان مسئلہ جس شخص پر کہ
شہرین متابعین کے روزے لازم ہوں اور وہ انکے رکھنے سے عاجز ہو تو اسکو اٹھارہ دن کا
روزہ رکھنا کافی ہوگا پس اگر سہر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو ہر روزہ کے عوض ایک در طعام کے ساتھ
تصدق کرے گا اور اگر اسہر بھی قادر نہ ہو تو استغفار کرے گا اور اسہر کچھ واجب ہوگا
کتاب الایلاء اور اس کتاب میں چار ام قابل ذکر ہیں امر اول صیغہ کے بیان میں پس ایلاء
(زوج دائم کا اپنی زوجہ و غول بہتے و طے کے ترک کرنے پر عطف کرنا) بدوں اساء باری تعالیٰ
(جو اس کے ساتھ نفق ہوں) منع نہیں ہو سکتی اور سہر ح او سکے منع ہونے میں حجت تسمیہ کے ساتھ
تلفظ کرنا بھی شرط ہو پس اگر کوئی شخص لا تحن و طئک (البتہ میں تیری ملی کو ترک کر دے گا) پر اقرار کرے گا
تو واقع ہوگی اگرچہ لام میں قسم کا اشارہ ہو سبب کہ اصل عدم وقوع ہو اور اس کے منع ہونے میں خصوص
دیان عربی کا اعتبار نہیں بلکہ ہر زبان میں واقع ہو سکتی ہے بشرطیکہ اسکا قصد بھی نفق ہو پس اگر ان یا
ساہی وغیرہ کی ایلاء صحیح ہوگی اور جو عبارت کہ ایلاء میں صحیح ہو وہ لفظ لا دخلت و فرجی فی فرجک ہے

و لا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا

و لا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا
او بلا طعام ولا شفا
او بلا شفا ولا غناء
او بلا غناء ولا صياحا

والله لا اجماع حتى امضى الى بلاد الترك واعدوا الله لا اجماع ما بقیت وغیره کے او کی
تسمیہ کہیں ہے اور نہ کہ ہمارے فکر میں کہ بلاد ترکی میں ہرگز نہیں آؤں مگر ہمارے ہاں تو نہ جگہ کوئی ہے نہ ہون
صحت میں شرط ہو اور اگر کوئی شخص تحریم بکلف کو چار مہینے یا کم کے ساتھ مقرر کرے تو ایسا واقعہ ہوگی
اور سطح اگر اسکو ایسے نفل پر معلق کرے جو چار مہینے سے قبل یقیناً یا غالباً منقضی ہو جائے یا اسکے
منقضی ہونے اور نمونے کا مساوی احتمال ہو تب بھی ایسا منقذ ہوگی اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے
والله لا وطیبات حتی ادخل هذه الدار (قسم بخدا کہ میں تجھے وطی نہ کروں گا تاں کہ اس مکان میں داخل ہوں)
کے تو ایسا واقعہ ہوگی ایسے کہ اسکو مکان مذکور میں داخل ہونے کے بعد بدو ن کفارہ وطی کرنا ممکن ہو
اور یہ منافق ایسا ہو (کیونکہ ایلا میں چار مہینے کے بعد بدو ن کفارہ وطی حرام ہوتی ہو علاوہ برین
اصورت میں نیز ان چار ماہ تک کسی چلنے کے بھی صادق نہیں تاں ایسے کہ داخل مکان اسکا مضیاری ہی دو مسہر
مذت تر تیرن حرمہ و کینہ و دون میں چار ماہ میں خراج شوہر ہر مہو یا مملوک و ردت مذکورہ حق شوہر ہو اور زوجہ
اوس مدت مذکور میں طاق مطالبہ صحیح نہیں ہو (لکن اگر اوسکا شوہر مثلاً مدت میں اس سے وطی کر نیکا ارادہ کر گیا
تو او سپر کفارہ دینا لازم ہوگا) پس جبکہ چار مہینے منقضی ہو جائینگے تو زوجہ پر فضاے مدت کے ساتھ
طلاق واقع ہوگی اور اگر انفضائے مدت کے بعد شوہر طلاق نہرے تو حاکم شرع کو اسکی زوجہ کا
طلاق دینا صحیح ہوگا اور جبکہ زن علی مناسحا کم شرع کے پاس مٹا فہ کرے تو شوہر کو طلاق دینے اور عود
کر نہیں اختیار ہوگا پس اگر شوہر اسکو طلاق دے تو اسکے حق سے خارج ہو جائیگا اور یہ طلاق
علی الاثر (شہور کی بنا پر) صحیح ہوگی اور سطح اگر عود کرے (یعنی زوجہ سے وطی کرے) تب بھی اسکے
حق سے خارج ہو جائیگا اور اگر بعد مرافعہ ان دونوں امرون (طلاق دینا اور عود کرنا) سے انکار کرے
تو حاکم شرع کو اسوقت تک اسکا محبوب کرنا اور او سپر تنگی کرنا جائز ہوگا جب تک کہ وطی اور طلاق میں سے
ایک کو اختیار نہ کر گیا اور حاکم کو اسکا احلا میں نہ پڑھو مہم مجبور کرنا صحیح ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے

نفل من بلاد
لیکن بلاد
بلکہ بلاد
الکافور والوطی
بالنفل وهو
شأن الدار
الثانی
مذکورہ کہ طلاق
انہم ہوا وکان
الزوج حلالاً
مکملاً والی
حق اللزج
لزوجہ طالع
نہ بالافضہ فانما
انقضت نفل
بانقضائہ العلق
وکیون بلحاظ
ملاوہ کحواف
فہو مختار بین
الطلاق والبقاء
فان طلق فقل
خیر من خفی
وقیم الطلاق
رجعتہ علیہ
فان اقامتہ
من الامتناع
ولا یجوز لہا
علی اصلہا
میتا

وقیم الطلاق رجعتہ علیہ فان اقامتہ من الامتناع ولا یجوز لہا علی اصلہا میتا

والله لا وطئت منك (قسم بخدا کہ میں نے تو سے طے نہ کرونگا) تو وہ شخص فی الحال مہملی (ایلا کرنے والا) ہوگا اور اوسکو اون چاروں میں سے تین عورتوں کی طے جائز ہوگی اور زن چہارم کی طے مخصوص تحریم ہوگی اور ایلا ثابت ہوگی اور اوسکو مہر دفعہ کرنا جائز ہوگا اور بعد مہر دفعہ اوسکے لیے مدت کی تعیین کی جائیگی اور انقضائے مدت کے بعد شوہر کو مجلس خصوصیت میں قائم کرے گی اور اگر اون میں کوئی عورت قبل طے طے جائے تو حکم میں (ملف) برطرف ہو جائیگا ایسے کہ اوسکی مخالفت و نفی تک متحقق نہوگی جب تک کہ کل ازواج سے طے واقع نہواو حتیٰ تبت میں طے معتبر کا حصول متعذر ہو ایسے کہ طے تبت کا کوئی حکم نہیں ہوا اگر زمرائے مذکورہ میں سے ایک یا دو یا تین عورتوں کو طلاق دے تو تعذر و طے حکم جاری ہوگا ایسے کہ حکم میں اس مقام پر باقی عورتوں میں باقی ہو کیونکہ طے مطلقات (جن عورتوں کو طلاق ہوئی ہو) ممکن ہو اگرچہ بالشیہ ہو اور اگر کوئی شخص اپنی ازواج اربعہ سے کہے واللہ لا وطئت منك (قسم بخدا کہ میں تم میں سے ایک کے ساتھ طے نہ کرونگا) تو کل ازواج ایلا متعلق ہوگی اور اون سب کے لیے عجلہ مدت ترتیب مقرر کی جائیگی ہاں اگر اون میں سے ایک وجہ ساتھ طے کرے گی تو حانت (قسم کی مخالفت کرے) ہوگا اور باقی ازواج سے حکم میں برطرف ہو جائیگا اور اگر اون میں سے ایک یا دو یا تین عورتوں کو طلاق دے گا تو باقی عورتوں میں حکم ایلا باقی رہے گا اور اگر اس صورت میں شخص کوئی بیان کرے کہ میں نے نہیں دیکھا تو اس کا ارادہ کیا تھا تو اس کا قول مقبول ہوگا ایسے کہ وہ اپنی تبت بہرہ جاتا ہوا اور اگر کوئی شخص اپنی ازواج اربعہ سے کہے واللہ لا وطئت کل واحد منک (قسم بخدا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ طے نہ کرونگا) تو ہر ایک وجہ ایلا متعلق ہوگی جس طرح کہ کہیں وجہ علی علیہ ایلا متعلق ہوئی ہو اور وہ میں سے کسی کو طلاق دے گا تو اس کے حق سے بری ہو جائیگا اور باقی عورتوں کے حق میں حکم میں برطرف نہوگا اور اس طرح اگر اون میں سے کسی ایک کے ساتھ طے کرے گا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا اور باقی عورتوں کے حق میں حکم ایلا باقی رہے گا یہاں مسئلہ جبکہ کوئی شخص مطلقہ رجعیہ سے ایلا کرے تو صحیح ہوگا

والله لا وطئت منك (قسم بخدا کہ میں تو سے طے نہ کرونگا) تو وہ شخص فی الحال مہملی (ایلا کرنے والا) ہوگا اور اوسکو اون چاروں میں سے تین عورتوں کی طے جائز ہوگی اور زن چہارم کی طے مخصوص تحریم ہوگی اور ایلا ثابت ہوگی اور اوسکو مہر دفعہ کرنا جائز ہوگا اور بعد مہر دفعہ اوسکے لیے مدت کی تعیین کی جائیگی اور انقضائے مدت کے بعد شوہر کو مجلس خصوصیت میں قائم کرے گی اور اگر اون میں کوئی عورت قبل طے طے جائے تو حکم میں (ملف) برطرف ہو جائیگا ایسے کہ اوسکی مخالفت و نفی تک متحقق نہوگی جب تک کہ کل ازواج سے طے واقع نہواو حتیٰ تبت میں طے معتبر کا حصول متعذر ہو ایسے کہ طے تبت کا کوئی حکم نہیں ہوا اگر زمرائے مذکورہ میں سے ایک یا دو یا تین عورتوں کو طلاق دے تو تعذر و طے حکم جاری ہوگا ایسے کہ حکم میں اس مقام پر باقی عورتوں میں باقی ہو کیونکہ طے مطلقات (جن عورتوں کو طلاق ہوئی ہو) ممکن ہو اگرچہ بالشیہ ہو اور اگر کوئی شخص اپنی ازواج اربعہ سے کہے واللہ لا وطئت منك (قسم بخدا کہ میں تم میں سے ایک کے ساتھ طے نہ کرونگا) تو کل ازواج ایلا متعلق ہوگی اور اون سب کے لیے عجلہ مدت ترتیب مقرر کی جائیگی ہاں اگر اون میں سے ایک وجہ ساتھ طے کرے گی تو حانت (قسم کی مخالفت کرے) ہوگا اور باقی ازواج سے حکم میں برطرف ہو جائیگا اور اگر اون میں سے ایک یا دو یا تین عورتوں کو طلاق دے گا تو باقی عورتوں میں حکم ایلا باقی رہے گا اور اگر اس صورت میں شخص کوئی بیان کرے کہ میں نے نہیں دیکھا تو اس کا ارادہ کیا تھا تو اس کا قول مقبول ہوگا ایسے کہ وہ اپنی تبت بہرہ جاتا ہوا اور اگر کوئی شخص اپنی ازواج اربعہ سے کہے واللہ لا وطئت کل واحد منک (قسم بخدا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ طے نہ کرونگا) تو ہر ایک وجہ ایلا متعلق ہوگی جس طرح کہ کہیں وجہ علی علیہ ایلا متعلق ہوئی ہو اور وہ میں سے کسی کو طلاق دے گا تو اس کے حق سے بری ہو جائیگا اور باقی عورتوں کے حق میں حکم میں برطرف نہوگا اور اس طرح اگر اون میں سے کسی ایک کے ساتھ طے کرے گا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا اور باقی عورتوں کے حق میں حکم ایلا باقی رہے گا یہاں مسئلہ جبکہ کوئی شخص مطلقہ رجعیہ سے ایلا کرے تو صحیح ہوگا

اذا لا یجوز

٨٢
وليس كذلك في
الباقي بل ثبتت
بالقرآن المحل
المرجوة في ما
بالسجدة ثبتت
اللعان
المشاهدة
المحل وثبت
في غيره
ثبت المحل
على كراهة
فان افاقت
اس

صحیح نہیں ہو پس صورتِ قذف میں اوپر حد ثابت ہوگی اگرچہ اوپر سکوزمان زوجیت کی طرف منسوب کرے
اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کا سمجھنے کے ساتھ قذف کرے تو لعان ثابت نہوگی اگرچہ مشاہدہ کا مدعی ہو اور
اوپر حد ثابت ہوگی اور اگر کوئی شخص اپنی زوجہ مجنونہ کا قذف کرے گا تو حد ثابت نہوگی اگرچہ قنفذ کا وہ
قائم کنی جائیگی جب تک کہ زن مذکورہ حالتِ صحت میں اسکا مطالبہ نہ کرے پس اگر بعد افاقہ مطالبہ کرے
تو شوہر کو سقاطہ حد کے لیے لعان کرنا صحیح ہوگا اور جب تک کہ زن مجنونہ زندہ ہو اسوقت تک اسکی کوئی
قافز پرحد کے جاری کرنا یا مطالبہ صحیح ہوگا اور اس طرح اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کینز کا قذف کرے تو
آفت کینز کو اس کے شوہر سے اسوقت تک تعزیر کا مطالبہ صحیح ہوگا جب تک کہ وہ زن ہو پس اگر کینز مذکورہ
مر جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس کے آقا کو تعزیر کا مطالبہ صحیح ہوگا اور یہ قول خوب ہو و مستحب
انکار و ولد ہو اور انکار و ولد سے لعان اسوقت ثابت ہوتی ہے جبکہ وہ وقت و ملی سے چھ مہینے یا زائد
کے بعد پیدا ہوا ہو تا وقتیکہ انفصالِ حل سے تجاوز نہ کرے اور اسکی ان موطوءہ بقعدہ قائم ہو اور اگر کوئی
مولود و ملی شوہر سے چھ مہینے گزرنے کے قبل پیدا ہو تو اس سے متعلق ہوگا اور بغیر لعان متعلق ہو جائیگا لکن اگر
زن و شوہر و محل کے بعد مرتب حل میں اختلاف کریں (شوہر کہے کہ یہ مولود وقتِ دخول سے چھ مہینے
گزرنے کے قبل ناقضِ حل کے بعد پیدا ہوا ہو اور عورت مدعی ہو کہ وہ چھ مہینے کے بعد اور ناقضِ حل کے
قبل پیدا ہوا ہو) تو لعان کر نیچے اور مولود کا الحاق اسوقت صحیح ہوگا جبکہ و ملی ممکن ہو اور شوہر سے
قادر ہو پس اگر کوئی ایسا طفل اپنی زوجہ سے دخول کرے جسکا سن نو سال سے کم ہو تو مولود اس سے
ملحق ہوگا (اگرچہ وقتِ و ملی سے چھ مہینے کے بعد اور ناقضِ حل کے قبل ولادت ہو) اور اگر طفل مذکور دکالہ
تو مولود اس سے ملحق ہوگا اس لیے کہ اس کے جن تحقق بلوغ ممکن ہو اگرچہ ایسا اتفاق شاذ و نادر ہوتا ہو
اور اگر طفل سالہ مولود کا انکار کرے تو اسکا لعان کرنا صحیح ہوگا اس لیے کہ جب تک اسکا بلوغ ثابت نہو
اسوقت تک اسکی لعان کے واسطے کوئی حکم نہیں ہو (اور اس سے مولود کا احتمال بلوغ کی بنا پر ملحق کرنا

فان كان
اللعان وليس
لوليها المطالبة
بالحد ما دامت
عقبة وكذا ليس
للعان المطالبة
زوج امة تابع
فقد نفى فان كانت
قال لا ينكر المطالبة
وهي حرة
المسلماني
انكار الولد لا ينفي
اللعان، انكار الولد
في نقص العدة
انهم فضا عدا
من حين دهمها
ما لم يجازوها
افضل مدة الحمل
وتكون موطوءة
بالحد لا اثم
ولو ولدته ناعما
كمثل تيسن انهم
لويحي به وانكر
فقد زاد انكر

[illegible][illegible]

[illegible]

تلفظ کیوقت قائم رہنا یعنی جیوقت کہ الفاظ بچکانہ کے ساتھ تلفظ کو اس وقت قائم ہے اور عورت کا بھی یہ حکم ہے (یعنی عورت کا بھی اپنے تلفظ کیوقت قائم رہنا لازم ہے) اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ دونوں کا حکم شرع کے سامنے ہر ایک کے تلفظ کی حالت میں قائم رہنا لازم ہو سو ہم مرد کا ترتیب مذکور کے موافق ابتدا بتلفظ کرنا بعد از ان عورت کا تلفظ کرنا پس اگر لعان کے واقع کر غیبت عورت ابتدا کرے تو صحیح نہوگی ایسے کہ عورت کا ابتدا کرنا ظاہر منصوص کے خلاف ہے چھارم مرد کا زن طاعنہ کو سطح معین کرنا کہ جمال غلات باقی نہ ہے جیسے اس کے نام کا مع ولایت ذکر کرنا یا اس کے اوصاف کا بیان کرنا چہ او سکوا باقی ازواج سے ممتاز کر دین چھم زن مرد کا الفاظ بچکانہ کو زبان عزی میں اُتار کرنا بشرطیکہ او سپر قدرت رکھتے ہوں اور در صورت تعذر دوسری زبان میں ادا کرنا بھی جائز ہو اور جبکہ حکم شرع کو اس نفی کی معرفت حاصل نہ ہو سبب کہ زن و مرد یا احد ہاتھ تلفظ کیا ہو تو ایسے دو تہمیں کے حاضر ہونے کی بھی احتیاج ہوگی جو تصدق بعدالت ہوں اور لغت مذکورہ سے بخوبی عارف ہوں ایک تہم کا حاضر ہونا کافی نہوگا **ششم** مرد کا ابتدا بشہادت کرنا بعد از ان صیغہ لعن کا تلفظ کرنا اور سطح عورت کا ابتدا بشہادت کرنا اور اس کے بعد صیغہ غضب کا تلفظ کرنا اور اگر زن و مرد میں سے کوئی شخص شہد باللہ کے عوض حلف یا قسم وغیرہ جو الفاظ معنی قسم پر دلالت کرتے ہوں کا تلفظ کر لیا تو کافی نہوگا اور چار امر متب ہیں **اول** حاکم شرع کا پشت بقبلہ ہو کر بیٹنا و دوم مرد کا بین حکم کی طرف اور عورت کا بین مرد کی طرف کھڑا ہونا سوم ایمان و مسلمانی میں سے ایک جماعت کا لعان کے لیے حاضر ہونا چھارم حاکم کا ادائے شہادت کے بعد اور ذکر لعن کے قبل مرد کو وعظ کرنا اور او کو عذاب آخرت سے ڈرانا اور سطح ذکر غضب کے قبل عورت کو وعظ کرنا اور او کو ڈرانا اور بھی لعان کی قبل کے ساتھ (جیسے حق سبحانہ و تعالیٰ کے اوں اسمائے مبارکہ کا ذکر کرنا جن میں انتقام و عجلت مہیبت وغیرہ کی طرف اشارہ ہو) غلطی کی جاتی ہو اور سطح کسی مکان بزرگ (جیسے اس کا مابین کنی مقام یا قبو وغیرہ)

[illegible]

فی الحکمہ و فی الشکر و فی العلمہ و فی دینہ و فی حلالہ و فی حرامہ و فی ما یحبہ و فی ما یکرہ
 و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ
 و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ

منتقل ہو گا پس اگر وارث مذکور مسلم ہو گا تو ملوک مذکور پر اوسکی ملک مستقر ہو جائیگی اور اگر کافر ہو گا تو وہ
 ملوک کسی مسلم کے ہاتھ قمار فروخت کیا جائیگا اور تدبیر اخرین کو بگاڑا اوسکا ایسا اشارہ کرنے سے صحیح ہوگی جو
 اقبال تدبیر پر دلالت کرتا ہو اسلئے کہ اوسکا اشارہ جملہ تصرفات میں لفظ کے قائم مقام ہو اور سطح او سکوں
 تدبیر کا اشارہ سے نسخ کرنا بھی صحیح ہو گا اور اگر کوئی شخص حالت صحت میں اپنے ملوک کی تدبیر کرے بعد ان
 اخرین ہو جائے اور تدبیر کو بانثارہ منہمہ (جو رجوع فی التدبیر پر دلالت کرتا ہو) نسخ کرے تو صحیح ہو گا
 تیسرے مقصد احکام تدبیر کے بیان میں اور وہ کسی مسئلے میں پہلا مسئلہ تدبیر ملوک صحت رجوع اور
 خروج از ملک وغیرہ میں ہنزلہ وصیت ہو (اور وصیت محضہ نہیں ہے) پس تدبیر کا وصیت کی طرح
 نسخ کرنا جائز ہو خواہ قولاً نسخ کرے مثلاً اے رجعت فی حد اللہ ہیر (میں تم میرے رجوع کیا)
 یا فعلاً جیسے ملوک تدبیر کا کسی کے لیے ہبہ یا وقف کر دینا یا اوسکو آزاد کر دینا یا اوسکے ساتھ وصیت کرنا
 خواہ تدبیر مطلق ہو (وفات میں کوئی شرط نہ ہو) یا مقید ہو (وفات میں سفر یا مرض وغیرہ کی شرط کی ہو)
 اور سطح اگر کوئی شخص اپنے ملوک تدبیر کو فروخت کرے تو اوسکی تدبیر باطل ہو جائیگی اگرچہ نسخ تدبیر
 کا قصد نہ کیا ہو) اسلئے کہ فروخت کرنے سے اوسکی ملک زائل ہو جاتی ہے جو بقائے تدبیر کے منافی ہو
 اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر تدبیر میں رجوع کرنے کے بعد اوسکو فروخت کر لیا تو اوسکے قبہ کی بیع
 صحیح ہوگی اور سطح اگر اوسکے فروخت کرنے سے رجوع فی التدبیر کا قصد کر لیا تب بھی بیع رقبہ صحیح ہوگی
 اور اگر قصد نہ کر لیا تو عقد بیع فقط اوسکی خدمت میں نافذ ہو گا اور اوسکے قبہ میں نافذ نہ ہو گا اور
 وفات آقا کے بعد آزاد ہو جائیگا اور اگر کوئی شخص اپنے ملوک کی تدبیر کا سطح انکار کرے کہ اوس
 تدبیر کفسخ کرنا مقصود نہ تو یہ انکار دخل رجوع نہ ہوگا (اسلئے کہ انشاء رجوع اور انکار اصل میں فرقی نہیں
 موجود ہے علاوہ برین سیاق وغیرہ کا بھی احتمال ہے) اور اگر کوئی ملوک اپنے تدبیر ہونیکا تمہی ہو اور اوسکا
 آقا انکار کے بعد حلف کرے تو اوسکی تدبیر نفس الامین باطل نہ ہوگی (پس اگر ایسی حالت میں اوسکا آقا وفات پا
 جائے تو اوسکا ملوک مذکور حقیقت اپنے دعوے میں راست ہوگا

فی الحکمہ و فی الشکر و فی العلمہ و فی دینہ و فی حلالہ و فی حرامہ و فی ما یحبہ و فی ما یکرہ
 و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ
 و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ

و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ
 و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ و فی ما یجوز و فی ما یمنع و فی ما یستحب و فی ما یکرہ

کھنڈہ فی السطح شام ویکہ ان نجاوز
 ویکہ ان نجاوز ویکہ ان نجاوز
 ویکہ ان نجاوز ویکہ ان نجاوز
 ویکہ ان نجاوز ویکہ ان نجاوز

اس طرح بیان کرنا ضرور ہوگا کہ یہ علم میں بیان کیا جاتا ہے اور عوض کتابت کے لیے جانب کثرت میں
 کوئی حد معین نہیں ہر سچ مقدار چاہے اور سکوعوض قرار دے لکن اس قدر عوض کا مقرر کرنا مکروہ ہو جو
 قیمت ملک سے تجاوز ہو اور عقد کتابت کا منفعت (جیسے خدمت کرنا یا کسی مکان کا بنانا) پر
 واقع کرنا بھی جائز ہو لکن اس کے اوصاف کا اس طرح بیان کرنا ضرور ہوگا کہ جہاں تک منفعہ ہو اور جبکہ
 کوئی شخص ایک ہی عقد میں کتابت بیع و اجارہ وغیرہ کو جمع کرے تو ہر ایک عقد صحیح ہوگا اور
 عوض مبذول کا جو حصہ ثمن ملک قرار پائیگا اسی کے مقابل عقد کتابت واقع ہوگا اور اس طرح
 دو شرکون کا ایک ہی ملک سے عقد واحد میں کتابت کرنا بھی جائز ہو خواہ ادن و دونوں کے حصے
 متفق ہوں یا مختلف خواہ دونوں عوض مساوی ہوں یا متفاوت اور ملک مذکور کو عوض کتابت کا احد الشریکین
 (دونوں شرکون میں سے ایک) کے حوالہ کرنا صحیح نہ ہوگا اور اگر کچھ عوض دے گا تو دونوں شرکون
 مال ہوگا اور اگر ادن و دونوں میں سے ایک شریک دوسرے کو اجازت دے تو جائز ہوگا اور اگر
 ایک شخص اپنے تین غلاموں سے ایک ہی عقد میں کتابت کرے تو صحیح ہوگی اور ہر ایک غلام جو حصہ
 کے ساتھ مکاتب ہوگا جو عوض سنی (معین) میں سے اس کی قیمت قرار پائیگی (پس اگر اونٹ یا ایک غلام
 تلو اور دوسرے کی دو سو اونٹیں کی تین سو روپیہ قیمت ہو تو غلام اول پر عوض سنی کا سیدس
 اور دوم پر اس کا تالیست اور سوم پر اس کا نصف لازم ہوگا) اور ہر ایک غلام کی دس
 قیمت کا اعتبار کیا جائیگا جو وقت عقد شخص ہوگی اس لیے کہ تسلط آفا کے زوال کا یہی وقت ہو اور
 اونٹین سے جو غلام اپنے حصہ کو ادا کر لیا وہی آزاد ہوگا اور اس کا عتق دوسرے غلام کے حصہ کی
 ادائی پر موقوف نہ ہوگا اور جو غلام اپنے حصہ کے ادا کرنے سے عاجز ہوگا وہی قید قیمت میں باقی رہیگا
 اور دوسرا باقی نہ رہیگا اور اگر ادن و غیرہ ہر ایک غلام دوسرے کی کفالت یا اس کے حصہ کی ضمانت
 کو شرط کرے تو شرط اور کتابت دونوں صحیح ہوں گی اور اگر کوئی ملک عوض کتابت کو اجل معین کے قبل

من مقصود
 المعاوضات
 فی عقد واحد
 ہو سکتا ہے
 مکانہ من المکات
 وکذا یجوز
 ان یکا کتابت
 عبد اصفیة
 سوا ان تقف
 حضرة الامام
 وکذا یختلف
 بدین الی الحد
 الشرکین
 دون صلاحہ
 کان لہما ولذان
 احدہما حصہ
 جائز وکتاب
 ثلاثین عقد

ووضان علیہما
 وکذا یختلف
 بدین الی الحد
 الشرکین
 دون صلاحہ
 کان لہما ولذان
 احدہما حصہ
 جائز وکتاب
 ثلاثین عقد

استثنى آية بغير

وان اخن نه ده
اخن مون

وکیلان

کون مکنتیں

اذا قبله فان

ادنى مال

دعوتِ تالارِ
مہربان

متاع ہو تو متاع پر قبضہ کرنا اور اسکو بعض نقد دفع کرنا صحیح ہوگا اور اسکا عکس نقد پر قبضہ کرنا اور اسکو بعض متاع دفع کرنا صحیح ہوگا قیاس سرسلسلہ جبکہ کوئی کتاب بدولت اجازت آقا اپنے باپ کو خرید کرے تو صحیح ہوگا اور اگر اجازت دے تو صحیح ہوگا اور اس طرح اگر پدر مکانب کا آقا مکانب کے لیے اس کے باپ کی وصیت کرے اور وصیت مذکورہ کے قبول کر نین مکانب کا کوئی ضرر نہ ہو (مثلاً اسکا باپ اپنے مصارف کیلئے خود الکتاب کرنا ہو اور مکانب کی طرف متاع نہ رکھتا ہو) تو وصیت صحیح ہوگی پس اگر وصیت مذکورہ کو مکانب قبول کرے اور مال کتابت کو ادا کرے تو مکانب آزاد ہو جائیگا اور اس کے ساتھ اسکا باپ بھی آزاد ہو جائیگا اور اگر مکانب مذکور عاجز ہو اور اسکا آقا کتابت کو فسخ کرے تو آقا کو اون دونوں کا استحقاق صحیح ہوگا بطرح کہ اسکو مکانب کے باقی مالیک کا استحقاق صحیح ہو اور پدر مکانب کے استحقاق کی صحت میں تردد ہو اسلئے کہ وہین ثابہ حریت حاصل ہو چکا ہو کیونکہ وہ ملک سپرین داخل ہو چکا ہو چھوٹا مسئلہ جبکہ مکانب کا غلام کسی شخص پر خنایت کرے تو مکانب کو اسکا بعض رش چھوڑنا صحیح ہوگا ہاں اگر مکانب اسے چھوڑنے میں کوئی نفع ہو (مثلاً اسکی قیمت سے ارش کی مقدار کم ہو) تو صحیح ہوگا اور اگر کوئی مکانب کسی وجہ سے اپنے باپ کا مالک ہو بی ازان اسکا باپ کسی شخص پر خنایت کرے تو مکانب کو بعض ارش اسکا چھوڑنا مطلقاً جائز ہوگا اگرچہ اسکی قیمت سے ارش کی مقدار کم بھی ہو اسیلئے کہ اس صورت میں کتابت اپنے اس مال کا نقصان کرنا جو جس میں کہ اسکو تصرف کرنا صحیح ہو اور اس مال (پدر مکانب) کو باقی رکھتا جو جس سے کہ وہ منتفع نہیں ہو سکتا اسیلئے کہ مکانب کو اپنے باپ میں کوئی تصرف مالکانہ جائز نہیں ہے اور میں تردد ہو اسلئے کہ اس کے باقی رکھنے میں حصول غبطہ کی بھی صورتیں فرض ہو سکتی ہیں مثلاً اسکا کاتب ہو یا اسکو مکانب نے اجازت آقا خرید کیا ہو اور در صورت عجز اسکی قیمت سے مال کتابت کو ادا کر چکا ہو دوسرے مقصد اور ان احکام کے بیان میں جو مکانب کے خنایت کرنے یا اس پر خنایت ہونے سے متعلق ہیں اور یہ دسہین و تیسرے قسم اول اور مسائل کے بیان میں جو مکانب شروط سے متعلق ہیں اور وہ سات ہیں

عن ابن خزيمة

عبد بن عبد الله

اسم المؤلف

الزجاج

الحمد لله الذي
الملك ابن الحسين

فمن رضى الله عنه

وَالْقَطْعُ

المجلد الثامن

فصل في بيان

وہو
الوہو
شعلہ

مال التصرف
والتصرف

فلا يتغير
انه لا يتغير

فی ابیہ و سک

کتابت کا لدا بانی ہوگی مسئلہ اگر مکاتیب کا غلام کسی پر از راہ خطا جنابت کرے اور ارش کی مقدار
 غلام مذکور کی قیمت سے کم ہو تو مکاتیب کو اس کا بعض ارش ہا کرنا جائز ہوگا اور اگر زائد ہو تو مکاتیب
 اس کا بعض ارش ہا کرنا جائز ہوگا جس طرح کہ اس کو کسی مال کا ضمن ثل سے زائد کے ساتھ خرید کرنا جائز نہیں ہے
 جو چوتھا مسئلہ جبکہ مکاتیب مشروط ایک جماعت پر از راہ عمد جنابت کرے تو اس جماعت کو قصاص
 لینے کا اختیار حاصل ہوگا اور اگر از راہ خطا جنابت کرے تو اس کی ارش جنابت اس کے رقبہ سے
 متعلق ہوگی پس اگر مکاتیب مذکور کے پاس اس قدر مال موجود ہو جو ارش جنابت کو کافی ہو تو اس کو
 اپنے رقبہ کا ہا کرنا جائز ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی مال نہ ہو تو جماعت مذکورہ اس کی قیمت میں حصہ سید
 شریک ہوگی یا پھر ان مسئلہ جبکہ مکاتیب کا باپ موجود ہو اور اس کا رفیق ہو بعد از ان وہ
 (پدر مکاتیب) مکاتیب کے کسی غلام کو قتل کر ڈالے تو مکاتیب کو قصاص لینا صحیح ہوگا جس طرح کہ اس سے
 قتل و دین قصاص لینا صحیح نہیں ہو اور اگر مکاتیب کے پاس کوئی غلام ہوں اور ان میں سے ہر ایک غلام
 دو سکر پر ایسی جنابت کرے جو موجب قصاص ہو تو مکاتیب کو سبھا ماؤۃ التوب (ماؤۃ فساد و ظلم
 زائل کرنے کی غرض سے) قصاص لینا جائز ہوگا چھٹا مسئلہ جبکہ مکاتیب مشروط کو کوئی شخص قتل کر ڈالے
 تو اس پر وہی مکوج جاری ہوگا جو اس کے باپل محمود وفات پائے کی صورت میں جاری تھا یعنی کتابت بل چوکی
 اور اس کا مال اور اولاد ملک آقا کی طرف منتقل ہوگی اور اگر مکاتیب نے کوئی کسی طرف (عضو) پر از راہ
 جنابت کجائے اور جنابت کنندہ اس کا آقا ہو تو قصاص نہ ہوگا اور آقا پر ارش جنابت لازم ہوگی
 اور اس طرح اگر جنابت کنندہ کوئی عینی حر (آزاد) ہو تب بھی قصاص نہ ہوگا اور اگر جنابت کنندہ کوئی
 مملوک ہو تو قصاص ثابت ہوگا اور جس مقام پر کہ ارش ثابت ہوگی اس کا استحقاق مکاتیب کے حاصل ہوگا
 اس لیے کہ ارش مذکور اس کے سب کا حکم کہتی ہو ساقا تو ان مسئلہ جبکہ آقا کا غلام اس کے مکاتیب مشروط
 از راہ عمد جنابت کرے اور مکاتیب مذکور غلام بانی (جنابت کنندہ) سے قصاص لینے کا ارادہ کرے تو آقا

کتابت کا لدا بانی ہوگی مسئلہ اگر مکاتیب کا غلام کسی پر از راہ خطا جنابت کرے اور ارش کی مقدار
 غلام مذکور کی قیمت سے کم ہو تو مکاتیب کو اس کا بعض ارش ہا کرنا جائز ہوگا اور اگر زائد ہو تو مکاتیب
 اس کا بعض ارش ہا کرنا جائز ہوگا جس طرح کہ اس کو کسی مال کا ضمن ثل سے زائد کے ساتھ خرید کرنا جائز نہیں ہے
 جو چوتھا مسئلہ جبکہ مکاتیب مشروط ایک جماعت پر از راہ عمد جنابت کرے تو اس جماعت کو قصاص
 لینے کا اختیار حاصل ہوگا اور اگر از راہ خطا جنابت کرے تو اس کی ارش جنابت اس کے رقبہ سے
 متعلق ہوگی پس اگر مکاتیب مذکور کے پاس اس قدر مال موجود ہو جو ارش جنابت کو کافی ہو تو اس کو
 اپنے رقبہ کا ہا کرنا جائز ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی مال نہ ہو تو جماعت مذکورہ اس کی قیمت میں حصہ سید
 شریک ہوگی یا پھر ان مسئلہ جبکہ مکاتیب کا باپ موجود ہو اور اس کا رفیق ہو بعد از ان وہ
 (پدر مکاتیب) مکاتیب کے کسی غلام کو قتل کر ڈالے تو مکاتیب کو قصاص لینا صحیح ہوگا جس طرح کہ اس سے
 قتل و دین قصاص لینا صحیح نہیں ہو اور اگر مکاتیب کے پاس کوئی غلام ہوں اور ان میں سے ہر ایک غلام
 دو سکر پر ایسی جنابت کرے جو موجب قصاص ہو تو مکاتیب کو سبھا ماؤۃ التوب (ماؤۃ فساد و ظلم
 زائل کرنے کی غرض سے) قصاص لینا جائز ہوگا چھٹا مسئلہ جبکہ مکاتیب مشروط کو کوئی شخص قتل کر ڈالے
 تو اس پر وہی مکوج جاری ہوگا جو اس کے باپل محمود وفات پائے کی صورت میں جاری تھا یعنی کتابت بل چوکی
 اور اس کا مال اور اولاد ملک آقا کی طرف منتقل ہوگی اور اگر مکاتیب نے کوئی کسی طرف (عضو) پر از راہ
 جنابت کجائے اور جنابت کنندہ اس کا آقا ہو تو قصاص نہ ہوگا اور آقا پر ارش جنابت لازم ہوگی
 اور اس طرح اگر جنابت کنندہ کوئی عینی حر (آزاد) ہو تب بھی قصاص نہ ہوگا اور اگر جنابت کنندہ کوئی
 مملوک ہو تو قصاص ثابت ہوگا اور جس مقام پر کہ ارش ثابت ہوگی اس کا استحقاق مکاتیب کے حاصل ہوگا
 اس لیے کہ ارش مذکور اس کے سب کا حکم کہتی ہو ساقا تو ان مسئلہ جبکہ آقا کا غلام اس کے مکاتیب مشروط
 از راہ عمد جنابت کرے اور مکاتیب مذکور غلام بانی (جنابت کنندہ) سے قصاص لینے کا ارادہ کرے تو آقا

او سکا من کرنا صحیح ہوگا اور اگر از راہ خطا جنایت کرے اور مکاتب مذکور اس سے ارش لینے کا قصد کرے
 تو آقا کا او سکا من کرنا صحیح ہوگا ایسے کہ ارش کا لینا بجز ازراہ کتابت پر جس سے منع کرنا آقا کو صحیح نہیں ہوگا
 اگر اگر براہ (حق) ساتھ کرنا کا ارادہ کرے تو اس کی صحت آقا کی رضا پر موقوف ہوگی قسم و قسم اور اس کی
 بیان میں جو مکاتب مطلق سے متعلق ہیں جن جگہ مکاتب مطلق عوض کتابت میں سے کچھ مال ادا کرے تو
 مکاتب مذکور کا اوستقد حصہ آزاد ہو جائیگا جو ادا کردہ مال کے مقابل قرار پایا گیا پس اگر مکاتب مذکور کا
 کوئی حصہ آزاد ہو جائے بعد ازان کسی حصر پر از راہ عجز جنایت کرے تو اس سے قصاص لینا جائیگا اور اگر
 مکاتب مذکور کسی ملوک پر جنایت کرے تو اس سے قصاص لینا جائیگا ایسے کہ او سکا کچھ حصہ آزاد
 ہو چکا ہو اور ارش جنایت کی جو مقدار حصہ حریت کے مقابل قرار پایا ہو وہ او سپر لازم ہوگی اور
 جو مقدار حصہ حریت کے مقابل قرار پایا ہو وہ اس کے رقبہ سے متعلق ہوگی اور اگر کوئی مکاتب مطلق
 کسی ایسے مکاتب مطلق پر جنایت کرے جو حصہ حریت میں او سکا مساوی ہو تو اس سے قصاص لینا جائیگا
 اور اگر مکاتب جانی (جنایت کرنا والا) میں حصہ حریت آزاد ہو تو قصاص لینا جائیگا اور اگر ناقص ہو تو
 اس سے قصاص لینا جائیگا اور اگر از راہ خطا جنایت کرے تو ارش کی جو مقدار حصہ حریت کے مقابل ہوگی
 وہ حاکم (قائل) کے اقرار پر ہی جیسے اخوت و اعمام اور اولاد و نون کی اولاد اگر چنی (الحال و احوال)
 سے اور جو مقدار حصہ حریت کے مقابل ہوگی وہ اس کے رقبہ سے متعلق ہوگی اور آقا کو مکاتب مذکور کے
 نصیب قریب ارش جنایت کی اس مقدار سے ہرگز جمع ہوگا جو اس کے مقابل قرار پائے خواہ وہ
 جنایت کسی چیز پر ہوئی ہو یا کسی غلام پر اور اگر مکاتب مطلق پر کوئی جنایت کرے تو قصاص ہوگا
 اور او سپر ارش جنایت لازم ہوگی اور اگر جنایت کنندہ ملوک ہو تو اس سے قصاص لینا جائے گا
 تیسرا مقصد اس میں مکاتب کے اول احکام کا بیان کیا جاتا ہے جو دو صابا (جمع وصیت) سے متعلق ہیں
 اور وہ کسی مسلم میں چلا مسئلہ آقا کو حریت مکاتب کے ساتھ وصیت کرنا مثلاً کہ میرے غلام

[illegible]

نفسہ المولود مذکور بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو یا بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو اور آقا کے کنیز نے قیمت مولود کی شرط کر لی ہو بعد ازاں کنیز مذکورہ کا مالک ہو جائے (مثلاً آقا کے کنیز سے اسکو خرید لے) تو اس کنیز پر ام ولد کے احکام جاری نہیں کیے جائینگے اور اگر اسکا مولود حر ہو (مثلاً بواسطہ وطی یا شہرہ حاصل ہوا ہو یا بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو اور آقا کے کنیز نے قیمت مولود کی شرط کر لی ہو) بعد ازاں کنیز مذکورہ کا مالک ہو جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس کنیز پر ام ولد کے احکام جاری کیے جائینگے اور روایت ابن اردین (جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے) وارد ہو ہے کہ اس پر ام ولد کے احکام جاری نہونگے اور اگر کوئی شخص اپنی کنیز پر ہونہ سے وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو اہانت اولاد کے حکم میں داخل ہو جائیگی اور سطح اگر کوئی کافر ذمی اپنی کنیز سے وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو اس پر بھی ام ولد کا حکم جاری ہوگا پس اگر کنیز مذکورہ اسلام لے آئے تو کسی مسلمان کے ہاتھ اسکا قہر فروخت کرنا لازم ہوگا ایسے کہ کافر کو مسلم پر تسلط نہیں ہو سکتا اور بعض علما نے فرمایا ہو کہ اون دونوں (کافر ذمی و رکنیز مسلمہ) میں تفرقہ کر دیا جائیگا (یعنی کافر کا تسلط اس سے بطرف کیا جائیگا) اور کنیز مذکورہ کسی ثقہ عورت کے پاس چھوڑ دیا جائیگی اور قول دل شبہ و اصول مذہب کے موافق ہر دو مسرا امر اول احکام کے بیان میں جو ام ولد سے متعلق ہیں اور دومین کئی مسئلے میں پہلا مسئلہ ام ولد اپنے اتالی ملکوت رہتی ہو اور وفات آقا کے سبب سے آزاد نہیں ہوتی بلکہ اپنے مولود کے نصیب سے آزاد ہوتی ہو لکن آقا کو اس وقت تک اسکا فروخت کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اسکا مولود زندہ ہو یا ان اگر کنیز مذکورہ کو ثمن رقبہ آقا کے ذمہ پر دین ہو اور اس کے علاوہ دین مذکور کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو اسکا فروخت کرنا جائز ہوگا اور اگر حیات قائم ہو اسکا مولود حر جائے تو محض قیمت کی طرف عود کر لی وراو میں بیع وغیرہ کے ہاتھ تفرقہ کرنا جائز ہوگا و مسرا مسئلہ حیاء ام ولد کا آفات پائے اور اسکا مولود زندہ ہو کنیز

نفسہ المولود مذکور بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو یا بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو اور آقا کے کنیز نے قیمت مولود کی شرط کر لی ہو بعد ازاں کنیز مذکورہ کا مالک ہو جائے (مثلاً آقا کے کنیز سے اسکو خرید لے) تو اس کنیز پر ام ولد کے احکام جاری نہیں کیے جائینگے اور اگر اسکا مولود حر ہو (مثلاً بواسطہ وطی یا شہرہ حاصل ہوا ہو یا بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو اور آقا کے کنیز نے قیمت مولود کی شرط کر لی ہو) بعد ازاں کنیز مذکورہ کا مالک ہو جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس کنیز پر ام ولد کے احکام جاری کیے جائینگے اور روایت ابن اردین (جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے) وارد ہو ہے کہ اس پر ام ولد کے احکام جاری نہونگے اور اگر کوئی شخص اپنی کنیز پر ہونہ سے وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو اہانت اولاد کے حکم میں داخل ہو جائیگی اور سطح اگر کوئی کافر ذمی اپنی کنیز سے وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو اس پر بھی ام ولد کا حکم جاری ہوگا پس اگر کنیز مذکورہ اسلام لے آئے تو کسی مسلمان کے ہاتھ اسکا قہر فروخت کرنا لازم ہوگا ایسے کہ کافر کو مسلم پر تسلط نہیں ہو سکتا اور بعض علما نے فرمایا ہو کہ اون دونوں (کافر ذمی و رکنیز مسلمہ) میں تفرقہ کر دیا جائیگا (یعنی کافر کا تسلط اس سے بطرف کیا جائیگا) اور کنیز مذکورہ کسی ثقہ عورت کے پاس چھوڑ دیا جائیگی اور قول دل شبہ و اصول مذہب کے موافق ہر دو مسرا امر اول احکام کے بیان میں جو ام ولد سے متعلق ہیں اور دومین کئی مسئلے میں پہلا مسئلہ ام ولد اپنے اتالی ملکوت رہتی ہو اور وفات آقا کے سبب سے آزاد نہیں ہوتی بلکہ اپنے مولود کے نصیب سے آزاد ہوتی ہو لکن آقا کو اس وقت تک اسکا فروخت کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اسکا مولود زندہ ہو یا ان اگر کنیز مذکورہ کو ثمن رقبہ آقا کے ذمہ پر دین ہو اور اس کے علاوہ دین مذکور کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو اسکا فروخت کرنا جائز ہوگا اور اگر حیات قائم ہو اسکا مولود حر جائے تو محض قیمت کی طرف عود کر لی وراو میں بیع وغیرہ کے ہاتھ تفرقہ کرنا جائز ہوگا و مسرا مسئلہ حیاء ام ولد کا آفات پائے اور اسکا مولود زندہ ہو کنیز

نفسہ المولود مذکور بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو یا بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو اور آقا کے کنیز نے قیمت مولود کی شرط کر لی ہو بعد ازاں کنیز مذکورہ کا مالک ہو جائے (مثلاً آقا کے کنیز سے اسکو خرید لے) تو اس کنیز پر ام ولد کے احکام جاری نہیں کیے جائینگے اور اگر اسکا مولود حر ہو (مثلاً بواسطہ وطی یا شہرہ حاصل ہوا ہو یا بواسطہ عقد حاصل ہوا ہو اور آقا کے کنیز نے قیمت مولود کی شرط کر لی ہو) بعد ازاں کنیز مذکورہ کا مالک ہو جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس کنیز پر ام ولد کے احکام جاری کیے جائینگے اور روایت ابن اردین (جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے) وارد ہو ہے کہ اس پر ام ولد کے احکام جاری نہونگے اور اگر کوئی شخص اپنی کنیز پر ہونہ سے وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو اہانت اولاد کے حکم میں داخل ہو جائیگی اور سطح اگر کوئی کافر ذمی اپنی کنیز سے وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو اس پر بھی ام ولد کا حکم جاری ہوگا پس اگر کنیز مذکورہ اسلام لے آئے تو کسی مسلمان کے ہاتھ اسکا قہر فروخت کرنا لازم ہوگا ایسے کہ کافر کو مسلم پر تسلط نہیں ہو سکتا اور بعض علما نے فرمایا ہو کہ اون دونوں (کافر ذمی و رکنیز مسلمہ) میں تفرقہ کر دیا جائیگا (یعنی کافر کا تسلط اس سے بطرف کیا جائیگا) اور کنیز مذکورہ کسی ثقہ عورت کے پاس چھوڑ دیا جائیگی اور قول دل شبہ و اصول مذہب کے موافق ہر دو مسرا امر اول احکام کے بیان میں جو ام ولد سے متعلق ہیں اور دومین کئی مسئلے میں پہلا مسئلہ ام ولد اپنے اتالی ملکوت رہتی ہو اور وفات آقا کے سبب سے آزاد نہیں ہوتی بلکہ اپنے مولود کے نصیب سے آزاد ہوتی ہو لکن آقا کو اس وقت تک اسکا فروخت کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اسکا مولود زندہ ہو یا ان اگر کنیز مذکورہ کو ثمن رقبہ آقا کے ذمہ پر دین ہو اور اس کے علاوہ دین مذکور کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو اسکا فروخت کرنا جائز ہوگا اور اگر حیات قائم ہو اسکا مولود حر جائے تو محض قیمت کی طرف عود کر لی وراو میں بیع وغیرہ کے ہاتھ تفرقہ کرنا جائز ہوگا و مسرا مسئلہ حیاء ام ولد کا آفات پائے اور اسکا مولود زندہ ہو کنیز

موسر ارمی ولد اوسکان قوم عربی در اویانہ منہاسمہ دلہر غنہبیر مسہر دلوہی دغفغہ علیہ نصیب دلہا سزا

اپنے مولود کے نصیب میں داخل کیا گیا اور وہ پہلے آزاد ہو جائیگی اور اگر آفا کے پاس اوسکے علاوہ کوئی مال نہ ہو تو کثیر مذکورہ کا اوس قدر حصہ آزاد ہو جائیگا جو نصیب مولود کے مقابل قرار پائیگا اور باقی کے ہم ہو جانے میں سعی کرگی اور ایک ایت میں وارد ہوا ہو کہ اگر اوسکا مولود مومن نہ ہو (مومن نہ ہو تو اوس پر کثیر مذکورہ کی تقویم کیا گیا یعنی مولود پر باقی ورثہ کے حصوں کا ادا کرنا لازم ہوگا) اور یہ روایت متروک ہو تا یہ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی ام ولد کے لیے کسی مال کی وصیت کرے بعض علماء نے فرمایا کہ کثیر مذکورہ اپنے مولود حصہ سے آزاد کیا گیا کی بعد از ان مال وصیت اوسکے حوالہ کیا جائیگا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ مال وصیت سے آزاد کیا گیا کی اور اگر کوئی حصہ کثیر کا باقی رہ گیا تو نصیب سے آزاد کیا جائیگا اور یہی قول شبہ ہو چو تھا مسئلہ جبکہ ام ولد کسی شخص پر از راہ خطا جنایت کرے تو وہ اوسکے رقبہ سے متعلق ہوگی اور آقا کو اوسکار ہا کرنا جائز ہوگا لکن آقا جس مقدار کے ساتھ اوسکار ہا کرنا چاہے اوہ میں العلماء اختلاف ہیں بعض علماء نے فرمایا ہو کہ کثیر مذکورہ کی قیمت اور ارش جنایت میں سے جو شوکم ہو اوسیکے ساتھ ہا کرنا ایسا کہ ارش جنایت کم ہوگی تو مجتبیٰ علیہ (جس پر جنایت کی جائے) کو اوس سے زائد کا استحقاق نہیں ہو سکتا اور اگر قیمت کثیر کم ہوگی تو باقی (جنایت کرنا والا) اپنے نفس سے زائد کی جنایت نہیں کر سکتا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ فقط ارش جنایت کے ساتھ ہا کرنا معین ہوگا اگر قیمت سے زائد ہو اور یہی قول اشبہ ہوا اور مولیٰ کو کثیر مذکورہ کا مجتبیٰ علیہ کے حوالہ کر دینا بھی صحیح ہوا اور روایت سمیع بن عبد الملک میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوا ہو کہ ام ولد کی جنایت کا حقوق نہیں ہیں اوسکے آقا سے تعلق ہوگا اور اگر کوئی ام ولد ایک جماعت پر جنایت کرے تو آقا کو کثیر مذکورہ کا نصف (وہ واج ارش جنایت و قیمت کثیر میں سے کم ہو یا فقط ارش جنایت علی اختلاف القولین) جیسا کہ ابھی مذکور ہوا) چھوڑا نایا اوہ میں سے اوس قدر حصہ کا مجتبیٰ علیہم (جن پر جنایت کی گئی ہو) یا ان کے

افراد ارمی ولد اوسکان قوم عربی در اویانہ منہاسمہ دلہر غنہبیر مسہر دلوہی دغفغہ علیہ نصیب دلہا سزا

الدرجہ

موسر ارمی ولد اوسکان قوم عربی در اویانہ منہاسمہ دلہر غنہبیر مسہر دلوہی دغفغہ علیہ نصیب دلہا سزا

دعوت حسن موضوع اولیٰ در جواب خصم بنوعی تند و در جواب خصم بنوعی کند و در جواب خصم بنوعی کند و در جواب خصم بنوعی کند

اگر چہ مال قلیل ہی کے ساتھ تفسیر کرے اسلئے کمال کی عظمت منزلت وغیر ایسے امور میں جہاں اختلاف خاص مختلف ہوتے ہیں اور اگر کوئی شخص لہ علی مال کثیر (زید کا میرے ذمہ ہال کثیر ہی) کہے تو شیخ علیہ الرحمہ فرمایا کہ کثیر سے اتنی درہم مراد لے جائینگے اور اس قول کا مستند روایت نذر ہر جہم کثرت کی تفسیر ہی درہم کے ساتھ وارد ہوئی ہو بعض اصحاب نے روایت مذکورہ کو موضع ورود کے ساتھ مخصوص فرمایا ہو اور یہ خوب ہو اور اس طرح اگر کوئی شخص لہ علی مال عظیم جمل (زید کا میرے ذمہ ہر ایسا مال ہو جو نہایت عظیم ہو) کہے تو اسکا بھی حکم ہوگا جو فقط لہ علی مال عظیم کہنے کی صورت میں مذکور ہو اور اس میں تردد ہو اسلئے کہ اگرچہ عظمت مال اراضائی ہو مگر مذکور ہو لکن لفظ جملہ امبالغہ پر دلالت کرتا ہو جو فقط عظیم میں حاصل نہیں ہو لہذا اول و دونوں کا ایک حکم نہ ہونا چاہیے اور اگر کوئی شخص کہے لہ علی مال اکثر من مال عمر (زید کا میرے ذمہ ہر اس قدر مال سے زائد ہو) تو اس پر اس قدر مال لازم ہوگا جو مال عمر سے کچھ زائد ہو اور تفسیر زیادتی میں مقرر اقرار کر نیوالا کی طعن جمع کیا جائیگی اور اگر مقرر مذکور بیان کرے کہ مجھ کو مال عمر کا دس درہم ہونا منظور تھا تو منہائے اقرار میں اسکا قول مقبول ہوگا اگرچہ مال عمر کا دس درہم سے زائد ہونا ثابت ہو اسلئے کہ انسان اپنے وہم کی بنا پر خبر دیتا ہو اور کبھی ایک شخص کا مال دوسرے شخص سے رہتا ہو اور اگر کوئی شخص کسی سے مخاطب ہو کہ شخصیت (میں نے تیری ایک شو غصب کی ہو) کہے بعد ازاں بیان کرے کہ میں نے شیئاً سے تیرے نفس کا قصد تھا تو اسکا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ ہر غصب صادق نہیں آتا علاوہ برین غصب کے دونوں ممکن متغائر ہونا ضرور ہو تیسرے مسئلہ جمع منکر کا صیغہ (جیسے لہ علی دیر لہ علی دنا سید) میں عدد پر (جو معظم صولین کے نزدیک اقل جمع ہی محمول کیا جائیگا اور اگر کوئی شخص لہ علی ثلاثہ آلا ف (زید کے میرے ذمہ ہر تین ہزار ہیں) کہے اور ہی ہر اقرار کرے تو بیان میں اسکی طعن جمع کیا جائیگی بشرطیکہ ایسی شو کے ساتھ تفسیر کرے جسکا تکلف (ملک میں لاتا) صحیح ہو

دعوت حسن موضوع اولیٰ در جواب خصم بنوعی تند و در جواب خصم بنوعی کند و در جواب خصم بنوعی کند و در جواب خصم بنوعی کند

دعوت حسن موضوع اولیٰ در جواب خصم بنوعی تند و در جواب خصم بنوعی کند و در جواب خصم بنوعی کند و در جواب خصم بنوعی کند

تفسیر بعض من مقرر کی طرف رجوع کیا گیا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ صورت جرمین سودرہم کا اقرار ہوگا
 ایسے کہ اعداد مفردہ میں جن اقل عدد کا ہمتر مجموعہ ہو تو پھر وہ ماہ (سو) ہو تا کہ کسر درہم لازم نہ آئے
 (بلکہ درہم کا بلانی ہے) اور میں نہیں جانتا کہ اس شرط (درہم کا صحیح و کامل ہونا) کا نشانہ کیا ہو اور اگر شرط نہ کر
 تسلیم بھی کی جائے تو ایک درہم کا مل کامراد ہونا معین ہوگا ایسے کہ وہ قدر متیقن ہو اور اگر کوئی شخص
 لہ علی کذا لکذا (زید کے لیے میرے ذمہ پر ایسا ایسا ہی) کہے اور یہی پر اقتصار کرے تو توفیر لکذا
 او سکی طرف رجوع کیا جائیگی اور اگر عبارت مذکورہ کے بعد لفظ درہم کو بھی نصب یا برفع بیان کرے
 تو اس پر ایک درہم لازم ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اگر لفظ درہم کو نصب دیکھا تو گیارہ درہم
 مراد لیے جائینگے ایسے کہ اعداد مرکبہ مع اخیر میں جن اقل عدد کا ہمتر منصوب ہوتا ہو وہ احد عشر
 (گیارہ) ہو اور سطح اگر کوئی شخص لہ علی کذا لکذا درہم کہے اور لفظ درہم کو منصوب یا مرفوع
 واقع کرے تو اس پر ایک درہم لازم ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اگر لفظ درہم کو نصب دیکھا تو
 او سکیس درہم لازم ہونگے ایسے کہ جن دو عددوں میں کہ ایک عدد کا دوسرے عدد پر عطف
 کیا گیا ہو وہ احد و عشرون (اکیس) ہو اور قدر متیقن پر اقتصار کرنا بیوجہ نہیں ہوتا وقتیکہ مقررہ
 معلوم ہو چھٹا مسمیہ حکم کوئی شخص کے ہذا الذل احد لحدین (یہ مکان ان دونوں میں
 ایک کا مال ہے) تو اسکو بیان کر نیکالزم دیا جائیگا پس اگر ان دونوں میں سے ایک کو معین کر لیا
 تو اسکا قول مقبول ہوگا اور اگر مکان مذکور کا دوسرا شخص دعوی کر لیا تو وہ دونوں شخص باہم خصم
 قرار دیئے جائینگے اور عدم بینہ کی صورت میں مقررہ (جسکے لیے مکان کا اقرار کیا گیا ہے) کی تقدیر کیا جائیگی
 ایسے کہ وہ ذوالید ہو اور اگر دوسرا شخص (وہ دعوی جسکے لیے مقررہ اقرار نہیں کیا) مقررہ اقرار کتہ
 کے علم کا دعوی کر لیا تو اسکو مقررہ کا قسم دینا جائز ہوگا ایسے کہ وہ منکر ہو اور اگر مقررہ مذکور کو کسی مکان کا
 دعوی کیے اقرار کر لیا تو اسکے لیے مکان مذکور کمال قیمت کا ضامن ہوگا اور مقررہ سے مکان مذکور کا
 پتہ نہ ملے

تفسیر بعض من مقرر کی طرف رجوع کیا گیا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ صورت جرمین سودرہم کا اقرار ہوگا
 ایسے کہ اعداد مفردہ میں جن اقل عدد کا ہمتر مجموعہ ہو تو پھر وہ ماہ (سو) ہو تا کہ کسر درہم لازم نہ آئے
 (بلکہ درہم کا بلانی ہے) اور میں نہیں جانتا کہ اس شرط (درہم کا صحیح و کامل ہونا) کا نشانہ کیا ہو اور اگر شرط نہ کر
 تسلیم بھی کی جائے تو ایک درہم کا مل کامراد ہونا معین ہوگا ایسے کہ وہ قدر متیقن ہو اور اگر کوئی شخص
 لہ علی کذا لکذا (زید کے لیے میرے ذمہ پر ایسا ایسا ہی) کہے اور یہی پر اقتصار کرے تو توفیر لکذا
 او سکی طرف رجوع کیا جائیگی اور اگر عبارت مذکورہ کے بعد لفظ درہم کو بھی نصب یا برفع بیان کرے
 تو اس پر ایک درہم لازم ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اگر لفظ درہم کو نصب دیکھا تو گیارہ درہم
 مراد لیے جائینگے ایسے کہ اعداد مرکبہ مع اخیر میں جن اقل عدد کا ہمتر منصوب ہوتا ہو وہ احد عشر
 (گیارہ) ہو اور سطح اگر کوئی شخص لہ علی کذا لکذا درہم کہے اور لفظ درہم کو منصوب یا مرفوع
 واقع کرے تو اس پر ایک درہم لازم ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اگر لفظ درہم کو نصب دیکھا تو
 او سکیس درہم لازم ہونگے ایسے کہ جن دو عددوں میں کہ ایک عدد کا دوسرے عدد پر عطف
 کیا گیا ہو وہ احد و عشرون (اکیس) ہو اور قدر متیقن پر اقتصار کرنا بیوجہ نہیں ہوتا وقتیکہ مقررہ
 معلوم ہو چھٹا مسمیہ حکم کوئی شخص کے ہذا الذل احد لحدین (یہ مکان ان دونوں میں
 ایک کا مال ہے) تو اسکو بیان کر نیکالزم دیا جائیگا پس اگر ان دونوں میں سے ایک کو معین کر لیا
 تو اسکا قول مقبول ہوگا اور اگر مکان مذکور کا دوسرا شخص دعوی کر لیا تو وہ دونوں شخص باہم خصم
 قرار دیئے جائینگے اور عدم بینہ کی صورت میں مقررہ (جسکے لیے مکان کا اقرار کیا گیا ہے) کی تقدیر کیا جائیگی
 ایسے کہ وہ ذوالید ہو اور اگر دوسرا شخص (وہ دعوی جسکے لیے مقررہ اقرار نہیں کیا) مقررہ اقرار کتہ
 کے علم کا دعوی کر لیا تو اسکو مقررہ کا قسم دینا جائز ہوگا ایسے کہ وہ منکر ہو اور اگر مقررہ مذکور کو کسی مکان کا
 دعوی کیے اقرار کر لیا تو اسکے لیے مکان مذکور کمال قیمت کا ضامن ہوگا اور مقررہ سے مکان مذکور کا
 پتہ نہ ملے

البیان فان غیر فی لوداعھا الا ہذا کا ناخصیہ لوداعی علی المیزان العلم کان لہ اخلاق و لوداعی الاخر لہ الضمان

انترع صحیح ہوگا ایسے کہ اوس کا حق مقرر کے اقرار اول کے موافق ثابت ہو چکا ہو اور اگر ورنہ دونوں میں سے ایک کی تعیین کرے اور اپنی لاطنی ظاہر کرے تو مکان مذکور اوں دونوں کے حوالہ کیا جائیگا اور وہ دونوں خصم قرار دینے جائینگے بعد ازان حاکم شرع اپنی تحقیق کے موافق عمل کریگا اور اگر وہ دونوں یا اوئین سے ایک شخص علم مقرر کا دعویٰ کرے تو نفی علم میں اوس کا قول مع قسم مقبول ہوگا ساتھ ان مسئلہ جب کہ کوئی شخص کہے ہذا الشوب او حسن العبد لذید (یہ کہنا یا یہ غلام زید کا مال ہی) اور اوں دونوں دیکھ کر اور غلام میں سے ایک کو معین کرے تو اوس کا قول مقبول ہوگا ایسے کہ وہ ذوالید (قابض) ہو اور اگر مقررہ (جس کے لیے اقرار کیا گیا ہو) انکار کرے تو مقرر کا قول مع قسم مقبول ہوگا اور حاکم شرع کو مال مقررہ (جس کا اقرار کیا جائے) کے منتشرع کر لینے یا اوسی کے پاس باقی رکھنے کا اختیار ہوگا اس مٹھوان مسئلہ جب کہ کوئی شخص کہے لذید علی العت (زید کے یہ بھیر ہزار درہم ہیں) بعد ازان ہزار درہم زید کے حوالہ کرے اور کہے کہ یہ ہزار درہم جکامین نے اقرار کیا ہو میرے پاس ودیعت تھے اور مقررہ انکار کرے اور مدعی ہو کہ یہ ہزار درہم ودیعت تھے اور ان کے علاوہ تیرے ذمہ پر میرے ہزار دینار ہیں تو مقرر کا قول مع قسم مقبول ہوگا لفظ علی کا یہ قول ثبوت مافی الذمہ میں مختصر نہیں ہو بلکہ عین مال کو بھی شامل ہو خصوصاً جب کہ مال ودیعت کا بوجہ تعدی ضمان ہو گیا ہو اور اسی طرح اگر کوئی شخص کہے لک فی ذمتی العت (تیرے لیے میرے ذمہ پر ہزار درہم ہیں) بعد ازان اون کو لے آئے اور بیان کرے کہ وہ ہزار درہم جن کا میں نے اقرار کیا ہو مال ودیعت تھا اور یہ ہزار درہم جو میں لایا ہوں اوس کا بدل جو تب بھی مقررہ کا قول مع قسم مقبول ہوگا ایسے کہ لفظ ذمتی اگر چیل ودیعت پر صادق نہیں آتا لکن اوس کے بدل صادق آتا ہو لہذا رفع منافات کے لیے یہ تقدیر کافی ہوگا اور اگر کوئی شخص کہے لک فی ذمتی العت بعد ازان ہزار درہم

[illegible]

دو حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ہر حصہ میں سے ایک حصہ دوسرے حصہ میں ملے گا۔

اوسکے حوالہ کرے اور مدعی ہو کہ ہزار درہم جبکہ میں نے اقرار کیا ہو میرے پاس ودیعت تھے تو اوسکا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ مافی الذم مل ودیعت نہیں ہو سکتا اور یہ مسئلہ پہلے اور دوسرے مسئلہ کی مثل نہیں ہو بلکہ ان تینوں مسئلوں میں فرق تین وجود ہو جیسا کہ بیان ہوا اور اگر کوئی شخص کہے کہ علی اللہ بعتنا ان ہزار درہم ہمارے حوالہ کرے اور بیان کرے کہ یہ ہزار درہم مال ودیعت ہو چکا ہے تو مجھ کو مظلون تھا اور انکا اقرار کرنے کے قبل وہ نفعی و تفریط تلف ہونا ظاہر ہوا تو اوسکا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ وہ اوسکے اقرار اول کی تذبذب کرتا ہو کیونکہ لفظ علی مل مذکور کے مضمون پہنچوہ دلالت کرتا ہو اور انکا قبل اقرار بدون تعدی و تفریط تلف ہو جانا اوسکی عدم ضمانت کو مستثنیٰ ہو لکن اگر بعد اقرار انکے تلف ہونے کا دعویٰ کرے تو مقبول ہوگا اسلئے کہ یہ دعویٰ اوسکے اقرار اول کے تذبذب نہیں کرتا تو ان مسئلہ جبکہ کوئی شخص کہے کہ فی هذا الدار مائة (زید کے لیے اس مکان میں سو ہین) تو تفسیر کیفیت میں اوسکی طرف رجوع کیا جائیگی اور اگر مقررہ اوسکی تفسیر میں سے کسی کا انکار کرے تو قول مقرر سے قسم مقبول ہوگا مثلاً اگر مقرر بیان کرے کہ لفظ مائة سے مکان مذکور کا وہ جز مراد ہو جسکی قیمت سو درہم ہو تو اوسکا قول مقبول ہوگا اور اگر مقرر اسکا انکار کرے تو قسم دیا جائیگی و سو ان مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ فی میراث ابی مائة (زید کے لیے میرے باپ کی میراث میں سو درہم ہیں) یا کہ لہ من میراث ابی مائة (زید کے لیے میرے باپ کی میراث سے سو درہم ہیں) تو یہ قول فعلی قرار ہوگا اسو اسلئے کہ میرے باپ کا زید کے لیے ہونے ترکہ میں سے سو درہم کی وصیت کر دینا یا زید کا اوسکے ترکہ بذریعہ دین سو درہم ہون کا مستحق ہونا مل ہو اور اگر کوئی شخص کہے کہ فی میراثی من ابی مائة (زید کے لیے میری اوس میراث میں جو مجھ کو میرے باپ سے حاصل ہوئی ہو سو درہم ہیں) یا کہ لہ من میراثی من ابی مائة (زید کے لیے میری اوس میراث سے جو مجھ کو میرے باپ کی حاصل ہوئی ہو سو درہم ہیں) تو ان دونوں صورتوں میں اقرار ہوگا بلکہ وعدہ میرے غیر کے قبیل سے ہوگا اور اگر کوئی شخص کہے

دو حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ہر حصہ میں سے ایک حصہ دوسرے حصہ میں ملے گا۔
 مقبول ہوگا اسلئے کہ مافی الذم مل ودیعت نہیں ہو سکتا اور یہ مسئلہ پہلے اور دوسرے مسئلہ کی مثل نہیں ہو بلکہ ان تینوں مسئلوں میں فرق تین وجود ہو جیسا کہ بیان ہوا اور اگر کوئی شخص کہے کہ علی اللہ بعتنا ان ہزار درہم ہمارے حوالہ کرے اور بیان کرے کہ یہ ہزار درہم مال ودیعت ہو چکا ہے تو مجھ کو مظلون تھا اور انکا اقرار کرنے کے قبل وہ نفعی و تفریط تلف ہونا ظاہر ہوا تو اوسکا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ وہ اوسکے اقرار اول کی تذبذب کرتا ہو کیونکہ لفظ علی مل مذکور کے مضمون پہنچوہ دلالت کرتا ہو اور انکا قبل اقرار بدون تعدی و تفریط تلف ہو جانا اوسکی عدم ضمانت کو مستثنیٰ ہو لکن اگر بعد اقرار انکے تلف ہونے کا دعویٰ کرے تو مقبول ہوگا اسلئے کہ یہ دعویٰ اوسکے اقرار اول کے تذبذب نہیں کرتا تو ان مسئلہ جبکہ کوئی شخص کہے کہ فی هذا الدار مائة (زید کے لیے اس مکان میں سو ہین) تو تفسیر کیفیت میں اوسکی طرف رجوع کیا جائیگی اور اگر مقررہ اوسکی تفسیر میں سے کسی کا انکار کرے تو قول مقرر سے قسم مقبول ہوگا مثلاً اگر مقرر بیان کرے کہ لفظ مائة سے مکان مذکور کا وہ جز مراد ہو جسکی قیمت سو درہم ہو تو اوسکا قول مقبول ہوگا اور اگر مقرر اسکا انکار کرے تو قسم دیا جائیگی و سو ان مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ فی میراث ابی مائة (زید کے لیے میرے باپ کی میراث میں سو درہم ہیں) یا کہ لہ من میراث ابی مائة (زید کے لیے میرے باپ کی میراث سے سو درہم ہیں) تو یہ قول فعلی قرار ہوگا اسو اسلئے کہ میرے باپ کا زید کے لیے ہونے ترکہ میں سے سو درہم کی وصیت کر دینا یا زید کا اوسکے ترکہ بذریعہ دین سو درہم ہون کا مستحق ہونا مل ہو اور اگر کوئی شخص کہے کہ فی میراثی من ابی مائة (زید کے لیے میری اوس میراث میں جو مجھ کو میرے باپ سے حاصل ہوئی ہو سو درہم ہیں) یا کہ لہ من میراثی من ابی مائة (زید کے لیے میری اوس میراث سے جو مجھ کو میرے باپ کی حاصل ہوئی ہو سو درہم ہیں) تو ان دونوں صورتوں میں اقرار ہوگا بلکہ وعدہ میرے غیر کے قبیل سے ہوگا اور اگر کوئی شخص کہے

اذا قال قال زید بن زید ابی مائة (زید کے لیے میرے باپ کی میراث میں سو درہم ہیں) یا کہ لہ من میراث ابی مائة (زید کے لیے میرے باپ کی میراث سے سو درہم ہیں) تو یہ قول فعلی قرار ہوگا اسو اسلئے کہ میرے باپ کا زید کے لیے ہونے ترکہ میں سے سو درہم کی وصیت کر دینا یا زید کا اوسکے ترکہ بذریعہ دین سو درہم ہون کا مستحق ہونا مل ہو اور اگر کوئی شخص کہے کہ فی میراثی من ابی مائة (زید کے لیے میری اوس میراث میں جو مجھ کو میرے باپ سے حاصل ہوئی ہو سو درہم ہیں) یا کہ لہ من میراثی من ابی مائة (زید کے لیے میری اوس میراث سے جو مجھ کو میرے باپ کی حاصل ہوئی ہو سو درہم ہیں) تو ان دونوں صورتوں میں اقرار ہوگا بلکہ وعدہ میرے غیر کے قبیل سے ہوگا اور اگر کوئی شخص کہے

مال مقرب کا ذکر نہیں ہو پس ہو سکتا ہو کہ اسے بطلان دعویٰ مراد لیا ہو یعنی مجھ کو تیرے دعوے کے باطل ہونیکا اقرار ہو اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے اشتہار متی (تو نے فلان مال کو مجھے خریدا کیا) یا کہے استوصیت متی (تو نے مجھے فلان مال کو بذریعہ ہبہ لیا ہی) اور وہ جواب میں نعم (ہاں) کہے تو غرار (خرید کرنا) و ہبہ کا اقرار ہوگا اور لوازم شراء (جیسے قیمت کا مطالبہ کرنا) و ہبہ (جیسے جو ع کا جائز ہونا) مترتب ہونگے اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے الیس لی علیک کذا (یا تجھ میرا فلان مال نہیں ہے) اور وہ جواب میں ہلی (ہاں) کہے تو اقرار ہوگا ایسے کہ کلمہ ہلی نفی کی بنا پر ابطال نفی اور اثبات منفی میں متعل ہوتا ہو اور اگر جواب میں ہم (ہاں) کہے گا تو اقرار ہوگا ایسے کہ کلمہ نعم اثبات نفی اور ابطال نفی کے لیے آتا ہو اور سین تردد ہو ایسے کہ باعتبار عرف (جو لغت پر) دونوں حرفون (ہلی و نعم) کا استعمال اثبات منفی میں نائع ہو بلکہ بعض اہل عربیت نے تصریح کی ہو کہ لغت میں بھی لفظ نعم کلمہ بلی کی طرح تقریر منفی اور ابطال نفی کے لیے آتا ہو چوتھا مقصد صیغہ تنشاء کے بیان میں اور اس کے تین قواعد مذکور ہوتے ہیں پہلا قاعدہ جو ہشتا کہ کلام مشیت میں واقع ہوتا ہو (جیسے لہ علی عشقہ الا درہما) وہ نفی حکم کو مفید ہوتا ہو اور جو استثنا کہ کلام نفی میں واقع ہوتا ہو (جیسے ما لہ عندی عشقہ الا درہم) وہ اثبات حکم کا فائدہ دیتا ہو دوسرا قاعدہ ہم جنس سے ہشتا کہنا اتفاقاً جائز ہو (جیسے لہ علی عشقہ درہم الا درہما) اور اسی طرح غیر جنس سے بھی ہشتا کہنا جائز ہو (جیسے لہ علی الف درہم الا عندی نارا) اور سین تردد ہو تیسرا قاعدہ متحت ہشتا میں کسی لفظ کا بعد ہشتا باقی رکھنا کافی ہو خواہ لفظ (جیسے لہ علی عشقہ الا تسعة) یا کثیر ہو (جیسے لہ علی عشقہ الا داحل قاعدہ او فی تفریح

وین البیت قبل ستہ و مع المنازعہ فالقول قول المفسر مع مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف اذا قال لللف لا درہم ان منعنا الاستیجاب من غیر الجنس فہو فرضہ من مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف لا درہم ان منعنا الاستیجاب من غیر الجنس فہو فرضہ من مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف

کیونکہ ان دونوں (ایمان اعداد) میں بحیثیت استثنائ کوئی فارق نہیں ہے بلکہ یہاں پر استثنائ کا تحقق نسبت عدد کے اظہر ہو اور اس طرح اگر کوئی شخص کہے کہ ہذا الا سلفان البیت لی (یہ مکان زید کا ہو اور حجرہ میرا ہو) یا کہ ہذا الخاتم لزيد و الفص لی (یہ انگشتری زید کی ہو اور گنیہ میرا ہو) تب بھی صحیح ہوگا بشرطیکہ کلام نہ کوثرین اتصال ہو اور اگر کوئی شخص کہے کہ ہذا العبد لزيد کا واحد (یہ جملہ غلام ایک غلام کے سوا زید کا مال ہو) تو صحیح ہوگا اور مقرر کو میان کی تکلیف دی جائیگی پس اگر معین کہے تو صحیح ہوگا اور اگر مقرر لہ نکار کرے گا تو قول مقرر مع قسم مقبول ہوگا اس لیے کہ وہ اپنی نیت کو بترجہا بنا ہو اور اس طرح اگر ایک غلام مر جائے اور وہ غلام میت ہی کو معین کرے تب بھی اس کا قول مقبول ہوگا اور صورت نزاع میں مقرر کا قول مع قسم معتبر ہوگا قاعدہ مانیمہ پر تفسیر جبکہ کوئی شخص کہے کہ علی الف التلا درہم (زید کے لیے نمبر ایک ہم کے سوا ہزارین) پس اگر ہم غیر جنس سے استثنائ کر کے کوئم کریں تو صورت مذکورہ میں نو سو تانہ سے درہم کا اقرار ہوگا اور اگر اس کو تجویز کریں تو تفسیر الف میں مقرر کی طرف رجوع کی جائیگی پس اگر اس کی تفسیر میں مجہول (یعنی درہم) کو بیان کرے تو ہمیں کوئی بحث نہیں ہوا اور اگر غیر جنس (جیسے اخروٹ یا بادام) کو بیان کرے اور اس میں سے قیمت درہم کا وضع کرنا ممکن ہو (مثلاً ہزار اخروٹ کی قیمت چار درہم فرض کی جائے) تو صحیح ہوگا اور اگر درہم میں اس کا استیعاب ہو جائے اور کچھ باقی نہ رہے (مثلاً ہزار اخروٹ کی قیمت ایک درہم قرار پائے) تو یہ تفسیر صحیح نہ ہوگی اور آیا استثنائ باطل ہوگا یا نہیں اس میں اختلاف ہو رہا ہے بعض علماء نے فرمایا ہو کہ باطل ہوگا کیونکہ اس نے اقرار کے بعد ایسے امر کو بیان کیا جو جس سے اس کا بطلان لازم آتا ہو بناءً علیہ اس کا اقرار صحیح اور باطل اقرار باطل ہوگا اور سپر اس ٹل کا حوالہ مقرر کرنا لازم ہوگا جس کو کہ تفسیر الف میں بیان کیا ہو اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اس کا اقرار اول باطل نہ ہوگا اور اس کو تفسیر الف میں ایسے امر کے بیان کرنے کی تکلیف دی جائیگی جس سے قیمت درہم کے وضع کرنے کے بعد

من غیر الجنس فہو فرضہ من مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف لا درہم ان منعنا الاستیجاب من غیر الجنس فہو فرضہ من مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف

ہوئے بطلان فہو فرضہ من مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف لا درہم ان منعنا الاستیجاب من غیر الجنس فہو فرضہ من مبنیہ التفسیر علی المنازعہ فی اللف

و لو كان باذن
لا يقبل اثره
انصرف في خبر
مخالفه
كلها
في الموضع
النظر
الاستدلال
بدره
كان افراط

ابا زت سے واقع ہو گئی اگر کوئی طفل غیر بالغ اوس شوکا اقرار کرے جسکا بجالانا اوسکو صحیح ہو
 (جیسے وصیت کرنا) تو مقبول ہوگا اور اگر عیون اقرار کرے تو صحیح ہوگا اور اسی طرح سکران
 (جسکی عقل بوجہ نشہ زائل ہو گئی ہو) اور مکروہ (جسکو مجبور کیا ہو) کا اقرار بھی صحیح نہیں ہو اور جو شخص کہ
 بوجہ سفاہت منجوع علیہ (نقصر کرنے سے منع) ہو اوسکی مال اقرار کرے تو مقبول ہوگا بان اگر
 مال کے علاوہ کسی شوکا اقرار کرے تو مقبول ہوگا جیسے طلاق دینا یا فلع کرنا اور اگر کوئی مجبور علیہ سفاہت
 اقرار کرے تو فقط اجرائے حد میں مقبول ہوگا ورنہ مال میں مقبول ہوگا ایسے کہ یہ نصرت مالی ہو اور اگر کوئی
 ملوک (غلام یا کنیر) کیسے کہ لیے مال اقرار کرے تو بالبقائے قیمت مقبول ہوگا بان آزاد ہونے کے بعد
 اوس سے مال مقرر کا مطالبہ کیا جائیگا اور یہ طرح اگر کوئی ملوک کسی حد یا ایسی خیانت کا اقرار کرے
 جو موجب ارش (دیت) یا قصاص ہو تب بھی مقبول ہوگا ایسے کہ خود ملوک اپنے مال کا مال ہو یا اسکا
 جو اقرار ہوگا وہ ضرر آقا پر شتمل ہوگا اور اگر کوئی غلام اپنے آقا کی طرف سے تجارت کرنے میں ماذون
 (اجازت یافتہ) ہو اور ایسے امر کا اقرار کرے جو متعلق بہ تجارت ہو (جیسے قرض لینا) تو مقبول ہوگا
 ایسے کہ ملوک مذکور اس صورت میں مالک نصرت ہو لہذا اقرار کا بھی مالک ہوگا اور مقرر بہ کا اوس
 مال میں سے اخذ کرنا صحیح ہوگا جو اس کے پاس موجود ہو اور اگر اوس سے زائد ہوگا تو اسکا آقا
 ضامن ہوگا بلکہ قدر زائد کا ملوک مذکور سے اوس کے آزاد ہونے کے بعد مطالبہ کیا جائیگا اور اگر
 کوئی مفلس (جو شخص کو حکم شرع نے بوجہ دیون اوس کے مال میں نصرت کرنے سے مانعت کی ہو) کوئی سلف
 اقرار کرے تو مقبول ہوگا اور یا سقر لہ (جس کے لیے اقرار کیا گیا ہو) اوس کے بانی غرام (قرض خواہان) کا
 شریک کیا جائیگا یا اپنے حق کو فاضل سے اخذ کرے کہ اس میں تردید ہو ایسے کہ اوس کے مال سے حق غرام
 متعلق ہو چکا ہو لہذا مال مقرر کا فاضل سے اخذ کرنا چاہیے اور چونکہ اوسکا اقرار بمنزلیہ نہیں ہو لہذا
 شریک غرام ہو نیکا بجا محال ہو اور بعض کی وصیت اوس کے نائب متروکہ میں مقبول ہو اگرچہ ورنہ

والله اعلم
بما فيه
الكتاب
والله اعلم
بما فيه
الكتاب

اس کتاب کے دو امروں میں نظر کرنے پر باقی **حق اول** ارکان اور
دوم لوح اقرار بعد از ان عدد ارکان چار قرار دیئے تھے جسکی تفصیل مندرجہ
صغیرہ مقررہ مقررہ بناؤ علیہ مصنف علیہ الرحمہ کو امر اول میں چار کنیت
بیان کرنا ضرورتاً اور دوم میں لوح اور اسکے اقسام وغیرہ کا بیان مناسب تھا لیکن

مصنف علیہ الرحمہ نے رکن اول کی الاول سے ابتداء فرمائی جسکا طابہ بھی ہوئی
کواس کے رکن اول مراد ہو بعد از ان رکن دوم کی جگہ پر نظر ثانی فرمایا ہو اور دنیا پر نظر ثانی
منا سبتاً اور رکن سوم کے مقام پر نظر الثالث فرمایا ہو اور دنیا پر رکن ثلث لکھنا چاہیے تھا سننا کہ
مصنف نے رکن کی جگہ نظر اول و ثانی وغیرہ استعمال فرمایا لیکن اس نہ پر رکن چارم کی جگہ نظر رابع بیان کرتے اور لاؤین
مقررہ کا ذکر فرماتے کیونکہ رکن رابع ہی ہر رکن مصنف علیہ الرحمہ نے رکن رابع یعنی مقررہ کے لیے کوئی عنوان مثل باقی ارکان کے علمدہ
اس قدر نہیں کیا بلکہ اسکو جی جی حاجت میں منمایاں کیا ہو اور نظر رابع میں لوح اقرار کا بیان کیا ہو حالانکہ لوح اقرار کا تصور ہم میں
بیان کرنا مناسب تھا مگر اسکا صدر کتاب سے معلوم ہو چکا تھا نہ اولیہ ترجمہ میں صدر کتاب کا عنوان
ملاحظہ کیا گیا ہو اور اصل کتاب کی بناؤ و طلبوں پر کی ہو **حق اول** ارکان و دوم لوح اقرار
کیا نظر رابع و دوم مطلب لکھا گیا ہو اور رکن چارم ساقط کر دیا ہو ایسے کہ مصنف

اوسکا ذکر نہیں کیا اور جو عنوان کہ ترجمہ میں ملاحظہ کیا گیا ہو اوسکو خود مصنف علیہ الرحمہ مختصر نفع میں
ملاحظہ فرمایا ہو پس ابتداً پہلا کتاب دو امروں پر قرار دی ہوا **ارکان**۔ لوح اقرار بعد از ان عدد ارکان
چار رکن متفقہ بیان فرمائے ہیں اور دوم میں لوح اقرار کو بیان کیا ہو اول اسکی تفسیر کی ہیں جسکی
مغنی نہیں ہو و مضافاً قدامت جہل الاثر علیہ فی ذلک ۱۰ اذلیس
فی ذلک بتدلیل و تفسیر و انما هو نقد ہم و تاخیر و

الاربعه اذا
قال له على دراهم
انقصه مما اذا
لا افضل الا درهم
لا استثنى درهم
في فائدة القول
البدل والاولا
دراهم نصفين
قبل تقسيمه
بما فيه فضله
نصف ما لا ينقصه
فيلو قبل الخمس
اذ قال له على
عشر كذا

باعتبارِ عرصت ایک قرار اور ایک دعویٰ (جو منافی قرار ہی) مفہوم ہوتا ہے اور اس کا اقرار مجموع اور دعویٰ غیر مجموع ہوگا چوتھا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کہے کہ اے علی دس لکھ ناقصۃ (فلان) کے لیے کچھ در اہم ناقصہ میرے ذمہ پر لازم ہیں) تو صحیح ہوگا بشرطیکہ لفظ ناقصہ مثلاً کی طرح بل قرار ہو اور مقدار بقیہ میں اس کی طرف رجوع کیا جائے اور یہ صریح اگر کوئی شخص کہے کہ اے علی دس لکھ ناقصہ (فلان) کے لیے کچھ در اہم منقوشہ میرے ذمہ پر لازم ہیں) تب بھی بشرط مذکور صحیح ہوگا اور دس لکھ ناقصہ کے بیان میں ایسے درہم ہونے کے ساتھ تفسیر کرنا مقبول ہوگا جنہیں فقرہ بھی موجود نہ ہو نہ کہ اہم درہم کا مصداق باقی ہے پس اگر ایسے درہم ہونے کے ساتھ تفسیر کرے جنہیں فقرہ کی شرکت نہ ہو تو مقبول دعویٰ یا پانچواں مسئلہ جبکہ کوئی شخص کہے کہ اے علی عشرۃ لابل تسعة (فلان شخص کے لیے دس ہزار میں بلکہ نو درہم میرے ذمہ پر لازم ہیں) تو اوپر دس درہم لازم ہونگے اس لیے کہ لفظ لابل استنباطاً باعتبار عرف داخل رجوع ہو جو مقبول نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص کہے کہ اے علی عشرۃ کا واحد ا تو اوپر دس درہم لازم ہونگے (بلکہ فقط نو درہم لازم ہونگے) اس لیے کہ عبارت مذکورہ پر باعتبار عرف جملہ واحد کا حکم جاری کیا جاتا ہے پس قول امیر کا بعد از قول امیر سے منہوگا چھٹا مسئلہ جبکہ کوئی شخص اپنے اقرار کے ساتھ کسی مال کے فروخت کرنے اور اس کی قیمت پر قبضہ پانے کی شہادت دلائے بعد از ان قبضہ پانیکا انکار کرے اور مجملے عادت کی بنا پر وثیقہ بیع کے تحریر ہونے کی غرض سے شہادت دلائے گا اور درحقیقت قبضہ نہ پانے کا دعویٰ ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس کا دعویٰ مقبول نہ لگا اس لیے وہ اپنے اقرار کی تکذیب کرتا ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ مقبول ہوگا اس لیے کہ اس نے ایسے امر کا دعویٰ کیا ہے جو سبکی عادت جاری ہے اور یہی قول اشد و راسخ و مذہب کے موافق ہے کیونکہ وہ اپنے اقرار کی تکذیب نہیں کرتا بلکہ امر آخر کا دعویٰ کرتا ہے پس مشتری کو عدم موافات (موافق کرنا) پر قسم دینا بیگانی اس لیے کہ وہ منکر ہے اور اگر اتقاع بیع اور شاہدہ قبض کی وجہ دلائل شہادت و توجہ اس کا

المشترى والبيع
كل ذلك لو شئت
الشيخ
بإبقاء
ومشاهدة
القبض فانه

دور لازم نہ آئیگا ایسے کہ میراث مولود کا ثبوت قبل بنیہ میں حیث ہو میت نہ ہو اچھو سین او لکا وارث ہوتا
ہر سبب نہیں ہر ایسے کہ قول بنیہ مطلقاً معتبر ہو خواہ وارث ہو یا نہ ہو لکا اشکال دور لازم آئے کہ
اخوین کا وارث ہونا مولود کے لیے ثبوت میراث کا سبب ہے تو مولود او لکا صاحب ہوگا جو ان کے وارث
نہوئے کو مستلزم ہے اور او لکا وارث نہونا ان کے قول کے مقبول نہونیکو مقتضی ہے پس میراث کا ثبوت
اس کے نفی کو مستلزم ہوگا علاوہ برین اگر میت کے دونوں بھائیوں کو فاسق بھی فرض کریں فرض
وارث کو مولود کے لیے ثبوت میراث کا سبب نقل قرار دین تب بھی اشکال دور لازم نہ آئیگا ایسے
صحت قرار میں او لکا بظاہر وارث میت اور اسکے مال پر صاحب دیہو معتبر ہو اور ان کے وارث نقل
ہونیکا اعتبار نہیں پس ان کی وارث ظاہری سبب وقت قرار فرض ہے مولود کے لیے میراث کا
ثبوت ہوگا اور مولود کا صاحب خیرین ہونا ان کی وارث ظاہریہ عند الاقرار کے منافی نہوگا اور اگر
میت کے دونوں بھائی فاسق ہوں تو ان کے اقرار سے مولود کا نسب ثابت نہوگا لکن متروکہ میت کے
پانچ کا متحق ہوگا اور میت کے دونوں بھائیوں کو اس کی میراث کا استحقاق نہوگا و سوان مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی میت کا بھب ظاہر وارث ہو (مثلاً اسکا چچا یا مومن ہو) اور اس کے لیے ایسے
دو وارثوں کا اقرار کرے جو میراث میں اقرب ہوں (مثلاً میت کے بھائی یا دادی کا اقرار کرے)
تو او لکا نسب ثابت نہوگا اور میراث ثابت ہوگی اور میت کا مجموع ترکہ ان دونوں کے حوالہ کیا جائیگا
اور اگر ان دونوں وارثوں میں سے کوئی شخص دوسرے کا انکار کرے تو اس کے انکار کی طرف التفات
نکلیا جائیگا ایسے کہ ان دونوں کو میراث کا استحقاق وقت واحد میں حاصل ہوا ہو لہذا اثبیت اقرار
انہیں سے کسی کو ترجیح نہ دی جائیگی ان اگر بنیہ وغیرہ سے اس کے انکار کا صحیح ہونا معلوم ہو جائے تو اس کے نفی
محکم کیا جائیگا اور اگر کوئی شخص کسی میت کا بظاہر وارث ہو (مثلاً اسکا چچا ہو) اور اس کے لیے
ایسے وارث کا اقرار کرے جو اس سے اقرب ہو (مثلاً میت کے لیے اس کے بھائی کا اقرار کرے)

ذاتک
مولود لکا
فاسقین میں نیست
ان نسب دین
سبب دور تھا
میت کا
لواریہ وارثین
میت کا
عن نقض
الشیعہ
دور بالہ مال و مالک
دور بالہ مالک

متعلق صفحہ ۱۶۳

سہ مخنی زہرہ کہ اس حکم کو مصنف نے اس کتاب اور مختصر تالیف میں اور
 دیگر علماء و علماء شہید نقل و غیرہ کی علی الاطلاق بیان فرمایا جو ظالی و اشکال وقت
 نہیں ہو، جو شہرہ ثانی لکھا کہ در و ضدہ تبیین میں اور صاحب مدارک نے شرح مختصر تالیف میں اور
 صاحب کفایہ وغیرہ نے تنبیہ فرمائی ہو اسلئے کہ اگر زن مرد و ذات الولد ہو تو اسکا وارث جو اس کے لیے شوہر
 اقرار کرے وہ اولاد (ذکر ہوں یا اثاثہ) اور ابوین (مان باپ) کے سوا کوئی شخص نہیں ہو سکتا اس اگر زن مذکورہ
 دینیہ موجود ہوں اور یمن سے ایک بیٹا اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے تو پھر اپنے نصیب (نصف متروکہ) کے لیے مال شوہر
 حوالہ کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ اس کے پاس قدر فاضل کی ہی مقدار ہو اور سطح اگر زن مذکورہ کے ایک ہی بیٹا ہو اور اس کے لیے
 شوہر کا اقرار کرے تب بھی اسکو اپنے نصیب (مجموع ترکہ) کے بلع کا اس کے حوالہ کرنا واجب ہوگا اور نہت و احدہ و زائدین بھی یہی
 حکم جاری ہوگا اور ان صورتوں میں مقررہ اپنے نصیب کے بلع کا حوالہ شوہر کرنا بے اشکال صحیح ہوگا جیسا کہ مصنف نے ذکر فرمایا ہے
 اور اگر زن مذکورہ کے لیے ابوین یا احدہا موجود ہو اور وہ دونوں یا او یمن سے ایک شخص اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے پھر گنہ گار کو
 مولود ذکر ہو تو مقررہ اپنے نصیب میں سے کسی حصہ کا شوہر کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ اسکا نصیب متغیر نہیں ہو تا خواہ شوہر موجود
 یا نہ ہو اور اگر زن مذکورہ کا مولود انہی پر توجہ مقدار کہ مقررہ نقلی ہو اور اسکا حوالہ شوہر کرنا لازم ہو تا ہو۔
 کم ہوتی ہو اسلئے کہ ابوین کا نصیب فقدان شوہر کی صورت میں و خمس اور وجود شوہر کی صورت میں و سدس
 ہوتا ہو اور سطح اگر احد الابوین کے ساتھ زن مذکورہ کی لڑکی جمعت ہو اور اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے
 تب بھی یہی کیفیت ہو پس ان صورتوں میں جو حکم مصنف وغیرہ نے فرمایا ہو تمام ہوگا اور اگر زن مذکورہ
 غیر ذات الولد ہو اور اس کے باپ نے شوہر کا اقرار کیا ہو تو جس حکم کہ مصنف نے ذکر کیا ہے وہ
 درست ہوگا اور اگر اسکی ان نے اقرار کیا ہو تو اوپر اپنے نصیب میں سے
 کسی حصہ کا بھی حوالہ شوہر کرنا لازم ہوگا خواہ اس کے لیے کوئی
 حاجب ہو یا نہ ہو اسلئے کہ علی الاطلاق
 شوہر کو اسے فرض ہے

نہایت مختصر تالیف میں اور
 دیگر علماء و علماء شہید نقل و غیرہ کی علی الاطلاق بیان فرمایا جو ظالی و اشکال وقت
 نہیں ہو، جو شہرہ ثانی لکھا کہ در و ضدہ تبیین میں اور صاحب مدارک نے شرح مختصر تالیف میں اور
 صاحب کفایہ وغیرہ نے تنبیہ فرمائی ہو اسلئے کہ اگر زن مرد و ذات الولد ہو تو اسکا وارث جو اس کے لیے شوہر
 اقرار کرے وہ اولاد (ذکر ہوں یا اثاثہ) اور ابوین (مان باپ) کے سوا کوئی شخص نہیں ہو سکتا اس اگر زن مذکورہ
 دینیہ موجود ہوں اور یمن سے ایک بیٹا اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے تو پھر اپنے نصیب (نصف متروکہ) کے لیے مال شوہر
 حوالہ کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ اس کے پاس قدر فاضل کی ہی مقدار ہو اور سطح اگر زن مذکورہ کے ایک ہی بیٹا ہو اور اس کے لیے
 شوہر کا اقرار کرے تب بھی اسکو اپنے نصیب (مجموع ترکہ) کے بلع کا اس کے حوالہ کرنا واجب ہوگا اور نہت و احدہ و زائدین بھی یہی
 حکم جاری ہوگا اور ان صورتوں میں مقررہ اپنے نصیب کے بلع کا حوالہ شوہر کرنا بے اشکال صحیح ہوگا جیسا کہ مصنف نے ذکر فرمایا ہے
 اور اگر زن مذکورہ کے لیے ابوین یا احدہا موجود ہو اور وہ دونوں یا او یمن سے ایک شخص اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے پھر گنہ گار کو
 مولود ذکر ہو تو مقررہ اپنے نصیب میں سے کسی حصہ کا شوہر کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ اسکا نصیب متغیر نہیں ہو تا خواہ شوہر موجود
 یا نہ ہو اور اگر زن مذکورہ کا مولود انہی پر توجہ مقدار کہ مقررہ نقلی ہو اور اسکا حوالہ شوہر کرنا لازم ہو تا ہو۔
 کم ہوتی ہو اسلئے کہ ابوین کا نصیب فقدان شوہر کی صورت میں و خمس اور وجود شوہر کی صورت میں و سدس
 ہوتا ہو اور سطح اگر احد الابوین کے ساتھ زن مذکورہ کی لڑکی جمعت ہو اور اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے
 تب بھی یہی کیفیت ہو پس ان صورتوں میں جو حکم مصنف وغیرہ نے فرمایا ہو تمام ہوگا اور اگر زن مذکورہ
 غیر ذات الولد ہو اور اس کے باپ نے شوہر کا اقرار کیا ہو تو جس حکم کہ مصنف نے ذکر کیا ہے وہ
 درست ہوگا اور اگر اسکی ان نے اقرار کیا ہو تو اوپر اپنے نصیب میں سے
 کسی حصہ کا بھی حوالہ شوہر کرنا لازم ہوگا خواہ اس کے لیے کوئی
 حاجب ہو یا نہ ہو اسلئے کہ علی الاطلاق
 شوہر کو اسے فرض ہے

اس کتاب کا مصنف نے اس کتاب اور مختصر تالیف میں اور
 دیگر علماء و علماء شہید نقل و غیرہ کی علی الاطلاق بیان فرمایا جو ظالی و اشکال وقت
 نہیں ہو، جو شہرہ ثانی لکھا کہ در و ضدہ تبیین میں اور صاحب مدارک نے شرح مختصر تالیف میں اور
 صاحب کفایہ وغیرہ نے تنبیہ فرمائی ہو اسلئے کہ اگر زن مرد و ذات الولد ہو تو اسکا وارث جو اس کے لیے شوہر
 اقرار کرے وہ اولاد (ذکر ہوں یا اثاثہ) اور ابوین (مان باپ) کے سوا کوئی شخص نہیں ہو سکتا اس اگر زن مذکورہ
 دینیہ موجود ہوں اور یمن سے ایک بیٹا اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے تو پھر اپنے نصیب (نصف متروکہ) کے لیے مال شوہر
 حوالہ کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ اس کے پاس قدر فاضل کی ہی مقدار ہو اور سطح اگر زن مذکورہ کے ایک ہی بیٹا ہو اور اس کے لیے
 شوہر کا اقرار کرے تب بھی اسکو اپنے نصیب (مجموع ترکہ) کے بلع کا اس کے حوالہ کرنا واجب ہوگا اور نہت و احدہ و زائدین بھی یہی
 حکم جاری ہوگا اور ان صورتوں میں مقررہ اپنے نصیب کے بلع کا حوالہ شوہر کرنا بے اشکال صحیح ہوگا جیسا کہ مصنف نے ذکر فرمایا ہے
 اور اگر زن مذکورہ کے لیے ابوین یا احدہا موجود ہو اور وہ دونوں یا او یمن سے ایک شخص اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے پھر گنہ گار کو
 مولود ذکر ہو تو مقررہ اپنے نصیب میں سے کسی حصہ کا شوہر کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ اسکا نصیب متغیر نہیں ہو تا خواہ شوہر موجود
 یا نہ ہو اور اگر زن مذکورہ کا مولود انہی پر توجہ مقدار کہ مقررہ نقلی ہو اور اسکا حوالہ شوہر کرنا لازم ہو تا ہو۔
 کم ہوتی ہو اسلئے کہ ابوین کا نصیب فقدان شوہر کی صورت میں و خمس اور وجود شوہر کی صورت میں و سدس
 ہوتا ہو اور سطح اگر احد الابوین کے ساتھ زن مذکورہ کی لڑکی جمعت ہو اور اس کے لیے شوہر کا اقرار کرے
 تب بھی یہی کیفیت ہو پس ان صورتوں میں جو حکم مصنف وغیرہ نے فرمایا ہو تمام ہوگا اور اگر زن مذکورہ
 غیر ذات الولد ہو اور اس کے باپ نے شوہر کا اقرار کیا ہو تو جس حکم کہ مصنف نے ذکر کیا ہے وہ
 درست ہوگا اور اگر اسکی ان نے اقرار کیا ہو تو اوپر اپنے نصیب میں سے
 کسی حصہ کا بھی حوالہ شوہر کرنا لازم ہوگا خواہ اس کے لیے کوئی
 حاجب ہو یا نہ ہو اسلئے کہ علی الاطلاق
 شوہر کو اسے فرض ہے

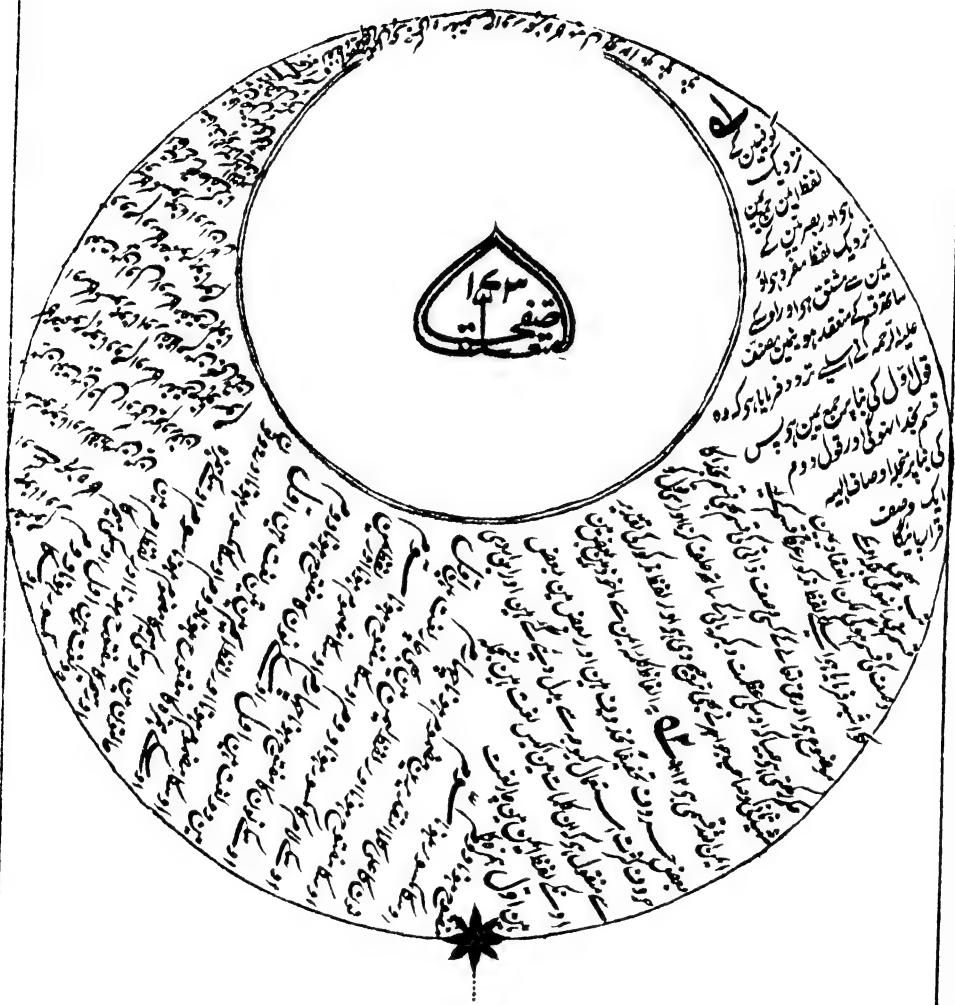
من الامور
الغیر المرئیة
كان حسنتها
بعض من
بیشتر
ماله ما
وهو
فان
دعوى
لا شئ
الخالق
لو اختلف
بان قال
في يد
فلاجل
فالقول
المالك
بالاصل
الامر
في امر
الامر
تتفرق
الدين
ازدواج
الامر
في امر
في امر
او مع
المشارك
الامر
الامر
والامر
ببدن
فان
وغير
والامر
والامر

ز امر کا استحقاق نہیں ہوا اور ہمارے بعض معاصرین شیخ غیب الدین بن تھارہ و مصنف جلالہ رحمہما صحت رکھتے ہیں
تسمیٰ علی کے بعد عامل کے لیے اس مقدار کا استحقاق ثابت فرماتے تھے جہاں کہ عامل نے دعویٰ کیا ہو اس لیے کہ
اولن دونوں کا اصل الفوضی (الو فی لون عن جن) ایک مضمون کا عامل و عامل دعویٰ کیا ہو یا اتفاق ہو پس جبکہ
قسم عامل سے دعوائے عامل باطل ہو گیا تو دعوائے عامل ثابت ہوا اور یہ قول خطا ہو اس لیے کہ قسم منکر
(عامل) کا فائدہ یہ ہو کہ دعوائے مدعی (عامل) ساقط ہو جائے اور اس کا فائدہ یہ نہیں ہو کہ جو مدعی مخالف
(حلف کنندہ یعنی عامل منکر ہو) تھا وہ ثابت ہو جائے تیسرے مسئلہ کے کوئی شخص کسی کے غلام گر بنیہ
کو پس لائے اور مدعی ہو کہ میں ایک کو تفرغ عرض کے بعد و پس لایا ہوں اور مالک غلام کا انکار کرے اور مدعی ہو
تو اس کو تفرغ عرض کے قبل پس لایا ہو لہذا تھکے عرض کا استحقاق نہیں ہو تو مالک کا قول مقبول ہو گا اس لیے کہ
عوض جہاں کہ استحقاق ہونا اصل عدم کے موافق ہو گیا **الایمان**
لفظ ایمان جمع بین چوں سے عین فقہاء میں کسی فعل کے بحال لانے یا رکرنے پر اسمائے مختلفہ الہیہ کے ساتھ
حلف کرنا امراد ہو اور او میں جارا م قابل بیان ہیں پس لا اہرون اس کے بیان میں جس نے یقین منعہ دعویٰ
پس جن ہمارے کہ یقین منعہ دعویٰ ہو ان کی تین قسم ہیں پہلی قسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ حلف کرنا جس سے
اون صفات کا ذکر کرنا امراد ہو جو ذات واجب تعالیٰ کے ساتھ خفصا رکھتی ہوں اور اس کی ذات مقدسہ علاوہ
کسی اور ذات پر صادق نہ آسکتی ہوں جیسے و مقولہ القلوب والا بصا اور والذی نفسی ہیک
(اوس ذات مقدسہ کی قسم ہو جس کے بقصد قدرت میں میرا نفس ہی) اور والذی خلق الجنة و بوء الشجرة
(اوس ذات مقدسہ کی قسم ہو جس نے دانہ کو شگفتہ اور انسان کو پیدا کیا) و دوسری قسم تمام ہا الہیہ میں سے
اون اسماء مقدسہ کے ساتھ حلف کرنا جو اس سے مخفی ہوں اور ذات واجب کے علاوہ کس ذات پر اطلاق
اطلاق صحیح نہ ہو جیسے واللہ والرحمن الاول الذی لیس قبلہ شیء (اوس لعل کی قسم ہو جس کے قبل
کوئی شے نہ تھی) تیسری قسم اوس اسماء کے ساتھ حلف کرنا جس کا ذات واجب کے علاوہ اور کس ذات پر نہ ہو

والله والرحمن
الاول
الابن
والثالث

اثبات دخول تھا تو معنی ہٹنا عدم دخول قرار پانگا اور جبکہ عدم دخول سے زید کی مشیت متعلق ہوگی
 تو اس کی قسم محل ہو جائیگی اور جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لادخلت الذرا لان یشاء زید
 (قسم خدا کے مریخ محل مکان نہوں گا مگر یہ کہ زید کی مشیت میری محل مکان ہونے سے متعلق ہو) اور زید کہے
 قد شئت ان تدخل (میں نے تیرا داخل مکان ہونا چاہا) تو حکم قسم ساقط ہو جائیگا کیونکہ جب کلام میں
 ہٹنا واقع ہوتا ہے تو اثبات کو مقتضی ہوتا ہے اور نہایت حتمی کا ہٹنا قسم کے علاوہ اور کسی عقد یا ایقاع
 (جیسے طلاق اور عتاق وغیرہ) میں بطلان حکم کا سبب نہیں ہونا پس اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے
 انت طالق انشاء اللہ تعالیٰ یا اپنے ملک سے انت حرا انشاء اللہ تعالیٰ کہے تو طلاق وعتق
 واقع ہوگا اور شتائے مذکور پر کوئی حکم مترتب نہ ہوگا اور آیا اقرار میں بھی استثنائے مذکور پر کوئی حکم
 مترتب ہوگا یا نہیں سہین تردد ہے اور اوپر کسی حکم کا مترتب ہونا اشیا و اصول مذہب کے موافق ہو
 پس اگر کوئی شخص کہے لعن علی عشقنا انشاء اللہ تعالیٰ تو قول مذکور سے دس درہم کا اقرار سمجھا جائیگا
 اور شتائے مذکور بطل ہوگا ایسے کہ وہ تعقیب الاقرار بانیافیدہ (اقرار کے بعد ایسے امر کا واقع کرنا
 جو اس کے منافی ہو) کے قیل ہے جس کا مقبول نہوں اقبل ازین مذکور ہو چکا ہے اور جن کلمات کے ساتھ
 کہ قسم کھائی جاتی ہو وہ تین حرف ہیں قول باہر جو اسائے ظاہرہ (خواہ لفظ جلالہ ہو جسے باشد یا نہ
 جیسے رب الکعبہ و رب الرحمن اور خواہ امہا جب تعالیٰ ہو جیسا کہ مذکور ہوا یا اور کوئی اسم ہو جیسے
 بالہم والعصر الخ ذلک) اور اسکا مضمرہ (جیسے بہ یا باک لا فعلن کذا) دونوں پر داخل ہوا ہے
 اور بعض علمائے فرمایا ہے کہ حروف قسم میں ہی حرف اصل ہو و قوم واو ہی فقط اسمائے ظاہرہ
 (خواہ لفظ جلالہ ہو جیسے باشد یا نہ جیسے والرحمن اور رب الکعبہ اور خواہ کلمہ اسماء باری تعالیٰ ہو
 جیسا کہ مذکور ہوا یا اور کوئی اسم ہو جیسے والعصر الخ غیر ذلک) پر داخل ہوتا ہے اور اسم مضمرہ پر
 داخل نہیں ہوتا سوم تاہر جو ہم مضمرہ مطلقاً داخل نہیں ہوتا اور اسکا ظاہرہ میں فقط لفظ جلالہ باشد

دو قول
 لادخلت
 لکھان یشاء
 ذلک ان حال
 قد شئت
 ان تدخل
 قد سقط
 حکم البین
 لان لا حسم
 من القسم
 فی بعض
 قول
 فغیر البین
 وہل یحل
 فی الحکم
 فیہ تردد
 و لا شبهہ
 لادخل
 والحرف
 و تعقیب
 بالاسم
 والواو والهم



وہل ہوتا ہے جیسے نالہ تفتوتن کر دوسف یا تالہ لاکیدن اصنامکرا و لفظ جلالہ کے علاوہ کسی
اس پر وہل نہیں ہوتا اور تر باب لکھجہ یا تالہ جمن داخل ہوا ہو جس پر قیاس نہیں ہو پس جبکہ کوئی شخص نالہ یا
والہ یا تالہ لافعلت لکھا کیونکہ اس کی قسم منعقد ہو جائیگی اور اس طرح اگر کوئی شخص امدادہ قسم کے ساتھ
حرف قسم کا لفظ لکھے (جیسے اللہ لافعلت لکھا) بلکہ حرف قسم کو مذوف اور لفظ اشہ کو مجرور ملحق کئے
تب بھی اس کی قسم منعقد ہو جائیگی اس لیے کہ لغت عرب سے کیفیت مذکورہ کے ساتھ حلف کرنا کی توجہ نہایت ہے
اور کلام حضرت رسالتا عین بھی وارد ہوا ہو وہاں اللہ ما سرت الا واحقاق اور امین تردد ہو
اس لیے کہ کیفیت مذکورہ کے ساتھ حلف کرنے پر عادت جاری نہیں ہوتی بلکہ اس کو خاص لوگوں کے سوا کوئی جاننا بھی
نہیں ہو اور اصل رسالت ذمہ اور عدم تعلق احکام سے ہو لکن با اینہما قبل مذکور سے یہین کا منعقد ہو جانا
اشبہ ہو اس لیے کہ استعمال مذکور صحیح ہو اور عموم دلہ و سکو شامل ہو اور اگر کوئی شخص لاھا اللہ فعلت
کے تو وہل قسم ہوگا اس لیے لغت میں عنوان مذکور کے ساتھ حلف کرنا صحیح و شائع ہے جس کی تقدیر
لاوالہ فعلت ہو اور لفظ ہاکلمہ تنبیہ ہے جو حرف قسم کے مذوف ہونے کی صورت میں اس کے مقام پر
وہل کیا جاتا ہو اور یا ائین اللہ کہنے سے قسم منعقد ہوتی ہو یا نہیں سمین تردد ہو اس لیے کہ لفظ مذکور کا
معنی میں ہونیکا احتمال ہو سیکر کو غیر نے اختیار کیا ہو لہذا اوس کی قسم ہوگی اور اس قسم حقائق کے ساتھ
ہونگی اور قبل ازین مذکور ہو چکا ہو کہ حلف باللہ کے سوا قسم منعقد نہیں ہوتی اور شاید کہ قسم کا منعقد ہونا
اشبہ ہو اس لیے کہ وہ عرفین قسم کے لیے موضوع ہوا اس طرح اہم اللہ اور من اللہ اور ہ اللہ میں بھی کلام ہو
اور انعقاد قسم اشبہ ہو اس لیے کہ الفاظ مذکورہ کے ساتھ قسم کھانا متعارف و شائع ہو دوسرا امر حلف
(قسم کما یوالا) کے بیان میں اور اس کا لفظ اور کامل العقل اور صاحب اختیار اور صاحب لہ او ہونا انعقاد قسم میں شرط
ہے مطلق صغیر تیز ہو یا نل و دہ سالہ ہو یا نل کی قسم منعقد ہونگی اور اس طرح جن کو ان کی قسم بھی منعقد نہیں ہوتی
اس لیے کہ ان لوگوں کے قصد کا کوئی اعتبار نہیں ہوا اور اس طرح اس شخص کی قسم بھی منعقد نہیں ہوتی جس کا قصد

وہل ہوتا ہے
اس پر وہل نہیں ہوتا
والہ یا تالہ لافعلت
حرف قسم کا لفظ
تب بھی اس کی قسم
اور کلام حضرت
اس لیے کہ کیفیت
نہیں ہو اور اصل
اشبہ ہو اس لیے
کے تو وہل قسم
لاوالہ فعلت ہو
وہل کیا جاتا ہو
معنی میں ہونیکا
ہونگی اور قبل
اشبہ ہو اس لیے
اور انعقاد قسم
(قسم کما یوالا)
ہے مطلق صغیر
اس لیے کہ ان لوگوں

۱۶۳

اور اس کے غیظ و غضب کی وجہ سے مرتفع ہو جائے اور اپنے نفس کا مالک نہ رہے اور اگر کوئی شخص باوجود
 غیظ و غضب کے اپنے نفس کا مالک رہے تو اس کی قسم منع ہوگی اور انعقاد میں من قصد میں کا مستحق نہ ہوگا
 باین معنی کہ صیغہ یمین کے لفظ کا قصد کرنا اور اس کو بارادہ قسم واقع کرنا اس کے انعقاد میں شرط ہو
 بناؤ اعلیہ انعقاد کے لیے دو ارادوں کی حاجت ہو اور تنہا صیغہ یمین کا قصد و ارادہ سے واقع کرنا
 وجوب کفارہ اور دیگر احکام کے ترتیب میں کافی نہیں ہونا و تیکہ اس کے علاوہ یمین کا قصد بھی حاصل نہ ہو اور
 جب تک کہ مسلم کی قسم صحیح ہو یا غیر مسلم کی قسم صحیح ہو یا ایسے عموم اقلہ اس کو شامل ہو اور مسلم کی کفار بھی
 احکام فرعیہ کے ساتھ مخاطب میں بناؤ اعلیہ اول سے مخالفت قسم کا گناہ بھی متعلق ہوگا جس طرح کہ سائر احکام کی
 مخالفت کا عذاب اول سے متعلق ہو اور شیخ علیہ الرحمۃ نے کتاب خلاف میں فرمایا ہو کہ کافر کی قسم صحیح ہوگی کیلئے
 کافر کو معرفت خدا حاصل نہیں ہوتی جو اس کی قسم کے معتبر نہ ہو کہ معتضی ہو اور جبکہ کافر کی صحت کے قائل ہو
 تو آیا وجہ مخالفت اس سے کفارہ کا دنیا صحیح ہوگا یا نہیں اس میں تردد ہو جس کا انتشار یہ ہو کہ کفار میں
 نیت قرب شرط ہو جو حق کافر میں غیر متصور ہو اور قسم مولود کے منعقد ہونے میں اس کے والد کی اجابت
 شرط ہو پس اگر کوئی مولود بدو اپنے باپ کی اجازت کے قسم کھائے گا تو منعقد نہ ہوگی اور اس طرح عورت کی
 قسم بدو اس کے شوہر کی اجازت کے منعقد نہیں ہوتی اور اس طرح ملک کی قسم بدو اس کے مالک کی
 اجازت کے منعقد نہیں ہوتی ہاں اگر ان میں (ولد عورت - مملوک) میں سے کوئی شخص کسی فعل واجب
 کے بجالانے یا کسی فعل قبیح کے ترک کرنے کی قسم کھائے تو بدو ان اجازت بھی منعقد ہو جائیگی اور اگر شخص
 میں سے کوئی شخص فعل واجب یا ترک قبیح کے علاوہ کسی اور فعل کے بجالانے یا ترک کرنے پر قسم کھائے تو باپ اور
 شوہر اور مالک کو ان کی قسم کے فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص
 قسم کے صیغہ صریحہ کے ساتھ حلف کرے اور بعد ازاں مدعی ہو کہ میں نے قسم کا ارادہ نہیں کیا تو طہار
 اس کا قول مقبول ہوگا اور باطن اس کی نیت پر چھوڑ دیا جائیگا ایسے کہ سائر و باطن پر علام الغیوب کے سوا

ولا الفسق
 لان عات نفسہ بفسق
 البین من الفصل
 البین من الکافر کا قصد
 من المسلم و فانی الخ
 لا یقصد فی صحفہ التعلیل
 منه زود منشأ
 لا انعقاد الی غیبت
 القریۃ ولا متقد من
 اللام والدلائل الام
 اذہ ولا یابین المراء
 والعلو لا ان
 والعلو البین فی
 بکون البین فی
 فعل واجب او ترک
 فیسیر ولو حلف احد
 الشانۃ فی غیر ذلک
 ان اللاب والفرق
 کان اللاب لعل البین
 والابا لعل لعل
 ولا کفارۃ و لو حلف
 بالصبر و قال لم
 بالصبر و قد یستحب
 قبل منه و قد یستحب

۱۷۵
کتاب تخصیص باب نمونہ کا فہم
داخل ہو گیا اور اس کی
موت ہو گئی

اسلام کا مشرعوں کا
مل جلجلا ہو اور اس علم کی
سو ۱۰۰ حصہ یعنی شریعت کی
عقلمندی پر ہے کہ نہ متفق ہو

کہ خجاس مذکورہ پتہ پر
بدلتا اجاڑتے

اگرچہ باب در شوہر اولک
کو او کے محل فرغ و کشادہ لای
کا اختیار ہوا ہی اور

اور دوسری خبر کی جہانگیر سے بھی مطالبہ نہیں ہو چکا ہے۔

مطالعہ میں اسکو
شہرت کی برکت بھی ہو سکتی ہے
چنانچہ اگر اس شخص کو برکت
کے کوئی حصہ نہ ملے گا

The diagram is a circular chart with a central white circle containing the title "مشافہ صفحہ ۱۷۸". Radiating from this center are several concentric rings of handwritten Urdu text. The text is organized into segments, likely representing different parts of a manuscript or a specific thematic analysis. The script is a clear, cursive Urdu hand. The overall shape is roughly circular, with some text extending slightly beyond the outer edge.

والعین علی من انحر کافر کو بھی شامل ہے جس سے معلوم ہوا ہے
کہ صورت انکار میں کافر بھی قسم

[illegible]

اے پکار
 اسے فتح کر کے غنیمت
 اقبال پہ چاہے بصورت کو قبول نہ کر
 ہوا جا بھوک آزار و ہو جلے
 خوش نصیب

مہو جا نیکی و راستگی
مخالفت بین کفار و بھی
لازم مہوگا اور اسکیو
صاحب ہارنے بھی

اختیار و عجز و ضعف
کیا ہر دو عالم کا
و لا یستغفر من الذل واللعن طالع کا
لا ذل ولا عجز آہ سے مستغفر کیجیے
کراختیار و عجز

کی قسم بدلو اچانک
صحیح نہیں کی ہوئی اور
اسکیو علامہ و شہید ثانی
وغیرہ نے بھی اختیار

اور بعض اخبار میں لکھا کہ

ولا يمين في قطيعه وحسنه
وغيره من قول سحر او جودكم
اولك اهيست قسمه وتر

بہارِ نبوت
مجموعہ کتب
بہارِ نبوت
بہارِ نبوت
بہارِ نبوت

کے لیے
اسبقدر پر
اکتفا کی جاتی ہو

مجلس فیضان

ہجرات اور اس
مبحث کی تفصیل
کتب مہیو طہ

اول کلام اور اذیتیں ملنے
میں مطلوب

وفا کرنا لازم ہوگا
اس کے وجہ سے
ایمان مہتمم سے مخصوص
ہو اور ایمان نہ ہوگا

هذا العلم
فلا فائدة
اليوم حشر
تقوى الخلق
والبينة
الكتابية
وكذا الى
هذا العلم
في الفند
اوقى الفند
نبي من
محمدا و
عليه السلام
والجباة
او خلف
لا تترك
سلك الفان
حنث الشرس
من ما عيا
سواء كرم
منها او

پس اسی پر محمول ہوگا تاؤ علیہ پانی کا چلو میں لیکر پینا بھی نہ سے پینے میں حقیقتہً داخل ہوگا اور اوسکا
استثنا سے منقطع پر محمول کرنا از کتاب مجاز کو مستلزم ہو یا تپچوان مسئلہ جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لا اکل
رؤسا (قسم بخدا کہ میں سروں کو کھتاؤنگا) تو لفظ رؤس کا اطلاق اذن سروں کی طرف متصرف ہوگا جسکے
تنہا کھانے پر غالباً عادت جاری ہو جیسے سر کاؤ (گائے کی سری) یا سر گوسپند (کبری یا بھیڑی کی سری)
یا بیشتر (اونٹ کی سری) اور پرندوں اور ٹھیلیوں اور مڈیوں کے سروں میں قسم کی مخالفت لازم
نہ آئیگی اور ہمیں تردید ہو اسلئے کہ لفظ رؤس لغت کے اعتبار سے جملہ رؤس میں حقیقت ہو اور شاید کہ
رؤس مذکورہ کی طرف اس کے منصرف ہونیکا منشاء اختلاف عادت ہو جو باختلاف زمان و مکان مختلف
ہوتی ہو اور اوسکا منشاء حقیقت عرفیہ نہیں ہوتا بلکہ حقیقت لغویہ پر مقدم کیا گئے اور اس طرح اگر کوئی شخص
کہے واللہ لا اکل لحم (قسم بخدا کہ میں گوشت کو کھتاؤنگا) تو اس قول میں بھی وہی کلام جاری ہوگا جو
قول سابق میں جاری تھا لکن بجا ہر ایک گوشت کے کھانے کا مخالفت قسم کو مستلزم ہونا قوت رکھتا ہو
اسلئے کہ لفظ گوشت کا ہر گوشت کو شامل ہونا باعتبار عرف و لغت واضح ہو بناؤا علیہ بھی اور مڈی وغیرہ کا
گوشت بھی مملون علیہ میں داخل ہوگا اور اس کے کھانے سے قسم کی مخالفت لازم آئیگی اور اگر کوئی شخص کہے
واللہ لا اکل شحم (قسم بخدا کہ میں چربی کو کھتاؤنگا) تو شحم طہر (دوسفید چربی جو پشت کے گوشت سے لٹکتا
اور اوسکی سرخ چربی کے ساتھ مخلوط نہیں ہوتی) کے کھانے میں قسم کی مخالفت لازم نہ آئیگی اور اگر قابل ہونا
کہ باعتبار عادت کے وہمیں قسم کی مخالفت لازم آئیگی تو خوب ہو اسلئے کہ شحم طہر صاف آتا ہو اگرچہ
اوس کے گوشت لاصق پر صادق نہیں آتا اور اگر کوئی شخص کہے لا ذقت شیئا فلا یتیا (قسم بخدا کہ میں لالان
شو کو نہ کھیتاؤنگا) بعد ازاں شیء مملون علیہ کو چاکر تحو کہ دیوے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ قسم کی مخالفت
لازم آئیگی اور یہ قول خوب ہو اسلئے کہ چبانے سے اوس کے ذوق (کھانا) کا تحقق ہو جاتا ہو چھٹا مسئلہ
جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لا اکل سمنا (قسم بخدا کہ میں نہ دھن کو کھتاؤنگا) بعد ازاں اوسکو روٹی کے ساتھ

انجا مسئلہ
افنا حلقہ میں
قسمت انصاف
ارے کا جوت لعل
بجلی غالباً
الغیر الغادر
موجب لا یجفت
بئس العابد
والساحل بجل
وفیہ تردد
والتلاویح
لیکھنا
یعنی اندھنا
بکجیہ دلچسپ
لا اکل شحم
الظہر و فیہ
جفت حادہ
کان حسنا
وان قال لا ذقت
شیئا فضعف
والظہر



یونکہ باخبار عرف کے طب سے وہی ضرر متبادر ہوتا ہے جسکا مجموع پختہ ہوا اور سیر سے وہ خراب متبادر ہوتا ہے
 جسکا مجموع خام ہوا اور یہ قول ضعیف ہوا ورتبادر مذکور مسلم نہیں ہوتا ان مسئلہ اسم فاکہ ہر اوس میوہ پر
 واقع ہوتا ہے جو طعام کے قبل یا بعد کھلا گیا جاتا ہے جیسے انار اور انگور اور طب غیرہ (جیسے ناشپاتی)
 پس اگر کوئی شخص کھے واللہ لا اکلث فاکھتہ (قسم بخدا کہ میں میوہ کو کھلاؤنگا) بعد ازان میوہ آکر کورہ
 میں سے کسی میوہ کو کھالیوے تو ممانث ہوگا اور آیا بیخ (خربزہ) بھی دخل فاکہ ہے یا نہیں میں تردد
 اور لفظ ادام (سالم و غیرہ) ہر اوس شے پر صادق آتا ہے جو عادیہ روئی کے ساتھ کھایا جاتا ہے اگرچہ نمک ہو خواہ
 مانع (رفیق) ہو جیسے شہرہ و خرماء وغیرہ یا غیر مانع ہو جیسے گوشت و سوان مسئلہ جبکہ کوئی شخص کھلا اللہ
 ماہذا السکونہ (قسم بخدا کہ میں اس کو نہ کھے پانی کو نہ پیونگا) تو اس وقت تک ممانث نہ ہوگا جب تک اس کے
 ثل پانی کو نہ پیے اور سطح اگر کوئی شخص واللہ لا شربت ماء (قسم بخدا کہ میں اس کے پانی کو نہ پیو) کھے
 تب بھی یہ حکم ہوگا اور اگر کوئی شخص کھے واللہ لا شربت ماء هذا لبندر (قسم بخدا کہ میں اس کو نہ پینے کا پانی نہ پیونگا)
 تو بعض آب کے پینے میں قسم کی مخالفت لازم آئیگی ایسے کہ صحت میں نقصان نہ پہنچے کل آب کے ارادہ کرنے
 کی طرف منصرف نہ کرنا ممکن نہیں ہوا بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بعض آب کے پینے کی وجہ سے قسم کی مخالفت لازم
 نہ آئیگی اور یہ قول خوب ہو سیکے کہ کل آب کے ارادہ کا ممکن نہ ہونا بعض آب کے ارادہ کو مقتضی نہیں ہونگا
 ہمیں ظاہر نقل کی مخالفت لازم آتی ہو غایۃ الامر یہ کہ طاعت مذکورہ از قبیل واللہ لا صعدت السماء
 ہوگا جو قسم کے عدم انعقاد کو مستلزم ہو گیا رھوان مسئلہ اگر کوئی شخص کھے واللہ لا اکلث هذا من
 الطعام میں (قسم بخدا کہ میں ان دونوں طعاموں کو نہ کھلاؤنگا) تو ایک طعام کے کھانے میں قسم کی مخالفت
 لازم نہ آئیگی جسکی جملہ اشیاء اسلئے اکل الطعام میں مجموع طعامین صادق نہیں ہے مگر حکم عرف متعلق تمام
 اور اسلئے عدم ہر ارب ذمہ کو مقتضی ہے اور سطح اگر کوئی شخص کھے واللہ لا اکلث هذا الخبز وهذا
 (قسم بخدا کہ میں اس دونوں اشیاء کو کھلاؤنگا) تب بھی اس وقت تک قسم کی مخالفت لازم نہ آئیگی جب تک

ضعیف
 التاسعة اسو
 تقع على الثمان العنب
 الرطب فمضى حلقه
 فاكه خنثى كل واحد
 من الف في الطين
 ولا دم اسو
 بل كان ملكا او ما يشا
 ولا يدع غير ما
 العاشرة اذا
 كان اللحم
 فان لا شرب ماء
 هذا السكون
 لا شرب الماء
 هذا البدر خنثى
 البصل ذبا
 الى اذنه الكاذب
 خنثى وهو حسن
 الحاكه عشرة
 قال لا اكلت هذا من
 الطعامين

اون دونوں (روٹی اور محلی) کو کھائے ایسے کہ وہ معاملہ جمع کی واسطے آتی ہو جو الف ثنیہ کا حکم رکھتی ہو
اور شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اگر کوئی شخص کھے واللہ لا کلمت ذیل و عمراً (قسم بخدا کہ میں زید اور
عمر سے کلام کرونگا) بعد ازاں اون دونوں میں سے ایک شخص کے ساتھ کلام کرے تو حاث ہوگا
ایسے کہ وہ معاملہ فعل کے قائم مقام ہو پس گو یا کہ قائل نے صورت مذکورہ میں لا کلمت ذیل
لا کلمت عمر کے ساتھ تلفظ کیا ہو لیکن قول اول صحیح تر ہو باحوال مسئلہ حکیم کوئی شخص کھے واللہ
لا کلمت خلا (قسم بخدا کہ میں سر نہ کھاؤنگا) بعد ازاں او کو اور ام خیر قرار دے (یعنی نو سکوروٹی کے ساتھ)
تو حاث ہوگا ایسے کہ اس صورت میں کھانا صادق ہو طرح کہ اس کے ساتھ کھانے پر صادق آتا ہو ان کے
سر کہ کو کسی طعام ختمہ میں اس طرح شریک کر دے کہ اس کا اسم نازل ہو جائے تو حاث نہ ہوگا خواہ اس کے
اوصاف (ترشی وغیرہ) باقی رہیں یا نہ رہیں ایسے کہ اس صورت میں او سپر سر کہ کھانا صادق نہیں آتا
تیرھواں مسئلہ اگر کوئی شخص کھے واللہ لا شربت لک ماء من عطش (قسم بخدا کہ میں شربت
تیرا پانی نہ پیونگا) تو قول مذکور سے تحریم آب کا مراد لینا حقیقت ہو اور آیا قول مذکور سے تحریم طعام
بھی مراد ہوگی یا نہیں پس بعض علماء نے فرمایا ہو کہ مراد ہوگی کیونکہ اس پر عروت دلالت کرتی ہو جو لغت پر
مقدم ہو اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ مراد نہ ہوگی ایسے کہ وہ نقطہ تحریم آب میں حقیقت ہو اور تحریم طعام
کے ارادہ کو باعتبار لغت شامل نہیں ہو اور انعقاد قسم میں فقط ارادہ کافی نہیں ہو تیسرا مطلب
اون مسائل کے بیان میں جو بیت (مجرور اور دار مکان) متغص میں اور وہ کسی مسئلہ میں پسلائے
جبکہ کوئی شخص کسی ل (جیسے خرید و فروخت یا زراعت) کے بجالانے پر حلف کرے تو اس میں ابتداء کرنے سے
حاثت (قسم کی مخالفت کر نیوالا) ہوگا ایسے کہ او سپر ہم مخلوق علیہ صادق آتا ہو اور اس کی سند است
(مستمر اور باقی رکھنا) سے حاثت نہ ہوگا ایسے کہ استقامت پر ہم مخلوق علیہ صادق نہیں آتا بناءً علیہ لہ
کسی شخص نے قبل حلف اپنا مکان بکرا یا دیا ہو اور بعد حلف اس کا جارہ کو فسخ کرے تو حاثت نہ ہوگا البتہ

بالکمال
الوادعاطفہ الخیر
فی کاف النبیہ وقال
الشیخ وقال لا کلمت ذیل
دعمر وقال لا کلمت ذیل
حاشا لک احد صا
الفعل والواو تنویض
عشر فاذا حلف لا کلمت
خدا لا صلیبہ نہ حثت لوی
جملہ فی طبعہ فاذا زال عنہ
التسمیۃ تو یحییٰ ثانی الخ
عشر وقال لا کلمت
عشر ما من عطش فہو
لک ماء من عطش الماء
حقیقۃ فی خیر الطعام
هل یعدى الی الطعام
هل یعدى فادویہ نسکا
قبل نعم المطلب
بالحقیقۃ فی المسائل
ان الالف بالبت اللہ
الختیۃ بالبت اللہ
المسائل علی فعل فہو
ان الحلف علی ما یحث
بہا لیس

اگر کوئی فعل کسی مدت کی طرت منسوب ہوتا ہو جیسے سکنہ مدۃ (میں فلان مکان میں فلان وقت تک کن یا
یا رکبہ مدۃ (میں فلان چوپایہ پر فلان زمانہ تک سوار ہوا) تو اس کی استدامت میں بھی واسطی طرح حانت ہوگا
بسطی طرح کہ اس کی ابتدا میں حانت ہوتا ہو پس جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لا اجرت ہذا الدار
(قسم بخدا کہ میں اس مکان کو اجارہ پر نہ دوں گا) یا کہے واللہ لا بعت ہذا الدار (قسم بخدا کہ میں اس
مکان کو فروخت نہ کروں گا) یا کہے واللہ ما وھبت ہذا الدار (قسم بخدا کہ میں اس مکان کو ہبہ نہ کروں گا)
تو ان جملہ صورتوں میں اس کی قسم ابتدا سے متعلق ہوگی اور اس کی استدامت سے متعلق نہ ہوگی اس لیے
اوپر پہلے محلف علیہ صادق نہیں آتا مگر کوئی شخص کہے واللہ لا سکنت ہذا الدار
(قسم بخدا کہ میں اس مکان میں سکونت نہ کروں گا) اور وہ مکان محلف علیہ میں ساکن ہو یا کہے واللہ
ما اسکنت ذیل (قسم بخدا کہ میں فلان مکان میں نہ رہوں گا) حالانکہ زیر اسی مکان میں ساکن ہو
تو استدامت سکتی (مکان میں رہنا) اور نہ ہاں اسکان (مکان میں رکھنا) سے بھی حانت ہوگا اس لیے کہ
اون دونوں (سکنی و اسکان) کی استدامت و تہمل پر بھی ہم محلف علیہ واسطی طرح صادق آتا ہے جو بطرح کہ
اؤنکی ابتدا پر صادق آتا ہو پس بعد حلف اوس مکان سے خارج ہونے میں قسم کی موافقت حاصل ہوگی
اور اگر سکنی کے علاوہ اور کسی غرض سے (جیسے سباب کا نقل کرنا) مکان محلف علیہ کی طرت عود کرے گا تو
حانت نہ ہوگا اس لیے کہ اوپر سکنی صادق نہیں آتا اور استدامت پس (پہنا) و رکوب (سوار ہونا) میں بھی پیش
جاری ہوگی پس اگر کوئی شخص کسی کپڑے کے نہ بننے یا کچھ چوپایہ پر سوار ہونے کی قسم کھائے تو اس کی استدامت
و ابتدا میں کوئی فرق نہ ہوگا اس لیے کہ وہ دونوں (پہنا سوار ہونا) اون افعال میں غل میں جو مدت کی طرت منسوب
ہوتے ہیں جیسے لبستہ شہرا اور ركبۃ شہرا اور یا فصل تطیب (غوشہ لگانا) کی ابتدا و استدامت کا
بھی ایک ہی حکم ہوگا ایمین تروہو اس لیے کہ فی فعل مدت کی طرت منسوب نہیں ہوتا اور تطیب شہرا یا لبستہ کھانا
میں نہیں ہوتا بلکہ تطیب شہرا یا لبستہ کھانا میں بھی اس کی استدامت پر حکم ابتدا جاری ہوتا ہے اصل میں
اللہ لا سکنت ہذا الدار (قسم بخدا کہ میں فلان مکان میں نہ رہوں گا) اور اللہ لا اسکنت ذیل (قسم بخدا کہ میں فلان مکان میں نہ رہوں گا)

اگر کوئی فعل کسی مدت کی طرت منسوب ہوتا ہو جیسے سکنہ مدۃ (میں فلان مکان میں فلان وقت تک کن یا
یا رکبہ مدۃ (میں فلان چوپایہ پر فلان زمانہ تک سوار ہوا) تو اس کی استدامت میں بھی واسطی طرح حانت ہوگا
بسطی طرح کہ اس کی ابتدا میں حانت ہوتا ہو پس جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لا اجرت ہذا الدار
(قسم بخدا کہ میں اس مکان کو اجارہ پر نہ دوں گا) یا کہے واللہ لا بعت ہذا الدار (قسم بخدا کہ میں اس
مکان کو فروخت نہ کروں گا) یا کہے واللہ ما وھبت ہذا الدار (قسم بخدا کہ میں اس مکان کو ہبہ نہ کروں گا)
تو ان جملہ صورتوں میں اس کی قسم ابتدا سے متعلق ہوگی اور اس کی استدامت سے متعلق نہ ہوگی اس لیے
اوپر پہلے محلف علیہ صادق نہیں آتا مگر کوئی شخص کہے واللہ لا سکنت ہذا الدار
(قسم بخدا کہ میں اس مکان میں سکونت نہ کروں گا) اور وہ مکان محلف علیہ میں ساکن ہو یا کہے واللہ
ما اسکنت ذیل (قسم بخدا کہ میں فلان مکان میں نہ رہوں گا) حالانکہ زیر اسی مکان میں ساکن ہو
تو استدامت سکتی (مکان میں رہنا) اور نہ ہاں اسکان (مکان میں رکھنا) سے بھی حانت ہوگا اس لیے کہ
اون دونوں (سکنی و اسکان) کی استدامت و تہمل پر بھی ہم محلف علیہ واسطی طرح صادق آتا ہے جو بطرح کہ
اؤنکی ابتدا پر صادق آتا ہو پس بعد حلف اوس مکان سے خارج ہونے میں قسم کی موافقت حاصل ہوگی
اور اگر سکنی کے علاوہ اور کسی غرض سے (جیسے سباب کا نقل کرنا) مکان محلف علیہ کی طرت عود کرے گا تو
حانت نہ ہوگا اس لیے کہ اوپر سکنی صادق نہیں آتا اور استدامت پس (پہنا) و رکوب (سوار ہونا) میں بھی پیش
جاری ہوگی پس اگر کوئی شخص کسی کپڑے کے نہ بننے یا کچھ چوپایہ پر سوار ہونے کی قسم کھائے تو اس کی استدامت
و ابتدا میں کوئی فرق نہ ہوگا اس لیے کہ وہ دونوں (پہنا سوار ہونا) اون افعال میں غل میں جو مدت کی طرت منسوب
ہوتے ہیں جیسے لبستہ شہرا اور ركبۃ شہرا اور یا فصل تطیب (غوشہ لگانا) کی ابتدا و استدامت کا
بھی ایک ہی حکم ہوگا ایمین تروہو اس لیے کہ فی فعل مدت کی طرت منسوب نہیں ہوتا اور تطیب شہرا یا لبستہ کھانا
میں نہیں ہوتا بلکہ تطیب شہرا یا لبستہ کھانا میں بھی اس کی استدامت پر حکم ابتدا جاری ہوتا ہے اصل میں
اللہ لا سکنت ہذا الدار (قسم بخدا کہ میں فلان مکان میں نہ رہوں گا) اور اللہ لا اسکنت ذیل (قسم بخدا کہ میں فلان مکان میں نہ رہوں گا)

اجمال وغیرت بنایا جاتا ہو اسلئے کہ وئے محاورات میں لفظ بیت اس حجرہ کو شامل نہیں ہوتا البتہ اگر
 کوئی بدوی (محرشین) یا شخص اپنے داخل بیت نمونے پر حلت کرے جسکو اہل بادیع کے حجروں میں سکونت
 کرنے کی عادت ہو تو وہ دونوں حجروں کے داخل ہونے میں قسم کی مخالفت لازم آئیگی اسلئے کہ وئے محاورات
 واطاقات میں لفظ بیت اون دونوں کو شامل ہو اور اگر کوئی شخص کہے واللہ لا دخلت دار ذیل
 (قسم بخدا کہ میں مکان زید میں داخل نہ ہوں گا) یا کہے واللہ لا کلمت ذوجہ (قسم بخدا کہ میں زید کی زوجہ
 سے کلام نہ کروں گا) یا کہے واللہ لا استخدمت عبدا (قسم بخدا کہ میں غلام زید سے خدمت نہ کروں گا)
 تو ان جملہ صورتوں میں فعل مخلوف علیہ کی حرمت ملک زید کی تابع ہوگی پس اگر نیکو شیعائے مذکورہ کوئی شیخ
 ملک زید سے خارج ہو جائے (مثلاً وہ اپنے مکان کو فروخت کر دے یا زوج کو طلاق دیدے یا غلام کو
 آزاد کر دے) تو انحال مخلوف علیہا میں امور کے ترک پر حلف، کیا ہی کی حرمت زائل ہو جائیگی لیکن اگر
 کوئی شخص کہے واللہ لا دخلت دار زید ہذا (قسم بخدا کہ میں مکان میں داخل نہ ہوں گا)
 تو عین مکان سے حریت متعلق ہوگی اگرچہ اوسکی ملک سے خارج بھی ہو جائے اسلئے کہ لفظ ہذا مکان مخلوف علیہ
 کی تعیین ہوجاتی ہے لہذا اوسکی اعتبار کیا جائیگا اور اضافت زید کا کماحقہ ساقط ہوگا اور بعض علماء ان صورتوں
 میں اتحای حکم کے قائل ہوئے ہیں اور یہ قول خوب ہو اسلئے کہ لفظ مذکور میں دو قیدون (اضافات و تعیین) کا
 تباہ ہونا ہواو یہ مجموعہ اس صورت میں باقی نہیں رہتا جبکہ مکان مذکور اوسکی ایکست خارج ہو جائے کیونکہ لفظ
 تعیین قی رہتی ہے اور اضافت زائل ہوجاتی ہے اور انتفاء مجموع میں احد جز میں باطل ہونا کافی ہو تاہم علیہ کان
 سے ملک زید کے زائل ہونے کے بعد داخل ہونے میں صورت سابقہ کی قسم کی مخالفت لازم نہ آئیگی چوتھا مسئلہ
 جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لا دخلت دارا (قسم بخدا کہ میں کسی مکان میں داخل نہ ہوں گا) بعد ازاں کسی غالی
 زمین میں داخل ہو چسپ قبل زمین کوئی مکان بنا ہوا تھا تو حاتمہ کہے کہ اوسپر ہم دار (مکان)
 صادق نہیں آتا لکن اگر کوئی شخص کہے واللہ لا دخلت ہذا (قسم بخدا کہ میں مکان میں داخل نہ ہوں گا)

وحيث هما
البدوي ومن ارعاده
بسكناه وتوكلت
دار زيد اى كل من
زوجه او اخى يابسا
عبد كان خريش من
الملك فنى خريش من
ذلك عن ملكه دار
امال قال كل من دخل
زيد هذه تغلق الخيم
والعين من الملك وفيه
قول الخريش
الاربعة اذا حلق الخيل
دارا وارحل الخيل
لوحيث اما كل دار
هذه الارز دخلت
برحاق الارز دخلت
وفيه اشكال من حيث
تعلق البهي بالعيد فار
اعتبارا باموصف وحلق
كل دخلت هذا الارز من
هذا الباب #

وہ مکان میں ہو جائے اور خالی زمین (مکان) باقی رہ جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اس کے داخل نہیں
 کبھی قسم کی مخالفت لازم نہ آئیگی اس لیے کہ بالفعل و سیرا ہم در صادق نہیں آتا اور اس میں اشکال ہو اس لیے کہ متورک
 میں اس کی قسم کی متعلق ہو سیر لفظ بہرہ دلالت کرتا ہو پس وصف مکانیت کا اعتبار نہ کیا جائیگا اور اگر کوئی شخص کہے
 ۱۰ اللہ لا دخلت هذه الدار من هذه الباب (قسم بخدا کہ میں اس مکان میں فلان دروازہ سے
 داخل ہوں گا) بعد ازاں اسی دروازہ سے داخل مکان ہو تو قسم کی مخالفت لازم آئیگی اور اگر اس میں دروازہ
 (بازو اور چوکٹ وغیرہ) کو اوکھڑا کر مکان مذکور کے کسی دوسرے منفذ کی طرف منتقل کر دے اور دروازہ قبل
 کے منفذ سے داخل مکان ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہو کہ عانت ہو گا اس لیے کہ جس دروازہ کو کہ اس کی قسم شامل تھی
 (یعنی پہلے دروازہ کا منفذ) وہ بحال باقی ہو اور حسب موضوع (بازو اور چوکٹ وغیرہ) جو منفذ میں کی جاتی ہے
 کا کوئی اعتبار نہیں ہو اور یہ قول خوب ہو اس لیے کہ ہم باب سے عرفاً فقط وہ منفذ مفہوم ہوتا ہو جس کی طرف
 داخل مکان میں احتیاج ہوتی ہو اور مجموعہ منفذ و شب یا تنہا چوب یا اس کے مفہوم عرفی سے خارج ہو اور
 اگر کوئی شخص کہے واللہ لا دخلت هذه الدار من بابها (قسم بخدا کہ میں اس مکان میں اس کے
 دروازہ کی راہ سے داخل ہوں گا) بعد ازاں مکان مذکور کے لیے کوئی دروازہ جدید بنا کر اس کی راہ سے
 داخل مکان ہو تو عانت ہو گا اس لیے کہ مکان مذکور کی طرف اس کی نسبت تحقیق ہو کیونکہ یہ دروازہ بھی اس کا دروازہ
 صادق آتا ہو یا نہ چنانچہ مسئلہ جبکہ کوئی شخص کہے واللہ لا دخلت (قسم بخدا کہ میں فلان مقام پر داخل ہوں گا)
 یا کہے واللہ لا اكلت (قسم بخدا کہ میں فلان مکان کو کھاؤں گا) یا کہے واللہ لا لبست (قسم بخدا کہ میں فلان
 پارچہ کو نہ پہنوں گا) تو صرف مذکور فعل مطلق علیہ کے دہی ہونے کو مقتضی ہو گا اس لیے کہ حالت اطلاق میں
 لفظ نفی کا سلب ماہیت پر عمل کرنا لازم ہو جو ہر دوام حاصل نہیں ہو سکتا چنانچہ یہی سبب ہے کہ
 مقتضی تکرار ہونا فن اصول میں ثابت ہوا چنانچہ اگر صاحب حلف مدعی ہو کہ میں نے افعال مذکورہ کے
 ماتممت حصہ ترک کر لیا قصہ کیا ہو تو باعتبار ظاہر اس کا قول مقبول ہو گا اور باعتبار باطن اس کی نیت پر

در داخل
 حنت و دخلت
 عند الی باب
 فدخل بلا
 عنت لان الی
 الذي تناطه البین
 بان علی حالہ
 اعتباراً بالخبیر
 الموضوع وھو
 دخول لا دخول
 هذا الدار من
 بابها
 فدخلت
 مستأنف
 حنت لان
 الاضافۃ
 متحققۃ فیہ
 انما مسئۃ
 اذا حلف فی
 الا اكلت او
 لبست اقتضی
 التایید فی الی
 نوری فی منیۃ
 + همیشه +

۱۹
 اچھت تیقق
 بالخالقہ احسانا
 سواء کان نفعہ
 او نفع غیبیہ
 کو حلقہ لا اذخل
 بلدا و اذخل فیہ
 او فتن سفینہ
 فسادت بوز
 وادی و ارحل انسان
 لا یحقق کھنک
 یا کالہ و لامع
 انسان و لامع
 عد و العاصم
 ابع

جو حجت (قسم کی مخالفت) کہ موجب کفارہ ہو وہ اپنے فقہائے قسم کی مخالفت کرنے میں متحقق ہوتا ہو خواہ اس کی فعل سے حاصل ہو یا کسی دوسرے کے مثلاً اگر کوئی شخص کہے واللہ کہ داخل ببلدا (قسم بخدا کہ میں داخل ببلد نہ لوں گا) بعد از ان اربعین داخل ہو جائے یا اپنے اختیار سے اوستی میں بیٹھ جائے جو اس کو داخل ببلد کر دے یا حالت اختیار میں کسی چوپایہ پر سوار ہو کر داخل ببلد ہو یا کوئی شخص اس کو داخل ببلد کر دے اپنی پشت پر لا کر داخل ببلد کرے تو ان ہر صورتوں میں قسم کی مخالفت لازم آئے گی اور صورت اگرچہ مجبور کرنا، اور زیان (بجول جانا) میں قسم کی مخالفت لازم نہ آئے گی اور یہی طرح اس صورت میں بھی قسم کی مخالفت لازم نہ آئے گی جبکہ بخلاف علیہ حسیہ حلف کیا جائے) کا علم نہ ہو چوتھا امر لواحی میں کے بیان میں اور وہ کہی مسئلہ میں پہلا مسئلہ جملہ ایمان عبادہ کردہ ہیں اور علی الخصوص میں عموں میں کراہت شدید پر بشرطیکہ دلیل قلیل پر واقع ہو یا ان اگر کوئی شخص اس کو دفع مظلمہ کی غرض سے واقع کرے تو بدرون کراہت جائز ہوگا اور با اوقات اس کا واقع کرنا واجب تھا اور اگر کربہ ارتکاب کے وضع کو مستلزم ہو نہ تھا کہ نفس محترکہ کا استنفاد و سپر موقوف ہو) لکن اس صورت میں حالت کو توریہ (لفظ سے معنی غیظ تھا ہوا) ارادہ کرنا) کرنا واجب ہوگا بشرطیکہ اس کو جانتا ہو ایسے کہ ارتکاب دروغ سے حق الامانت ہتھناب واجب ہو اور اگر توریہ کو جانتا ہو یا کسی وجہ سے (جیسے حاکم کا تعمیل کرنا) خصوص مقام پر توریہ کرنا ممکن نہ ہو تو اس کو قسم دروغ کا ارتکاب کرنا جائز ہوگا اور بعض دروغ حلفی اوس سے گناہ یا کفارہ متعلق نہ ہوگا مثلاً کسی انسان کے نفس یا مال یا آبرو سے بذریعہ حلف کسی ظلم کا دفع کرنا مطلوب ہو دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص استغاثی یا اوس کے رسول سے برات (بجاری) کرنے پر حلف کرے تو اس کی قسم منع نہ ہوگی اور اوس کے کفارہ واجب نہ ہوگا ان گنہگار ہوگا اگر مہینہ میں قسم میں صادق بھی ہو ورنہ ایسے کہ اخبار کشیرو میں اس کی کفارت اور شدت عقوبت مذکور ہوئی ہو اور بعض علمائے فرمایا ہے کہ حلف مذکور کی وجہ سے صورت مخالفت میں کفارہ عمار لازم ہوگا اور اس قرض کا مہینہ کوئی شاہدین نہیں پایا اور توبہ حضرت امام حسن مہکری علیہ السلام میں (جو صحیحین میں) کے پاس صادر ہوئی ہے وار د ہو یا ہو کہ دسپرس مسکینوں کا کھانا کھلانا اور مسکینوں کا لازم ہوگا

وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَأَنَّ الْإِسْلَامَ دِينِي وَأَنَّ الْمُسْلِمِينَ أَوْلِيَائِي

دعای خیر و نجات
صلوات و تسبیح
الذی جہلہ
مظہر
وہو قدر و مدد
خلا علی ابن
دعای خیر و نجات

اوسکے علاوہ اسی روز کا روزہ ہمیشہ کے لیے واجب ہوگا بناءً علیہ اگر قدم زید یا روزہ خیر
فرض کیا جائے تو اس روز کا روزہ ساقط ہوگا اور بعد از ان ہر خیر یا روزہ رکھنا لازم ہوگا
اور اگر وہ روزہ مبارک رمضان میں واقع ہو تو فقط ماہ مبارک کا روزہ رکھنا لازم ہوگا اور نہ
ساقط ہوگی اس لیے کہ ماہ رمضان میں غیر رمضان کا روزہ مشروع نہیں ہے پس وہ مثل مستثنیٰ ہے اور اوسکی
قضا بھی نہ کرے گی جسکی وجہ واضح ہے اور اگر وہ روز اتفاق سے روز عید (فطر یا قربان) واقع ہو تو اوسکا
انکار کرنا باجماع لازم ہوگا اور آیا اوسکی قضا بھی واجب ہوگی یا نہیں سہین بین العلماء اختلاف ہے لیکن
اوسکی قضا کا واجب نہونا شبہ و اصول مذہب کے موافق ہے اس لیے کہ اصل عدم واجب ہو علاوہ برین
یوم عید میں شب کی طرح روزہ کی صلاحیت نہیں ہے اور قضا فرج ادا ہے۔ یا فرض جدید کی تعلق ہو جو
محل بحث میں مفقود ہے اور اگر نذر نہ کرے (جسے کہ قدم زید کے دن کے روزہ رکھنے کی نذر کی ہے) پر
کسی کفارہ مرتبہ (جیسے ظہار کا کفارہ) میں شہرین متابعین (پے درپے دو مہینے) کا روزہ واجب ہو تو
شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ خطاب کفارہ کو خطاب نذر پر مقدم کرنا واجب ہے پس اولاً کفارہ کے دو مہینوں
میں سے تحصیل متابع (پے درپے رکھنا) کے لیے ماہ اول کے روزوں کو ادا کرنا معین ہوگا اور جبکہ
ماہ دوم کے بعض ایام (مثلاً ایک روز) کا روزہ رکھے گا تو ایام باقیہ میں روزہ نذر کا بجالانا لازم ہوگا اس لیے کہ
ماہ اول کے کل روزے اور ماہ دوم کے بعض روزے ادا ہو جانے کے بعد حکم متابع ساقط (برطرف)
ہو جائے گا اور بعض متاخرین (ابن اویس علیہ الرحمہ) نے فرمایا ہے کہ خطاب نذر کو خطاب کفارہ پر مقدم نہ کرنا
واجب ہوگا اور صوم کفارہ کی تکلیف ساقط ہو جائے گی اس لیے کہ صورت مفروضہ میں متابع ممکن نہیں ہے
جو صوم کفارہ کی محبتیں شرط ہے اور عدم شرط کو انتقالے شرط لازم ہے پس صوم کفارہ کا فرض طعام میں
کی طرف منتقل ہوگا اور یہ قول کچھ نہیں ہے بل غایت ضعیف ہے کیونکہ سہین ماہ شریعت کی مخالفت لازم آتی ہے
اور صوم نذر کا سقوط تکلیف یا متابع میں قانع ہونا مسلم نہیں ہے اور یوم مذکور میں روزہ نذر کا معین ہونا

عید خیر و نجات
مظہر
وہو قدر و مدد
خلا علی ابن
دعای خیر و نجات

الغرض
الطعام
شعبان

(اگرچہ گزر رہا ہو) بیوجہ نہیں ہو پس روزہ نذر کے بعد صوم کا نفاذ کو ادا کر لیا اور اسکی وجہ سے ماہ اول یا ماہ دوم میں تبلیغ ساخط نہ ہوگی کیلئے کہ وہ (روزہ نذر) ایسا عذر ہو جس سے احتراز کرنا ممکن نہیں ہو اور اس حکم میں وجوب تکفیر کا نفاذ دینا امکان نذر پر مقدم یا اس سے مؤخر ہونا مساوی ہو اسلئے کہ یوم مذکور میں صوم مندور کے ادا کرنے کی تعیین اور اولہ شریعت سے ہو چکی ہو جسے ہر زمانے میں نذر کے واقع کرنے کی مشروطیت (جو لذت) مستفاد ہوئی ہو اور وجوب کا نفاذ کا مقدم ہونا اس کے مستفاد ہونے اور تبلیغ تابع ہونے کے منافی نہیں ہو اور جبکہ کوئی شخص روزہ رکھنے کی نذر کرے اور اسکی مقدار کو معین کرے تو روزہ کی قفل مقدار جو ادائے نذر میں کافی ہو وہ ایک روز ہو اسلئے کہ ہمارے نزدیک ایک روز سے کم کا روزہ صحیح نہیں ہو سکتا اور سیریح اگر کوئی شخص تصدق کرنے کی نذر کرے اور مقدار صدقہ کو معین کرے تو اسے نذر کے لیے مال کے اتنا اس مقدار کا تصدق کرنا کافی ہوگا جسکو اسم صدقہ شامل ہو اور اگر کوئی شخص کسی بلد معین میں روزہ رکھنے کی نذر کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اسکو ہر مکان کا روزہ رکھنا ادائے نذر کے لیے کافی ہوگا اسلئے کہ مکان مخصوص کو بانی مکانوں پر کوئی ترجیح نہیں ہو لہذا ہر مکان مساوی ہوگا اور زمین تر و دو ہو اسلئے کہ اسے صوم مندور کو مکان مخصوص کے ساتھ مقید کیا ہو پس اس کے علاوہ کسی دوسرے مکان کا روزہ کافی نہ ہونا چاہیے اور ان نفاذ نذر کے لیے فقط اصل صوم کا راجع ہونا ضروری جو صورت فرض میں حاصل ہو اگرچہ مکان مخصوص کو بانی مکانوں پر فی نفسہ کوئی مزیت نہ ہو اور اگر کوئی شخص کہے اللہ علی ان اصوم ذماتنا (حق تعالیٰ کے لیے مجھ پر ایک زمانہ تک روزہ رکھنا لازم ہو) تو اس پر پانچ مہینے کے روزوں کا ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر کوئی شخص کہے اللہ علی ان اصوم حیثا (حق تعالیٰ کے لیے مجھ پر ایک وقت تک روزہ رکھنا لازم ہو) تو اس پر پانچ مہینے کے روزوں کا ادا کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابیہر بن عیینہ سلام اللہ علیہ نے صوم ضلحہ عین کی نذر میں ارشاد فرمایا ہے الزمان خمسۃ اشھر والحین سستہ اشھر (زمانہ پانچ مہینے اور

[illegible]

تہ دومین نذران بصری زمانگان خمسہ اشہور

مال تصدق کے لیے کوئی مقدار بھی معین کرے تو اس کی تصدق کرنا لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص مال کے کثیر کے تصدق کرنے کی نذر کرے مثلاً کہے ان عوفیت فلان علی ان تصدق بمال کثیر را اگرچہ کوئی مال مرض سے صحت حاصل ہوئی تو غنفلان کے لیے مجبور مال کثیر کے ساتھ تصدق کرنا لازم ہی تو اس کی تہی و رہم مراد لیے جائینگے جیسا کہ ابو بکر حضرمی کی روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ حضرت نے صورت سفر و زمین ارشاد فرمایا تصدق ثمانین درہم ما فاقہ یجوز یخذک بدتہ فی کتاب اللہ اذ یقول لقد نصوہم اللہ فی مواطن کثیرۃ والکثیرۃ فی کتاب اللہ ثمانین اور اگر کوئی شخص مال خلیل یا جلیل کے ساتھ تصدق کرنے کی نذر کرے مثلاً کہے ان عوفیت فلان علی ان تصدق بمال خلیل یا کہے بمال جلیل (تو لفظ مذکور سے اس نے جس مقدار کا ارادہ کیا ہوگا اوسیلے ساتھ تفسیر کر لیا اور اگر موت وغیرہ کی وجہ سے اس کی تفسیر کا معلوم ہونا مستعذر (دشوار) ہو جائے تو اس کے ولی (وارث) کی طرف رجوع کیا جائیگی اور اس کی تفسیر پر عمل کرنا معین ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی مقام معین میں تصدق کرنے کی نذر کرے تو اس کو مقتضائے نذر پر عمل کرنا واجب ہوگا اور اگر مال صدقہ کو کسی دوسرے مقام پر صرف کر لیا تو اس پر مقام مذکور میں اس بقدر صدقہ کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنے جمیع مال کے ساتھ تصدق کرنے کی نذر کرے مثلاً کہے (اللہ علی ان الصدقہ یجمیع ما املک) حق تعالیٰ کے لیے مجھے اپنے کل مال کے ساتھ تصدق کرنا لازم ہو (تو اس کی نذر منع ہوگی اور سپر عمل کرنا لازم ہوگا پس اگر جمیع مال کے ساتھ تصدق کر نہیں اسکا یا اس کے عیال کا ضرر ہو تو اپنے کل مال کی قیمت کو شخص کے بعد از ان بدفعات تصدق کرے تا اینکه اس کو قدر واجب کے ساتھ تصدق کر نیک علم حاصل ہو اور اگر کوئی شخص اپنے بعض مال کے فی سبیل الخیر (روہ امر نیک) بجا لانا عشاء تصدق کرنے کی نذر کرے تو اس کو مال مذکور کا فقرا و مومنین یا حج یا زیارت یا مومنین کی کسی اور مصلحت پر تصدق کرنا بابت ذمہ کے لیے کافی ہوگا اور کسی خاص مصلحت میں تصدق کی معین ہوگا چھٹا مطلب

فیدہ تصدق
نوعی طوقال مال لیکر
کات ثمانین درہم اذ یقول
خطیب جلیل فی مواطن
وہم غنفلان فی کتاب اللہ
رجع الی ولی فی کتاب
الصدقۃ فی مواطن معین
وجہ و کوہرہ فی مواطن
اعاد الصدقۃ بمثلہ
ومن نذر ان تصدق
بجمیع ما املک فی کتاب اللہ
فان غافل الصلۃ
مالہ تصدق فی مواطن
خفی یجوز ان یامین
مالہ فی کتاب اللہ
نذر ان تصدق فی سبیل
نذر ان تصدق فی سبیل
الحج یا زیارت
عشاء فی کتاب اللہ
ان فی حج یا زیارت
ان فی حج یا زیارت
ان فی حج یا زیارت

الشهر ١٢ من سنة ١٢٨٥ هـ

اول سال کی جان میں جو نذر ہدی (کسی شوکانہ کعبہ کے لیے ہدیہ کرنا) سے متعلق ہیں جب کوئی شخص ہدیہ
(ناقصہ نیمسال کا ہدیہ کرنا) کی نذر کرے اور کسی مقام کو معین کرے تو یہ اطلاق خصوصاً کعبہ کی طرف منصرف
ہوگا ایسے کہ عرب شرع میں استعمال ظاہر ہی ہوا اور اگر کوئی شخص نذر کو میں مقام منی کا قصد کرے تو
اسکی نذر معتقد ہوگی اور اس کے موافق عمل کرنا لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص دن و دنوں مقام من
(خانہ کعبہ منی) کے سوا کسی مقام میں ہدیہ بدتہ کے نذر کرے تو معتقد نہ ہوگی ایسے کہ یہ طاعت منین ہو
کیونکہ ہدی کا غیر معین میں مشروع ہونا ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی شخص فقط نذر ہدیہ پر اقتصار
کرے (مثلاً کہے اللہ علی ان اھدے) اور کسی شوکانہ معین کرے تو اس کا اطلاق خصوصاً انعام
(گوسفند گاؤں شر) کی طرف منصرف ہوگا اچھے کہ لفظ ہدی سے عرف شرع میں ہی مراد ہو لکن نذر کو
اوسے نذر کے لیے نذر انعام اوس حیوان کا ہدیہ کرنا کافی ہوگا جسکو اسم ہدی شامل ہو اگرچہ ہدی
جس کے شرائط اوس میں موجود نہ ہوں اور شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہو کہ صورت اطلاق میں خصوصاً انعام کا
ہدیہ کرنا معین ہوگا بلکہ اوسکو ہر ایسی شوکانہ ہدیہ کرنا کافی ہوگا جس پر اسم البیت صادق آئے اگرچہ ایک ہی
ایسے کہ اسم ہدی کا ہر مال پر اطلاق کیا جاتا ہو اور بعض علما نے فرمایا ہو کہ صورت مفروضہ میں نذر کو
نہجہ انعام اوس حیوان کا ہدیہ کرنا لازم ہوگا جو باب خیمہ (قربانی) میں کافی ہو اور فقط مسما ہدی
کا ہدیہ کافی ہوگا اور قول اول اشباہ و اصول مذہب کے موافق ہوا اور اگر کوئی شخص انعام کے سوا
کسی اوصاف کے ہدیہ بیت اللہ کرنے کی نذر کرے تو بعض علما نے فرمایا ہو کہ یہ نذر معتقد نہ ہوگی ایسے کہ
مشروعیت ہدی فقط انعام سے مختص ہو اور بعض علما نے فرمایا ہو کہ نذر معتقد ہوگی اور سال مذکور
فروخت کیا جائیگا اور خانہ کعبہ کے مصالح میں صرف کیا جائیگا ایسے کہ ال نذر کو اگرچہ اسم ہدی
شامل نہ ہو لکن وہ نذر صدقہ میں داخل ہو پس اگر کوئی شخص اپنے غلام یا کنیر یا چوبایہ کے ہدیہ کرنے کی نذر
کرے تو اس کا فروخت کرنا اور اولی قیمت کا خانہ کعبہ یا اوس شہد کے مصالح میں جس کے لیے کہ اس نے

[illegible]

يقبل بياعه ويضرب اليه
ذلك في مصالح البيت
اهل النذران
ههنا عبيد
او جاريته او
دايته سيم ذاك
وصرف ثمنه
في مصالح البيت
او امتحان ذلك

تذکرہ کی ہوا رعایت حاج یا زوار میں صرف کرنا معین ہو گا اور اگر کوئی شخص مکہ معظمہ میں غمزدی (غلبہ انعام) کا قربانی کرنا کی نذر کرے تو مقتضائے نذر پر عمل کرنا واجب ہو گا ایسے کہ وہ داخل طاعت ہو اور آیا کہ معظمہ کے فقراء و مساکین پر اس کے گوشت کا تقسیم کرنا بھی واجب ہو گا یا نہیں پس شیخ علیہ الرحمۃ فرمایا ہے کہ واجب ہو گا ایسے کہ یہ موافق احتیاط ہو کیونکہ اس میں برأت و تمکد کا یقین حاصل ہو اور فقط اس کے سحر پر اقتصار کرنے میں برأت و تمکد مشکوک ہو اور سیطرہ اگر کوئی شخص منیٰ میں حُر کرنے کی نذر کرے تب بھی یہی کلام ہو گا اور اگر کوئی شخص ان دونوں مقاموں (خانہ کعبہ منیٰ) کے سوا کسی اور مقام (جیسے نجد منیٰ) میں غمزدی کی نذر کرے تو شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ نذر منعقد نہو گی سیلے کہ اسکا از قبیل طاعت (عبادت) ہونا ثابت نہیں ہو اور متعلق نذر میں شرط ہو لکن نذر مذکور کا منعقد ہونا اقویٰ ہو ایسے صورت مذکورہ میں نا ذرنے بقعہ کے فقراء و مساکین پر تصدق کر نیکا قصد کیا ہو جسکا از قبیل طاعت بنا وضع ہو اور اگر کوئی شخص اہل دیہ کی نذر کرے اور اس سے نافذ کا قصد کرے تو اسکی نذر منعقد ہوگی اور سیطرہ اگر فقط اس کے دیہ کرنے کی نذر پر اقتصار کرے اور اس کے مدلول سے لغی صحت ان قصداں کے تب بھی اسکی نذر منعقد ہوگی اور خصوصاً مقررہ ادایا جائیگا ایسے کہ بدنعرفا اور لغتہ ماؤ شتر سے عبارت ہو اور جس شخص پر کہ نذر کی وجہ سے بد نکا دیہ یا بخر کرنا واجب ہو اور او سپر قاور نہوتو اسکو دیہ کے عوض گاو کا دیہ یا بخر کرنا لازم ہو گا اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو او سپرات گو سپنڈ کا دیہ یا بخر کرنا معین ہو گا چوتھا امر لوح نذر کے بیان میں اور وہ کنی مسئلے میں پہلا مسئلہ نذر منعقد کی مخالفت کر غیر کفارہ ہیں لازم ہوتا ہو اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہ کفارہ لازم ہوتا ہو جو روزہ رمضان افطار کرنے میں لازم ہوتا ہو لکن فعل اولیٰ شریعت اور کفارہ نذر او سوقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک اسکی مخالفت نہ راہ عمد و اختیار صادر نہ ہو دو سر مسئلہ جبکہ کوئی کسی سال معین کے روزوں کی نذر کرے تو او سپر مجموع سال میں روزہ رکھنا واجب ہو گا البتہ اس حکم فقط دوزانے مشتمل نہیں اپنی اول عیدین

[illegible]

السابع والف من أيام السنة
فصله وبني
نفر عن ذوقنا
ولما انظر على
أيام الشريفة
من لزومها
ولما كان ينبغي
الاحتياط
ولا تصارعه
ان كان ينبغي
وأيام الشريفة

(افطار یعنی) کاروزہ وقوم یا مہینہ کا روزہ اور شخص کے لیے جو جتنی مہینہ موجود ہو اور سطح کے یا مہینہ مذکورہ (عیدین یا مہینہ شریف) کا روزہ رکھنا چاہتے ہیں اس طرح اون کے روزوں کی قضا بھی ساتھ ہی سے کرنا چاہیے کہ یا مہینہ سے خارج ہیں اور اگر نادر مذکورہ کی عداوت کسی کو سر مقام پر موجود ہو تو اس کو یا مہینہ شریف کا روزہ رکھنا بھی لازم ہوگا اور اگر اٹھائے سال میں کسی دن کے روزہ کو بدولت عذر راز راہ عداوت کرے گا تو اس کا قضا کرنا لازم ہوگا پس اگر نادر مذکورہ نے اپنی مذہب میں اتباع صوم کی شرط کی ہو تو اس کو سکوناً کرنا (یعنی جس دن کے روزہ کو افطار کیا ہو اسی دن سے روزہ رکھنا) جائز ہوگا اور صلب مذکر کا قضا کرنا لازم ہوگا اور اگر اتباع صوم کو بھی شرط کیا ہو تو استیفاء کرنا معتبر ہوگا اور بعض اصحاب نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے نصف سال کے بعد روزہ کو افطار کیا ہو تو اس کو سکوناً کرنا جائز ہوگا اس لیے کہ تجاوز نصف کی وجہ سے حکم استیفاء باطل ہو جاتا ہے اگرچہ اس نے عداوت فرمائی ہو اور اگر نصف سال کے قبل روزہ کو افطار کیا ہو تو بنا کر ناجائز ہوگا بلکہ استیفاء کرنا معتبر ہوگا اور یہ قول ذیل حکم (سہ لیل) ہے اور اگر نادر مذکورہ نے روزہ کو کسی عذر (جیسے بیمار ہونا یا خون حیض یا نفاس کا موجود ہونا) کی وجہ سے افطار کیا ہو تو اس کو بدولت و نون صورتوں (خواہ متابع کو شرط کیا ہو یا کیا ہو) میں بنا کر جمع ہوگا اور کفارہ بھی لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص صوم دہر کی نذر کرے تو اس کی نذر صحیح ہوگی اور عیدین (نظر و بعضی) ساقط ہوگا اور اس طرح یا مہینہ شریف کا روزہ بھی اس شخص کے لیے ساقط ہوگا جو جتنی مہینہ موجود ہو اور نادر مذکورہ کو سفر میں افطار کرنا واجب ہوگا اور اس طرح دن مالیتہ کو یا مہینہ میں افطار کرنا لازم اور روزہ رکھنا حرام ہوگا اور دن و نون (مسافر مائل) پر فضا کرنا لازم ہوگا اس لیے کہ صورت مفروضہ (صوم دہر) میں اس کے لیے کوئی دفت نہیں ہے اور سفر ضروری (جس کے ترک میں کسی نفس محرم یا مال محرم وغیرہ کے تلف ہو نہ کا خوف ہو) بھی داخل عذر ہے جس کی وجہ سے متابع صوم منقطع نہیں ہوتی ہاں سفر اختیاری (غیر ضروری) کی وجہ سے متابع صوم منقطع ہو جاتی ہے اور اگر کوئی شخص کسی سال غیر معتبر کے روزوں کی نذر کرے تو متابع صوم کی شرط کرے تو اس کو متابع اور تفریق میں اختیار ہوگا اور اس کو اس کے نذر کے لیے بارہ مہینے کا روزہ رکھنا

[illegible]

سنة غدير
بين النواص
والتفرد *

وَلَا تُؤْتُوا عَصَاكَ الْغُلَامَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَسُولَهُ لِيَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ الْقَوْلُ ذَلِكَ لِيَكُونَ لِلَّهِ الْكَلِمَاتُ الْآخِرَةُ

انفا وجوبی واجب نہیں تھا بلکہ کوئی شخص کسی کو کسی کی نذر کرے خواہ باب یا مان یا فرزند ہو یا ان کے علاوہ کسی اور کو
خواہ اسی ہو یا اپنی و سر اس طرح اگر کوئی شخص کسی کو نذر کرے کہ اقل زید یا ظلم (حق تعالیٰ کے لیے بھیر زید کا ازارہ ظلم
قل کرنا لازم ہے) یا کہے اللہ علی ان اشوب غمرا (حق تعالیٰ کے لیے بھیر شراب کا پینا لازم ہے) یا کہے اللہ علی
ان اس تکب مخطوئا (حق تعالیٰ کے لیے بھیر کسی فعل حرام کا بجا آنا لازم ہے) یا کہے اللہ علی ان اتوا فوضئا
(حق تعالیٰ کے لیے بھیر کسی فعل واجب کا ترک کرنا لازم ہے) تو ان مجملہ صورتوں میں اس کی نذر منعقد ہوگی بلکہ
نعمو فعل قرار یا بیگی اور اگر کوئی شخص چار ہاتھ پاؤں پر طوان کرنے کی نذر کرے مثلاً کہے اللہ علی ان اطفو
علی ادیم (حق تعالیٰ کے لیے بھیر چار ہاتھ پاؤں کے ساتھ طوان کرنا لازم ہے) تو اس مسئلہ کا حکم باسبب میں
ذکور ہو چکا ہو اور اقرب یہ ہو کہ نذر مذکور منعقد ہوگی سیکہ یہ ہیئت مشروعہ کے خلاف ہے یا بخلاف
جبکہ تاقدار میں نذر کے ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو اس کا فرض ساقط ہو جائیگا پس اگر کوئی شخص کسی کی نذر
میں حج کرنے کی نذر کرے اور اس کو کوئی شوائع ہو جائے تو اس کی نذر ساقط ہو جائیگی اور سبب علی اگر
کوئی شخص وزہ رکھنے کی نذر کرے بعد ازاں اس کا واکرے میں عاجز ہو جائے تب بھی اس کی نذر ساقط
ہو جائیگی لیکن اس صورت میں محمد بن منصور نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بعض ہر یوم ایک مد طعام
(گندم) کے ساتھ تصدق کرنے کو روایت کیا ہے چھٹیا مسئلہ عداک بھی ہے جو ہر یوم ایک حکم ہو اور کسی کی موت
یہ ہو عاھت اللہ اللہ متی کان کذا فعلی کذا لاین نے خدا سے عہد کیا کہ جب فلان امر ہو تو مجھے فلان
کام لازم ہے یا علی عہد اللہ اللہ متی کان کذا فعلی کذا (مجھے خدا کا عہد ہے کہ جب فلان امر ہو تو
مجھے فلان کام لازم آتا ہے) پس اگر فعل معاہد علیہ (وہ کا حجبہ کہ عہد کیا ہے) واجب یا مندوب یا ترک
مکروہ یا اجتناب محرم (فعل حرام سے پرہیز کرنا) ہو تو عہد لازم ہوگا اور اگر بالعکس ہو (فعل واجب یا مندوب
کے ترک کرنے یا فعل حرام یا مکروہ کے بجالانے پر عہد کیا جائے) تو لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی فعل میں
عہد کرے تو مثل میں (قسم) لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی ایسے فعل کے ترک پر عہد کرے جس کا بجالانا

وَلَا تُؤْتُوا عَصَاكَ الْغُلَامَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَسُولَهُ لِيَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ الْقَوْلُ ذَلِكَ لِيَكُونَ لِلَّهِ الْكَلِمَاتُ الْآخِرَةُ

وَلَا تُؤْتُوا عَصَاكَ الْغُلَامَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَسُولَهُ لِيَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ الْقَوْلُ ذَلِكَ لِيَكُونَ لِلَّهِ الْكَلِمَاتُ الْآخِرَةُ

قسم ایفادات تمام ہوئی والحمد لله ولا و آخر اوباطنا وظاهر
کتبہ العالی سید محمد تقی محمد شفیع

غلطنامہ کتاب رولع الاحکام جلد ثالث

مجموع	غلط	۲	۵۴	مجموع	غلط	۲	۵۴
دعویٰ نانیکا	دعویٰ پانیکا	۱۳	۵۴	یہی	یہی	۲	۱۹
اشکال	اشکال	۱	۵۸	اور یہ	اور یہ	۱۸	۲۱
انعام	انعام	۱۲	۶۹	کتاب الطلاق	کتاب النکاح	۰	۲۹
صبر کا قدم	صبر کا قدم	۶	۵۶	خزاہ	خزاہ	۵	۳۵
الکار	الکار	۱۰	۵۸	خزاہ	خزاہ	۸	۵
زبان	زبان	۱۳	۸۶	انت	یا انت	۱۵	۵۱
کو	کو	۱۸	۸۶	پہلے مذکور کے	پہلے مذکور کے	۱۹	۵۶

[illegible]

۱۲	غلظ	صح	۱۲	غلظ	صح	۱۲	غلظ	صح
۸۹	تکان	لکان		(ماشیه اردو)				
۹۳	سامنه	سامبه	۳۹	حزم	حزم			
۱۰۰	(درب سطر)	سامبه	۲۹	انقاد	انقاد			
۹۴	اسکلی	اسکلی	۵۳	محول	محول			
۹۵	بوی	بوی	۳۵	مین	مین			
۹۶	نوگا	نوگا	۴۴	مع ولده	مع ولده			
۱۰۶	ممبر	ممبر	۳۹	مسم	مسم			
۱۰۰	کتاب لغت	کتاب لغت	۵۱	پر	پر			
۱۰۹	آزاد	آزاد		(ماشیه عربی)				
۱۱۱	حصه دیره	حصه دیره	۳۳	جاذ	جاذ			
۱۲۲	دوتون	دوتون	۴۵	موردک	موردک			
۱۲۹	آقا	آقا	۹	قال قامت	قال قامت			
۱۳۰	افوت	افوت	۵	انفتت	انفتت			
۱۳۸	علی	علی	۱۲	سنبفاء	سنبفاء			
۱۴۱	مجرد	مجرد	۳۸	الاحکام	الاحکام			
۱۵۳	مفر	مفر	۴۳	زلو	زلو			
۱۶۰	ثانی مکان	ثانی مکان	۱۲	الا شباد	الا شباد			
۱۶۲	مقبول نوگا	مقبول نوگا	۴۲	اغتنق	اغتنق			
۱۶۳	مشروغیت	مشروغیت	۴	زماک	زماک			
۱۶۰	انشاء الله	انشاء الله	۳۲	مطالبته	مطالبته			
۱۶۳	ایمن	ایمن	۸	الحوائیه	الحوائیه			
۱۸۳	تطبیبت	تطبیبت	۳۹	ورث	ورث			
۱۸۶	بمین	بمین	۴۶	لعتق	لعتق			
۱۹۶	الیس	الیس	۱۱	حدما	حدما			
۱۹۷	عموم	عموم	۱۲	ندبیرا	ندبیرا			
۱۹۸	فهری	فهری	۴۶	رجحه الله	رجحه الله			
۲۰۰	بلدان عظیم	بلدان عظیم	۵	موت	موت			
۲۰۳	مجدود	مجدود	۴۹	فتفره	فتفره			

تقریباً زید العلماء و عمدۃ الفضلاء علیہما السلام مولانا مولوی
محمد عزیز مرزا صاحب بہادر دام اقبالہ بی۔ ای۔ منصرف محترم
عدالت امور عالمہ سرکار عالی

مجھے سخت تعجب ہے کہ اس وقت تک شریعہ اسلام کا اردو ترجمہ
کیون نہیں شایع ہوا اہل تشیع میں اس کتاب کا وہی پایہ ہر
جو کہ ہدایہ کا اہل سنن میں ہے اور گو کہ اکثر کتب اہل سنت
والجماعت کا ترجمہ ہو چکا ہے اسلئے اس کتاب کا ترجمہ نہ ہونا
قابل افسوس تھا میرے علم علیہما السلام کتب کی قسمت میں یہ نکلے گا تھا
کہ دہلی پرستی مجلس عالیہ عدالت اسکا ترجمہ کرائیں اور جمہور میں
اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ترجمہ ہی ویسا ہی طبعی اور مفہمی خیر
جیسا کہ ہونا چاہئے تھا اس دشمن ضمیر زمانہ میں کوئی شخص فقہ
مذہب کا دعویٰ نہیں کر سکتا جو مذہب اسلام کی مختلف فرقوں
کے مسائل سے واقف نہ ہو اور دکل کے لئے تو اور بھی
ضرور ہے اور اسلئے یہ امر قابل مبارکباد ہے
کہ اردو میں بھی فقہ اہل تشیع سے واقفیت حاصل کر لیا
عمدہ مواد موجود ہو گیا فقط

(دستخط)

محمد عزیز مرزا

تقریر عالیجناب مولانا مولوی محمد زمان خان صاحب بہادر ناظم فوجداری لکھنؤ

میں نے شہر لاہور کے ترجمہ کو جو میر ستم علی صاحب
تاجر کتب نے طبع کرایا ہے دیکھا میں بہت خوش ہوں کہ یہ
ترجمہ غنیمت ہے اور حکام اور دکانداروں کے معاملات کو عمدہ طور
دینے والا ہے میں اس بات کے معلوم کرنے سے اور
زیادہ مستعد ہوتا ہوں کہ یہ ترجمہ امتحان کلاں میں بہ حکم
عدالت عالیہ مشروط کر دیا گیا ہے یہاں کی حالت پر لحاظ
کرتے یہ امر نہایت ضروری تھا کیونکہ اس ملک میں فرقہ اہل تشیع
کثرت سے آباد ہے اور ان کے شتر ایسے معاملات
عدالت میں پیش ہوتے رہتے ہیں کہ جسمیں شرع تشریف
کے احکام تلاش کرنیکی ضرورت ہوتی ہی۔

میں نے اپنے قابل دوست مولوی سید غلام جبار صاحب وکیل ہائیکورٹ
کی بھی رائے دیکھی جو ممدوح الیہ نے اس ترجمہ کے بارہ میں
لکھی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ
مولوی صاحب موصوف نے انہی رائے میں جو تذکرہ فرقہ ہائے
شافعی و حنبلی و مالکی کا فرمایا ہے کہ ان کے دلوں پر یہی مثل فرقہ
الامیہ فیصلہ جات کا حسب طریقہ حنفیہ ہونا ناگوار ہے

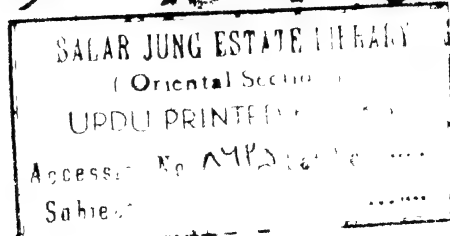
مجھے اس سخت اختلاف سے بین جہات تک سمجھتا ہوں ایسا
 نہیں ہے اور نہ ہونا چاہیے کیونکہ ان فرقوں کے اہم مسائل میں
 وہ اختلاف نہیں ہے جیسا کہ مولوی محمد محمود نے اپنی رائے
 میں طریقہ امامیہ اور حنفیہ کے مسائل کو دیکھا ہے ان تمام فرقوں نے
 یہ بات ہمیشہ سے بر غبت دل قبول کر لی ہے کہ فیصلہ مقدرات
 اس اصول پر ہو کہ جس طریقہ کا فاضل یا مابند ہے اور اس میں وہ
 نا انصافی اور خلجان نہیں ہے کہ جو فرقہ امامیہ کو اس طرح مابند
 کر رہیں ہے میری رائے قدم سے یہ ہے فرقہ امامیہ کے مفید بات
 کا تصفیہ انہیں کے اصول مذہبی کے رو سے ہونا چاہیے چنانچہ
 کئی بار میں اپنی اس رائے کو مغز ممبرانِ لجنہ لٹو کوئٹہ کے روبرو
 شد و مد سے ظاہر کر چکا ہوں اور جب ضابطہ مجلس وضع قوانین
 کی ترجمہ ہو رہی تھی اس بات کو پیش نظر رکھ کر اس میں جو اس موقع
 پر کہ ماخذ قانون کا کیا ہو گا اتفاقاً شرع اسلام داخل ہو گیا
 بھر حال میرے نزدیک اس ترجمہ کی ملک کو سخت ضرورت تھی جسکو
 سر ستم علی صاحب نے پورا کر دیا ہم لوگوں کو انکا شکریہ ادا
 ہونا چاہیے (دستخط)

محمد زمان خان
 تقریظ و کلامے ہائی کورٹ سیکرٹری
 اس کتاب کو میں نے دیکھا دافنی بہ کتاب ایک مستند کتاب

مذہب امامیہ کا ترجمہ ہے لائق مترجم نے جو جانفشانی و دوشہ صرف
قابل تحسین ہے بلکہ جو فائدہ اس کے ملک و راج عام لوگوں کو ہو جو عربی
کتاب کے سمجھنے سے عاری ہیں نہایت قابل قدر ہے اس وقت تک
کوئی ایسی مبسوط کتاب شرح امامیہ کی ترجمہ نہیں ہوئی تھی درحقیقت
ملک اور اہل ملک پر مترجم صاحب کا احسان ہے کہ انہوں نے اپنے بیش بہا وقت و
اس کا تجربہ صرف کیا اور نہایت صاف زبان اردو میں قریب الفہم ترجمہ
کر دیا فقط

روائع الاحکام ترجمہ سرائع الاسلام فی نظر کتاب ہے میری نظر
سے ایسے ترجمہ کم گذرے ہیں کہ پر انصافی اور لفظی ترجمہ ہو اور
مجاورہ کے لحاظ سے ہو فصاحت اور سلیس عام زبان کے ساتھ
ایسا ترجمہ ہو کہ ہر شخص کم علم و سکولور سمجھ سکے اس کتاب
میں یہ سب باتیں موجود ہیں درحقیقت یہ اردو زبان میں جامع الصفا
ہے میری دانست میں اس کتاب کی اردو زبان میں بی انتہا
ضرورت تھی اسلئے مترجم اس کتاب کی ضرورت کے لحاظ اور
اپنی لیاقت کے اعتبار پر ہر طرح قابل قدر شخص ہیں اور ترجمہ
بہت ہی دلچسپ لائق پسند خاطر خواص و عوام ہے فقط

دستخط
حافظ لطف اللہ رحیل



کتاب مندرجہ فہرست ہذا مطبوعہ علمی ہمارے کتب خانہ سے بقایات مسکتی ہیں

جن حضرات کو کسی کتاب کا خرید فرمانا منظور ہو فرمائیے و لیو پے اپیل طلب فرمادیے

قرآن شریف	کتاب مناقب و احادیث مہربانامیہ	تحفۃ العوام کشوری	کتاب متفرقہ
قرآن شریف خلاصہ لغوی	جلد اول و ثانیہ	تحفۃ احمدیہ ہر سہ جلد	مثنوی بیت الحزن
ایضاً خانی -	جلد تیسرا الفقیہ ہر دو جلد	خزانۃ المسائل الفقیہ	بعد حمد ہندی
قرآن شریف پندرہ سطری	استبصار ہر دو جلد	طہارت تصنیف محمد العصر	اعمال التقیین
ایضاً سترہ سطری چھاپی	الفیہ شیخ شہید	جناب میر آغا صاحب	ارشاد العوام
قرآن شریف مجتہبی	حیات القلوب چھ جلد	بقایات السائلین	اعمال دفعہ دبا
ایضاً قلم واضح	بحر الہدایہ احوال اہل البیت	تحفۃ المومنین	گلدستہ سمن
ایضاً قلم علی کاغذ کندہ	ایضاً فارسی ہر سہ جلد	زاد المسافرین	آفتاب عالم افروز
ایضاً مترجم	عین الحیات تصنیف	طہارت النسوان	حسن اعتقاد
حامل و قرآن شریف علی	علامہ باقر مجلسی علیہ الرحمہ	احکام النساء	اسنی المطالب
ایضاً عکسی	مرثیہ مرزا دبیر صاحب ۱۱ جلد	کتاب مصائب	تحفۃ الابرار
ایضاً کشوری	رسالہ رجعت	مصائب الابرار در	تبصرۃ الاطفال
ایضاً مترجم	فضائل مرتضوی	احوال شہادت خاص	تاریخ محمدی
ایضاً القوینری	صراط النجاة در حدیث	آل عباس علیہ السلام مع	رقعات احمدی
یادہ رسم	اعمالی مشتمل بر	حالات واقعات مختار	دیوان مثنوی
یادہ الف لام میم پانچ لایہ	چهار ہزار مسئلہ	درج بین	دستور الشعرا
قاعدہ بغدادی	فقہ و اصول مذہب	مجالس ابرار ترجمہ اردو	دیوان نفی
قرآن شریف قلمی مطلق	امامیہ	سجاد الانوار حالات حضرت	شمع فیض
کتاب تفاسیر مذہب	شرح جامع الاسلام عربی	فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا	صبح خندان
تفسیر عمدۃ البیان ہر سہ جلد	چھاپہ لکھنؤ	در المصائب	صوب الخوادی
در قسم دوم قسم سوم	تہنیر موتی	ایضاً جلد دوم	حکایات قدر
تفسیر امام حسن عسکری	جامع عباسی بست	محافل علویہ جلد اولی	کریم حسنہ
امام التفاسیر فارسی	بابی فارسی کشوری	ایضاً جلد دوم	معیار نظم
محرم حج الآیات	ایضاً اردو یوسفی	سراج غم ہر سہ جلد	ہمایہ مع الکفایہ

محمد صادق رضا عوف سید حسین تاجر کتب بانیان کوٹ ماکہ مطبعہ دیر محمدی

اعلان

جس کتاب پر ممبر بادستخط راستہ بردارم
سید حیدر صاحب کے منون وہ مال مسروق سمجھا ہوا ہے اور
جس خطرات کو کسی کتاب کا خرید کر یا پھیلونا منظور ہوا وہ اسکی بابت قسم یا رادرم
یہ سید صاحب تاجر کتب بازار چوک و مالک مطبعہ دبیر حیدر می واقع محلہ دیرپہ
شہر لکھنؤ سے خط و کتابت فرماوین انشاء اللہ تعالیٰ نہایت شائستگی اور
کفایت کے ساتھ تعمیل کیا دیکھی۔ اور چونکہ مطبعہ مذکور بالا محض ترقی و
کتب مذہبی و دینیات کی عرض سے جاری کیا گیا ہو لہذا ہر مومن و دیندار پر
اسکی اعانت کرنا باعث اجر و ثواب ہو پس سطح ممکن ہو
اوسکی ترقی میں ہسی و کوشش فرماوین

نقطہ

کتاب

روائع الاسکام ترجمہ شریع الاسلام کی پہلی
سرکار عظمت مدار برطانیہ اور سرکاری نظام
الملک صنف جاہ خلد الملکہ دونو جلدہ را قسم سے کرائی ہو
اور حق طبع جزا او کا اور ترجمہ و خلاصہ محفوظ ہو پس کوئی صاحب اسکے
طبع یا کاپی یا ترجمہ یا خلاصہ کا قصد نفرت یا بین ورنہ ذمتہ دار ہوا خدانہ قانی
بدن کی جس قدر نسخہ مطلوب ہوں را قسم سے یا رادرم سید حیدر تاجر کتب سے فرماوین

السلام سید رستم علی تاجر کتب کن حیدر آباد کوئٹہ پورہ

سید حیدر صاحب

